قُلْ لَا اَسْأَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ۝

اے نبی ﷺ آپ فرمادیں کہ میں تم سے اجرِ (رسالت) کا سوال نہیں کرتا
سوائے اس کے کہ تم میرے قرابتداروں سے محبت رکھو۔

زھرا

بتول

راضیہ

سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

طاہرہ

طیّبہ

زاکیہ

مؤلف

محمد یامین

قادری چشتی صابری قلندری

297
2 یا
11

Marfat.com

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ (اے اللہ عزوجل، حضرت محمد ﷺ اور اُن کی آل پر رحمت نازل فرما)

DATA ENTERED

سیّدہ فاطمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سعادتِ تالیف

محمد یاسین

قادری، چشتی، صابری قلندری

باب مدینہ پبلی کیشنز
مکان نمبر آ۔3051، بلاک 2،
میٹروول تھری، گلزار ہجری
کراچی 75330

Marfat.com

بہ فیضانِ نظر

حضرت مجیب احمد

قادری، چشتی، نظامی، صابری

نام کتاب	:	سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سعادتِ تالیف	:	محمد یامین قادری، چشتی، صابری قلندری
طباعت	:	اشاعت اوّل
تعداد	:	ایک ہزار
اشاعت	:	۱۴۳۴ھ ، 2013ء
کمپوزنگ	:	محمد عبدالرحمٰن طاہر (0300-2831089)
		جہانِ حمد کمپوزنگ سینٹر، اُردو بازار، کراچی
ناشر	:	بابِ مدینہ پبلی کیشنز، کراچی
ہدیہ	:	آپ کی دُعائیں

ملنے کا پتہ:

بابِ مدینہ پبلی کیشنز

مکان نمبر آر۔ 3051، بلاک 2،

میٹروول تھری، گلزار ہجری، کراچی 75330

Marfat.com

انتساب

پیر طریقت، رہبر شریعت

قطب، قطب الاقطاب، غوث الکبیر

حضرت مجیب احمد

قادری، چشتی، نظامی و صابری

کے نام

جن کے آستانے سے وابستہ مریدین اور عقیدت مندوں کو

قربِ الٰہی اور عشقِ محمد عربی ﷺ کی دولت نصیب ہوتی ہے

Marfat.com

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	فہرستِ مضامین	صفحہ نمبر
(الف)	انتساب	۰۳
(ب)	سلطان الفقراء	۰۹
(ج)	شانِ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، علامہ اقبال کی نظر میں	۱۰
(د)	پیش لفظ	۱۱_۱۳
۱۔	سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ الحدیث	۱۴
۲۔	تمہید	۱۴
۳۔	ولادتِ باسعادت	۱۴
۴۔	سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے القابات	۱۵
۵۔	سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب	۱۵
۶۔	سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بچپن	۱۵
۷۔	خواتین میں سب سے پہلے ایمان لانے والیاں	۱۶
۸۔	مشرکین مکہ کی ایذا رسانیوں پر خاتونِ جنت کا احتجاج	۱۶_۱۷
۹۔	خاتونِ جنت محصورین شعب ابی طالب کی گھاٹی میں شامل تھیں	۱۸_۱۹
۱۰۔	خاتونِ جنت کی ہجرتِ مدینہ	۱۹
۱۱۔	خاتونِ جنت، فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح	۲۰_۲۳
۱۲۔	سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا جہیز	۲۳
۱۳۔	سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی رُخصتی	۲۳_۲۴
۱۴۔	ولیمہ	۲۴

Marfat.com

صَلُّوا عَلَيۡهِ وَآلِهٖ (اے اللہ عزّ وجل، حضرت محمد ﷺ اور اُن کی آل پر رحمت نازل فرما)

۱۵۔	سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد	۲۵
۱۶۔	شانِ بتول و اولادِ بتول رضی اللہ عنہا	۲۵_۲۸
۱۷۔	عظمتِ پانچ تن یا پنجتن پاک اور عیسائیوں کا مباہلہ سے فرار	۲۸_۳۲
۱۷(الف)	میں تو پنجتن کا غلام ہوں	۳۲_۳۴
۱۸۔	فقر، سخاوت و جود و کرم	۳۴_۳۵
۱۸(الف)	جنت کا کھانا	۳۵
۱۸(ب)	جگر گوشۂ رسول مقبول ﷺ کے لیے جنت کا کھانا	۳۵
۱۸(ج)	یہ دُعا تھی	۳۶
۱۹۔	سخاوت یا جُود و کرم	۳۶_۴۱
۲۰۔	سخاوت یا جُود و کرم کا ایک اور قصہ	۴۱_۴۳
۲۱۔	قصہ چالیس اُونٹوں کا	۴۳
۲۲۔	پیوند والا لباس	۴۳
۲۳۔	سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عبادت	۴۳_۴۴
۲۴۔	سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شجاعت	۴۴
۲۵۔	قیامت کے دن کی ذمہ داری	۴۵
۲۶۔	نبی کریم ﷺ کی سیّدہ فاطمہ سے محبت	۴۵_۴۸
۲۷۔	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی والدِ گرامی سے محبت	۴۸_۴۹
۲۷(الف)	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے نبی رحمت ﷺ کی نصیحت	۴۹_۵۰
۲۷(ب)	غمِ اُمت	۵۰
۲۷(ج)	آپ ﷺ سے اب کہاں ملاقات ہو گی	۵۰_۵۱

Marfat.com

۲۷(د)	آمدِ جبرائیل علیہ السلام	۵۱_۵۲
۲۷(ذ)	طلب کرتے ہیں اجازت زہرا رضی اللہ عنہا سے عزرائیل	۵۲_۵۳
۲۷(س)	تاجدارِ مدینہ ﷺ کا وصال	۵۴_۵۵
۲۷(ش)	دُنیا کے پانچ انسان جو سب سے زیادہ روئے	۵۵
۲۷(م)	والدگرامی ﷺ کے وصال پر سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا کرب وملال	۵۶
۲۷(ن)	بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نذرانہ عقیدت	۵۶_۵۷
۲۷(ی)	والدگرامی ﷺ کے وصال پر سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ان الفاظ میں اپنے والدگرامی پر درودوسلام بھیجا	۵۷_۵۸
۲۸_	روایت حدیث	۵۸_۵۹
۲۹_	سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل وخوبیاں	۵۹_۶۱
۲۹(ذ)	اُمتِ محمدیہ کے لیے دُعائیں	۶۲_۶۳
۲۹(س)	چکی خودبخود چل رہی تھی	۶۳_۶۴
۲۹(ش)	فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے	۶۴
۲۹(ص)	محمد عربی ﷺ کی مغفرتِ اُمت، اشک باری اور سیّدہ بتول کی فکرِ اُمت	۶۴_۶۵
۲۹(ض)	بیٹی تم میری اُمت کی سلطان الفقرا ہو	۶۵_۶۶
۲۹(ط)	سیّدالشہدا امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی کے عوض اُمت محمدیہ ﷺ کی بخشش	۶۶_۶۷

Marfat.com

صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ (اے اللہ عزوجل، حضرت محمد ﷺ اور اُن کی آل پر رحمت نازل فرما)

۲۹(ظ)	حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو تو کیا، اُن کی صاحبزادی کو بھی نہیں دیکھا	۶۷_۶۸
۲۹(ع)	اُمتِ محمد ﷺ کی پہلی سلطان الفقراء	۶۸
۲۹(غ)	سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اِس اُمت کی بلکہ تمام اُمتوں میں پہلی خاتون قطب الاقطاب یا غوث ہیں	۶۸_۶۹
۳۰_	سیّدۃ النساء سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خصوصیات	۶۹_۷۱
۳۱_	سلطان الفقرا و اولیاء سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی کرامات	۷۱
۳۱(الف)	آیت کرامت	۷۱_۷۳
۳۱(ب)	برکت والی سینی	۷۳_۷۴
۳۱(ج)	شاہی دعوت	۷۴_۷۶
۳۱(د)	قدرت اللہ شہاب نے کہا ''اے سیّدہ! حضور اکرم ﷺ آپ کی ہر بات مانتے ہیں۔ میرے حق میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں سفارش کریں''	۷۶_۷۷
۳۲_	افضل کون؟	۷۸
۳۲(ب)	حضرت خدیجہ و حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما	۷۸_۷۹
۳۲(ت)	حضرت فاطمہ و خدیجہ رضی اللہ عنہما	۷۹
۳۲(ج)	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا و مریم سلام اللہ علیہا	۸۰_۸۱
۳۲(ذ)	حضرت حذیفہ یمانی کا قول	۸۱_۸۲
۳۲(س)	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول	۸۲
۳۲(ش)	علماء و فضلا اور مشائخ کے دلائل	۸۲

Marfat.com

	(الف)...... حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ	۸۳
	(ب)...... حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	۸۳
	(ج)...... شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۸۳
	(د)...... حاشیہ بخاری شریف	۸۳
	(ذ)...... علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ	۸۳
	(س)...... مولف ھذا کی سیّدہ بتول سے عقیدت	۸۴
۳۳۔	اہل بیت سے محبت	۸۵
۳۴۔	اہل بیت سے محبت کا انعام	۸۵۔۸۶
۳۵۔	جنابہ سیّدہ بتول رضی اللہ عنہا کے آخری ایام	۸۶۔۸۷
۳۶۔	جنابہ سیّدہ بتول رضی اللہ عنہا کا خواب	۸۷۔۸۸
۳۷۔	سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے آخری لمحات اور وصیتیں	۸۸۔۹۰
۳۸۔	اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز کی باتیں	۹۰۔۹۱
۳۹۔	جنابہ سیّدہ بتول رضی اللہ عنہا کی رُوح کس نے قبض کی؟	۹۱۔۹۲
۴۰۔	سیّدہ بتول شہزادیِ رسول مقبول ﷺ کا جنازہ	۹۲
۴۱۔	جنابہ سیّدہ بتول رضی اللہ عنہا کے وصال پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مرثیے	۹۲۔۹۴
۴۲۔	حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا	۹۴۔۹۵
۴۳۔	حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے متعلق احادیثِ مبارک	۹۶۔۱۰۴
۴۴۔	مناقب بحضور سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱۰۵۔۱۰۸
۴۵۔	سلام بہ نذر بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱۰۹۔۱۱۱
۴۶۔	صاحبِ ذوق حضرات سے	۱۱۱۔۱۱۲

Marfat.com

''بیٹی تم میری اُمّت کی سلطان الفقرا ہو''

☆

رسول مقبول ﷺ نے اپنی لاڈلی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مخاطب کر کے فرمایا:

''اگر تُو چاہے تو میں تیرے مکان کے دَرودیوار سونے کے بنا دیتا ہوں کہ تیرے تمام آلام کا خاتمہ ہو جائے۔''

سیّدہ فاطمۃ الزہرا نے عرض کیا:

''میں اِسی حال میں راضی و خوش ہوں کہ فقروفاقہ میں مجھے اللہ تعالیٰ کے قرب و محبت کی خوشبو محسوس ہوتی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا:

''بیٹی تم میری اُمّت کی سلطان الفقرا ہو۔ تجھے میری وراثتِ فقر مبارک ہو۔''

(سلطان باہو)

(علمائے اہل سنت کی منتخب تقریریں۔ حصہ دوئم۔ از جناب احمد حسن)

Marfat.com

علامہ اقبال، سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں فرماتے ہیں

رشتہ آئینِ حق زنجیر پا است
پاس فرمانِ جناب مصطفٰی است
ورنہ گردے تُر تبش گر دیدمے
سجدہا بر خاک او پاشیدمے

ترجمہ:

میرے پاؤں میں قانونِ خداوندی کی زنجیر ہے
اور رسول اللہ ﷺ کے حکم کا پاس ہے
ورنہ (سیّدہ فاطمہ کی ایسی شان ہے کہ) میں
سیّدہ کے مزار اقدس کا طواف کرتا اور آپ کی قبر انور پر سجدے کرتا

(علمائے اہل سنت کی منتخب تقریریں۔ حصہ دوئم۔ از جناب احمد حسن)

Marfat.com

پیش لفظ

یہ سن ۲۰۰۶ء کی بات ہے۔ اس عاجز نے درودشریف کے موضوع پر اپنی پہلی کتاب ''محمد عربی صلّی اللہ علیہ وسلّم'' مرتب کی تھی اور اُس کی چار ہزار جلدیں عاشقانِ رسول مقبول ﷺ میں بلا ہدیہ تقسیم کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ ''محمد عربی صلّی اللہ علیہ وسلّم'' اپنے دادا پیر حضرت سیّد محمد عبداللہ شاہ المعروف میاں جی سرکار کی فیضانِ نگاہ سے تیار کی گئی تھی۔ ہوا یوں کہ یہ عاجز کتاب کا مسودہ اپنے مرشد حضرت مجیب احمد، قطب الاقطاب، غوث الکبیر کی خدمت عالیہ میں وقتاً فوقتاً راہ نمائی کے لیے پیش کرتا رہا تو آپ یہ مسودہ ''میاں جی سرکار'' کی بارگاہِ اقدس میں پیش کردیتے۔ اُن کے در سے منظوری کے بعد کتاب کی اشاعت کی گئی۔

کتابِ ہٰذا میں درودشریفوں کے علاوہ ایک مضمون روایتی انداز میں ''سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا'' کی شان میں پیش کیا گیا۔ یہ مضمون خاتونِ جنت، بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے عقیدت و محبت اور آپ کی عظمت، احترام و توقیر کا نتیجہ تھا۔ ارادہ یہی تھا کہ بعد میں کسی وقت سیّدہ کی سیرتِ پاک پر عمدہ انداز میں ایک کتاب لکھوں گا۔ پھر یہ ارادہ ملتوی کردیا، یہ سوچ کر کہ یہ خواتین سے متعلق موضوع ہے اور ہمارے ہاں الحمدللہ اس موضوع پر لکھنے والی بہت سی خواتین موجود ہیں جو بہتر انداز میں خاتونِ جنت کی حیاتِ مبارکہ پر بہت کچھ لکھ سکتی ہیں۔ ''محمد عربی ﷺ'' کے بعد بھی درودشریف کی چند اور کتابیں شائع کرنے کا شرف حاصل کیا لیکن سیّدہ بتول کی شان میں کچھ نہ لکھ پایا۔

اس ناچیز نے سب سے آخر میں ''درود و سلام علیٰ خیرالانام'' درودشریفوں پر مبنی کتاب ۲۰۱۲ء میں اپنے مرشد عظیم، حضرت مجیب احمد قادری، چشتی، نظامی، صابری

Marfat.com

کے فیضانِ نگاہ سے لکھ کر بلامعاوضہ تقسیم کی۔ اس کتاب کی تقسیم کے بعد سوچا، میں نے درود شریفوں کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے اب لکھنے لکھانے کا شوق موقوف کر دینا چاہیئے اور عبادات پر مکمل توجہ دینا چاہیئے۔

خیالات کا یہ سلسلہ کئی روز تک جاری رہا۔ غالباً ۱۰ اور ۱۱ مئی ۲۰۱۳ء کی درمیانی شب تہجد کے وقت تاجدارِ مدینہ ﷺ کی مقدس ہستی کی اس ادنیٰ غلام پر نظرِ کرم ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ سوچ ختم کرو'' یعنی درود شریف کی کتاب نہ لکھنے کا ارادہ ترک کرو۔ آپ ﷺ نے درود شریف پر کتاب لکھنے کے فوائد بتائے اور کچھ باتیں اس ناچیز کی ذاتی زندگی کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ''تم نے فاطمہ کے بارے میں لکھنا تھا۔۔۔ لکھو'' آقا ﷺ کا یہ ادنیٰ غلام اس بات پر چونک پڑا۔ میرے اللہ میرے مکّی و مدنی آقا ﷺ اپنے اُمّتی کے دل کا حال تک جانتے ہیں۔ میں کافی دیر تک سوچوں میں گم رہا۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ میرے مرشد عظیم کی فیضان نگاہ کی بدولت ہے ورنہ مجھ میں ایسی کوئی خوبی نہیں کہ آقا ﷺ کا قرب حاصل ہوجائے۔ اس کے بعد ہادیِ برحق کی ہدایات کا سلسلہ موقوف ہوگیا۔

اس کے بعد ۱۶ مئی ۲۰۱۳ء کو ایک اور واقعہ پیش آیا۔ رات کو سوتے میں تقریباً پونے دو بجے کے قریب ایک ہلکے سے جھٹکے کے ساتھ آنکھ کھل گئی۔ ''تم نے سیّدہ پر کتاب لکھنے کا کیا، کیا'' میرا بدن کانپنے لگا۔ میں کوششِ بسیار کے باوجود نہ سوسکا۔ میں سمجھ گیا یہ سیّدہ بتول کی شان میں کتاب لکھنے کا حکم ہے۔ بس یہی واقعہ ''سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا'' کی تحریر کا باعث بنا۔

جیسا کہ میں ان ہی صفحات میں عرض کرچکا ہوں کہ یہ عاجز پنج تن پاک کا انتہائی مداح ہے۔ اُن عظمت والی ہستیوں کی عزت، احترام و اکرام، اُن سے محبت اور اُن کے احکامات پر عمل کرنا میری متاع عزیز ہے۔ اس نسبت سے اس عاجز نے خاتونِ جنت کے حالاتِ زندگی پر یہ کتاب مرتّب کی ہے۔ اگرچہ کہ میری یہ کاوش جامع اور مکمل نہ سہی لیکن پڑھنے والوں کے لیے مفید ضرور ثابت ہوگی۔

میں اپنی قابلِ احترام مسلم خواتین سے مودبانہ التماس کرتا ہوں کہ وہ خاتونِ

Marfat.com

جنت کی حیاتِ طیبہ کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ خاص طور پر اُن مغرب زدہ خواتین سے درخواست ہے کہ وہ بنات رسول مقبول ﷺ کی مثالی زندگی کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں داخل کرلیں، اس سے انہیں بہت سارے دُنیوی اور دینی فوائد حاصل ہوں گے۔

آپ کسی بھی کتاب کو جو خاتونِ جنت پر لکھی گئی ہے، پڑھ جایئے، آپ کو ان کی زندگی میں سادگی، صبر وقناعت، تنگی وعسرت اور فقروفاقہ کے واقعات ملیں گے۔ وہ اپنے گھر کے تمام کام کاج خود انجام دیتی تھیں۔ حالات کی ابتری کا کبھی کسی سے شکوہ نہیں کیا۔ کنویں سے پانی خود بھر کے لاتی تھیں لیکن کسی نے آپ کے سر کا ایک بال بھی نہ دیکھا۔ آپ شرم وحیا کا پیکر تھیں۔ میرے مکی ومدنی آقا ﷺ نے فرمایا "بیٹی تم میری اُمت کی سلطان الفقرا ہو"۔ آپ ﷺ کا یہ فرمان خاتونِ جنت کے اعلیٰ ترین رُوحانی مقام کی نشان دہی کرتا ہے۔

"سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا" کی تیاری میں اس ناچیز کو اپنے مُرشدِ عظیم، فقیر بے مثال حضرت مجیب احمد قادری، چشتی، نظامی، صابری کی راہ نمائی حاصل رہی۔ کئی احباب نے دامے، درمے، سخنے حصہ لیا اور کتاب کی تیاری میں مدد کی۔ اُن سب کا بہت شکریہ۔ خاص طور پر حضرت مولانا محمد جنید عطاری اور جناب احمد حسن صاحب میرے شکریے کے زیادہ مستحق ہیں جن کی عملی کاوشوں سے میں "سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا" مکمل کرنے کے قابل ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

آپ کی دُعاؤں کا طالب۔

محمد یامین

قادری، چشتی، صابری، قلندری

جمعۃ المبارک، ۱۸؍شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ

۲۸؍جون ۲۰۱۳ء

Marfat.com

ا......الحدیث: سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں

۲......تمہید:

حضرتِ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تمام بہنوں میں سب سے چھوٹی تھیں۔ آپ کے والد ماجد دونوں جہانوں کے سردار، اللہ عزّ وجل کی عطا سے مالک و مختار، حبیبِ کردگار، شافعِ روزِ شمار، غریبوں کے غم خوار، محمد عربی ﷺ ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ سارے جہانوں کی خواتین کی سردار، سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خاتون، حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔ حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ کی شان یہ ہے کہ آپ کے لیے حضرت جبرائیل علیہ السلام، اللہ عزّ وجل کا سلام لے کر حاضر ہوئے۔ سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ نے جواباً فرمایا ''اللہ خود سلام ہے۔ اُسی سے سلامتی ہے۔ آپ ﷺ پر سلام، جبرائیل علیہ السلام پر سلام اور ہر شخص پر جو یہ سلام سُنے سوائے شیطان کے۔''

۳......سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیدائش:

ابنِ جوزی بیان کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا بعثتِ نبوی سے پانچ برس قبل پیدا ہوئیں جبکہ ابن سراج روایت کرتے ہیں کہ نبوت سے ایک سال قبل اس دُنیا میں تشریف لائیں۔ ایک اور روایت کے مطابق سیّدہ کی ولادت مبارک اُمّ القریٰ یعنی مکۃ المکرمہ کی فضاؤں میں ہوئی اور یہ وہ وقت مبارک تھا جب قریش کعبۃ اللہ کی

Marfat.com

جدید تعمیر میں مصروف تھے۔ نیز نبوت سے پانچ سال پہلے کا زمانہ تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کی عمر مبارک ۳۵ برس تھی تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اس دُنیا میں تشریف لائیں۔ یہی قریب ترین ہے، کیونکہ نبی آخر ﷺ پر وحی کا نزول ۴۰ برس کی عمر میں ہوا۔

۴...... القابات:

حضرتِ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے القاب بہت سے ہیں جن میں سب سے زیادہ ''زہرا'' استعمال ہوا۔ آپ کا دوسرا لقب بہت مشہور ہے یعنی آپ ''بتول'' کے لقب سے جانی جاتی ہیں جس کے معنی کنواری کے ہیں۔ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ آپ کا لقب بتول اس لیے تھا کہ آپ اپنے دِین اور شرف کی وجہ سے تمام عورتوں سے منفرد اور یگانہ تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شکل و صورت، والد گرامی حضورِ انور ﷺ سے بہت مشابہ تھی۔ اسی لیے ''زاکیہ'' کے لقب سے مشہور ہوئیں۔ سیرت میں بھی حضور اکرم ﷺ سے مشابہ تھیں اس لیے ''راضیہ'' لقب پایا۔ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''فاطمہ'' اخلاق ذمیمہ سے پاک ہونے کی وجہ سے طاہرہ کہلائیں۔

۵...... سلسلۂ نسب:

سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ فاطمہ بنت محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک۔ آپ کی والدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خویلد تھیں۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اُن کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔

۶...... سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بچپن:

آپ بچپن ہی سے سنجیدہ طبیعت کی مالک تھیں۔ آپ عام بچوں کی طرح

Marfat.com

کھیل کود کی جانب قطعی مائل نہ تھیں۔ طبیعت میں سادگی بھی تھی اور متانت بھی تھی۔ اپنے والدِ محترم سیّدِ دوعالم ﷺ کی قربت میں رہ کر آپ کا کردار بچپن ہی سے قابل رشک رہا۔ شفقت، محبت، فہم و فراست وُرثے میں ملی تھی۔ اس لیے جیسے جیسے سن بلوغت کی جانب بڑھ رہی تھیں ویسے ویسے آپ کے اوصافِ حمیدہ اور بھی نکھر کر سامنے آرہے تھے۔

۷......خواتین میں سب سے پہلے ایمان لانے والیاں:

جب سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی مبارک کا نزول شروع ہوا تو سب سے پہلے ایمان لانے والیاں پاکیزہ فطرت آپ ﷺ کی زوجہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اُن کی مبارک صاحبزادیاں تھیں۔ ابن اسحاق نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ آپ فرماتی ہیں ''جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو شرفِ نبوت بخشا تو خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اُن کی صاحبزادیاں آپ ﷺ پر ایمان لائیں'' اور زرقانی کے مطابق یہ ہے کہ ''حاصل یہ ہے کہ اس بات کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں کہ آپ ﷺ کی صاحبزادیاں اسلام کی طرف پہل کرنے والوں میں سے ہیں، کیونکہ اُن کی پرورش سچّے اور مکرم باپ کی آغوش میں اور ایک افضل اور محبت کرنے والی ممتا کی گود میں ہوئی اور یہ ایسے والد سے اُن کے مکارم اور اپنی والدہ سے عقل کے وہ فضائل حاصل کر رہی تھیں کہ جس عقل سے اگلی اور پچھلی خواتین میں سے کسی کی عقل کا موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ اس مبارک خاندان کا کیا کہنا جن کی صاف ستھری فطرت تھی۔

۸......مشرکین مکہ کی ایذا رسانیوں پر خاتونِ جنت کا احتجاج:

بعثتِ نبوی کے بعد معلمِ انسانیت محمد عربی ﷺ نے اہلِ مکہ کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام پہچانا شروع کیا۔ ہٹ دھرم اور ضدی مشرکین مکہ نے بجائے اس

Marfat.com

کے کہ آپ کے پیغام اسلام پر ایمان لاتے، ضد اور عناد کی راہ اختیار کی اور محسنِ انسانیت کو تکالیف پہنچانا شروع کر دیں۔ مشرکین مکہ کی غلط حرکتیں سیّدہ کے علم میں بھی آتی رہتی تھیں۔ کئی بار حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے تڑپ کر اپنے بابا جان سے ایسی اذیتیں ختم کیں جو نبیِ برحق کو کفارِ مکہ دیتے رہتے تھے۔

مشرکین مکہ کی ایک فاجرانہ مجلس میں قریش کے بہت سارے فاسق و فاجر لوگ جمع ہوئے۔ وہاں کسی بدبخت مشرک نے کہا کہ ''یہ محمد (ﷺ) نماز پڑھ رہے ہیں۔ کوئی ہے جو ایک اونٹ کی اوجڑی لائے اور جب آپ سجدہ میں جائیں تو اُن کے اوپر ڈال دے''۔ غالباً اس سے اُن کا مقصد نبیِ برحق ﷺ کو عبادتِ خداوندی سے روکنا مقصود تھا۔ یہ سُن کر عتبہ بن ابی معیط نے یہ گھٹیا حرکت کرنے کا ذمہ لیا اور ایک گندی اوجڑی لایا اور پشت مبارک پر اُس وقت رکھی جب کہ اللہ کے محبوب ﷺ اپنے ربِّ جبار کی بارگاہ میں سجدہ ریز تھے۔ تمام مشرکین یہ منظر دیکھ کر ہنسنے لگے اور آپ ﷺ کا مذاق اُڑانے لگے۔ ابھی سیّدالساجدین سجدہ ہی میں تھے کہ یہ خبر بی بی بتول جگر گوشۂ رسول مقبول ﷺ تک پہنچ گئی۔ بی بی بتول دوڑی ہوئی آئیں اور اپنے والد ماجد کی پشتِ اقدس اور گردنِ مبارک سے اس گندگی کو دُور کیا، پشتِ مبارک اور گردن مبارک کو دھویا اور کفارِ مکہ کو بہت بُرا بھلا کہا۔

سیّدِ دوعالم ﷺ نے نماز سے فراغت پانے کے بعد بددُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور اُن ظالموں کے لیے ان الفاظ میں بددُعا فرمائی ''اے اللہ عزّ وجل! تُو شیبہ بن ربیعہ سے انتقام لے۔ اے اللہ عزّ وجل! تُو ابوجہل بن ہشام سے انتقام لے۔ اے اللہ عزّ وجل! تُو عقبہ بن ابی معیط سے انتقام لے۔''

جب ان لوگوں نے سرورِ کائنات ﷺ کو بددُعائیں کرتے ہوئے سُنا تو اُن کے ہنسی اور ٹھٹھے بند ہوگئے اور خوف سے گھبرا گئے۔ جبّار وقہار رب نے اپنے نبی برحق

Marfat.com

کی یہ دُعائیں قبول فرمائیں۔ سب کے سب غزوۂ بدر میں قتل ہوئے سوائے عقبہ بن ابی معیط کے، وہ غزوۂ بدر میں گرفتار ہوا۔ بہت سوچ بچار کے بعد اس کے قتل کا فیصلہ ہوا۔ آپ ﷺ نے وہاں موجود صحابہ کرام کو بتایا ''میں مقامِ ابراہیم پر سجدے کی حالت میں تھا تو یہ آیا اور اُس نے میری گردن پر پاؤں رکھ دیا اور اُسے دبایا۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ شاید میری آنکھیں باہر نکل جائیں گی اور ایک مرتبہ یہ اُونٹ کی اوجڑی لایا اور سر پر رکھ دی، اس وقت میں سجدے میں تھا۔ پھر فاطمہ نے آ کر میرا سر دھویا''۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سعادت مند بیٹی اسلام کے لیے والد ماجد پر آنے والے مصائب دیکھتی رہتی تھیں اور غمزدہ ہو جاتی تھیں۔ سیّدہ نے بہت صبر و استقلال کے ساتھ ایسے ہی مصائب خود بھی برداشت کیے۔

۹...... خاتونِ جنت محصورین شعب ابی طالب کی گھاٹی میں شامل تھیں:

پھر ایک وقت ایسا آیا قریشِ مکہ نے رسول اللہ ﷺ کو بھرپور تکالیف دینے کی ٹھان لی۔ ان ایذاؤں کا دائرہ بنی ہاشم اور ابو مطلب تک وسیع کر دیا۔ مشرکین مکہ نے حضور پاک ﷺ کو اور آپ کے ماننے والوں سے تعلقات منقطع کرنے، بات چیت نہ کرنے اور خرید و فروخت بند کرنے کا اعلان کیا۔ بات یہاں تک پہنچی کہ بنو ہاشم سے کسی بھی طور صلح نہ ہوگی اور وہ رسول اللہ ﷺ کو قریش مکہ کے حوالے کر دیں۔ بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب اپنے گھروں کو چھوڑ کر شعب ابی طالب جیسی گھاٹی میں محصور ہو گئے اور اس میں ابولہب شامل نہ ہوا۔ حصار بہت شدید تھا۔ گھاٹی میں سے بچوں اور عورتوں کی بھوک کی شدّت سے رونے کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان محصورین میں جگر گوشۂ رسول مقبول حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔ اس حصار کی صعوبتوں کا اثر سیّدہ کی طبیعت پر بھی پڑا اور آخری عمر تک اس حصار کے بُرے اثرات آپ پر

Marfat.com

باقی رہے۔ یہ حصار تقریباً تین سال تک جاری رہا۔ جب مسلمان اس حصار سے نکل آئے تو اُن کے چہروں سے ثابت قدمی کے آثار نمایاں تھے اور اُن کے چہرے نورِایمان سے منور تھے اور اس عمل کے نتیجے کے طور پر اُن کے دلوں میں اللہ عزّ وجل اور اُس کے رسول ﷺ کی محبت مزید پختہ ہوگئی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دوسرے محصورین کے ساتھ ابھی شعب ابی طالب کے حصار سے باہر آئی ہی تھیں کہ ایک دردناک واقعہ پیش آیا، کیونکہ جلد ہی اُن کی محبت کرنے والی والدہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مالکِ حقیقی سے جاملیں۔ اُن کی وفات سے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا غمزدہ ہوگئیں، اُن کا دل بجھ گیا۔ اُسی وقت سے سیّدہ اپنے والد ماجد سے نزدیک ہوگئیں۔ رسول اللہ ﷺ کے دل میں اپنی اولاد خصوصاً سیّدہ کے لیے بھرپور محبت، شفقت اور رحمت تھی۔ آپ ﷺ اپنی پیاری بیٹیوں کے لیے متفکر رہنے لگے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے زندگی کا سفر اپنے والدمحترم کے ساتھ پورا کیا اور راہِ حق میں پیش آنے والی مشکلات میں برابر کی شریک رہیں۔

۱۰......ہجرتِ مدینہ:

کفارِمکہ کی زیادتیاں، شرانگیزیاں اور ایذا رسانی حد سے زیادہ بڑھنا شروع ہوگئیں۔ مسلمانوں کے لیے عام طور سے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص طور سے یہ وقت بہت بڑی آزمائش کا تھا، کیونکہ آپ کی پیاری بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوچکا تھا۔ آپ کے سر پر تبلیغ دین اور اولاد کی پرورش کی ذمہ داریاں تھیں۔ ایسے کڑے وقت میں آپ ﷺ نے اللہ عزّ وجل کے حکم کے مطابق سن ۱۳ بعد بعثت نبی کریم اپنے رفیق خاص حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہجرتِ مدینہ کی۔ کچھ ہی عرصہ بعد حضوراکرم ﷺ نے اپنے اہل وعیال کو مدینہ لانے کے لیے اپنے غلام حضرت ابورافع اور حضرت زید بن حارثہ کو مکہ بھیجا۔ ان دونوں حضرات کے

Marfat.com

ہمراہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا، حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا، حضرت صرا اور اُسامہ بن زید نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

۱۱...... خاتونِ جنت، فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح:

ہجرتِ مدینہ کے وقت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک سنِ بلوغت کو پہنچ چکی تھی۔ سنِ بلوغت کو پہنچتے ہی شادی کے پیام آنے شروع ہو گئے۔ روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام بھیجا لیکن حضور اکرم ﷺ خاموش رہے۔ بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا ''جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا''۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اسی قسم کا پیغام بھیجا اور آپ ﷺ نے پھر یہی کہا کہ ''جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا'' لیکن آخر میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی نسبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ٹھہرادی۔ اس کے بارے میں تین مختلف روایات ملتی ہیں:

(الف)...... ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مشورہ کیا کہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لیے کئی پیغام پہنچے ہیں لیکن آپ ﷺ نے کوئی بھی منظور نہیں فرمایا۔ اب حضرت علی رضی اللہ عنہ باقی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے جاں نثار بھی ہیں اور آپ ﷺ کو محبوب بھی ہیں اور عم زاد بھائی بھی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ فقر و تنگ دستی کی وجہ سے سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام نہیں بھیجتے، کیوں نہ انہیں پیغام بھیجنے کی ترغیب دی جائے اور ضرورت ہو تو اُن کی مدد کی جائے۔ تینوں حضرات یہ مشورہ کر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈنے نکلے۔ وہ جنگل میں اپنا اونٹ چرا رہے تھے۔ انہوں نے پورے خلوص کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت فاطمہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام بھیجنے کی ترغیب دی۔ اگرچہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دلی خواہش بھی یہی تھی لیکن اپنی بے سروسامانی، فطری شرم و حیا پیغام بھیجنے میں مانع تھی۔ اب جرأت کر کے نبی کریم ﷺ کو پیغام بھیج دیا جو حضور اکرم ﷺ نے فوراً قبول فرمالیا۔ پھر نبی رحمت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے بھی خاموشی سے اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا۔

(ب)...... دوسری روایت کے مطابق، انصار کی ایک جماعت نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام بھیجنے کی ترغیب دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خود حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حرفِ مدعا بیان کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اہلاً وسہلاً مرحبا اور پھر خاموش ہو گئے۔ انصار کی جماعت باہر منتظر تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول اللہ ﷺ کا پیغام سنایا تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مبارک باد دی کہ حضور اکرم ﷺ نے پیغام منظور فرمالیا ہے۔

(ج)...... ایک اور روایت کے مطابق، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ایک آزاد کردہ لونڈی نے ایک دن اُن سے پوچھا ''کیا فاطمہ کا پیغام حضور ﷺ کو کسی نے بھیجا''۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جواب دیا ''مجھے معلوم نہیں''۔ آزاد کردہ لونڈی نے کہا ''آپ کیوں پیغام نہیں بھیجتے؟''۔ حضرت علی مرتضٰی نے فرمایا ''میرے پاس کیا چیز ہے کہ میں عقد کروں۔''

اس نیک بخت نے مجبور کر کے جناب علی رضی اللہ عنہ کو رسولِ کریم ﷺ کے پاس بھیجا۔ کچھ نبی کریم ﷺ کی جلالت اور کچھ فطری حیا کہ زبان سے کچھ عرض نہ کر سکے اور سر جھکا کر خاموش بیٹھے رہے۔ حضور ﷺ نے خود ہی توجہ فرمائی اور پوچھا ''علی آج خلافِ معمول بالکل ہی چپ چاپ ہو، کیا فاطمہ سے نکاح کی درخواست

Marfat.com

لے کر آئے ہو؟"۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی "بے شک یا رسول اللہ ﷺ" حضور ﷺ نے فرمایا "تمہارے پاس مہر دینے کے لیے بھی کچھ ہے؟"۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نفی میں جواب دیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میں نے تمہیں جو زرہ جنگ بدر کے موقع پر دی تھی، وہی مہر میں دے دو"۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشادِ نبوی کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ زرہ فروخت کرنے کے لیے بازار کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ مل گئے۔ انہوں نے یہ زرہ ۴۸۰ درہم میں خرید کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بطور ہدیہ واپس کر دی۔ کہا جاتا ہے کہ اس زرہ کی قیمت چار سو (۴۰۰) درہم سے زائد نہ تھی۔ کہیں یہ قیمت ۴۸۰ درہم لکھی ہوئی ہے۔ بہرحال زرہ کی قیمتِ فروخت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا "دو تہائی خوشبو وغیرہ پر صرف کرو اور ایک تہائی سامانِ شادی بیاہ اور دیگر اشیاء خانہ داری پر خرچ کرو"۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جاؤ ابوبکر، عمر فاروق، عبدالرحمٰن بن عوف اور دیگر مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم کو بلا لاؤ۔ جب سب دربارِ رسالت ﷺ میں جمع ہو گئے تو حضور ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا "اے گروہِ مہاجرین و انصار! ابھی جبرائیل امین میرے پاس یہ اطلاع لے کر تشریف لائے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المعمور میں فاطمہ بنت محمد (ﷺ) کا نکاح اپنے بندۂ خاص علی بن ابی طالب سے کر دیا اور مجھے حکم ہوا کہ نکاح کی تجدید کر کے گواہان کے رُوبرو ایجاب و قبول کراؤں"۔

پھر سیّد دو عالم ﷺ نے خطبۂ نکاح پڑھا اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے متبسّم ہو کر فرمایا "میں نے چار سو مثقال چاندی حق مہر پر فاطمہ کو تیرے نکاح میں دیا۔ کیا

Marfat.com

تجھے منظور ہے؟"۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی "بسرو چشم"۔ پھر سردارِ انبیاءﷺ نے یہ دُعا فرمائی "خدا تم دونوں کی پراگندگی (پریشانی) دُور کرے اور تمہاری سعی مشکور ہو۔ تم دونوں پر برکت نازل فرمائے اور تم سے پاک اولاد پیدا فرمائے"۔ پھر سب حاضرین نے دُعائے برکت مانگی اور نبی کریمﷺ نے ایک طبق چھوہارے حاضرین پر لٹادیے۔ نکاح کے وقت اکثر اہلِ سیر کے نزدیک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک تقریباً پندرہ (۱۵) سال اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عمر تقریباً اکیس (۲۱) سال تھی۔

۱۲......سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا جہیز:

سرورِ کائناتﷺ نے اپنی لختِ جگر کو جو جہیز دیا اُس کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ ایک بستر مصری کپڑے کا جس میں اون بھری ہوئی تھی۔
۲۔ ایک نقشی تخت یا پلنگ۔
۳۔ ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔
۴۔ ایک پانی بھرنے کے لیے مشکیزہ۔
۵۔ دو مٹی کے برتن۔
۶۔ ایک چکی۔
۷۔ دو چادریں۔
۸۔ ایک جائے نماز۔
۹۔ ایک پیالہ۔
۱۰۔ دو بازو بند نقری۔

۱۳......سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی رُخصتی:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سرورِ کائناتﷺ کے مکان سے کچھ فاصلے پر

Marfat.com

ایک مکان کرایہ پر لے لیا تھا۔ سیّدۃ النساء رُخصت ہوکر اسی گھر میں آئیں۔ رُخصتی سے پہلے نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلایا، اپنے سینہ مبارک پر اُن کا سر رکھا اور پیشانی کو بوسہ دیا۔ پھر اپنی لختِ جگر کا ہاتھ حضرت علی بن ابی طالب کے ہاتھ میں دے کر فرمایا۔

''اے علی! پیغمبر (ﷺ) کی بیٹی تجھے مبارک ہو''

اس کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہوکر فرمایا:

''اے فاطمہ! تیرا شوہر بہت اچھا ہے''

پھر پیغمبرِ خدا نے دونوں کے حقوق و فرائض بتائے اور خود دروازے تک وداع کرنے آئے۔ دروازے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بازو پکڑ کر اُن کو دُعائے خیر و برکت دی۔

۱۴...... ولیمہ:

اس بارے میں بھی دو روایات ہیں۔ نکاح اور رُخصتی کے بعد محمد عربی ﷺ نے فرمایا ''شادی کے لیے (یا شادی کے بعد) ولیمہ بھی ضروری ہے''۔ اس موقعہ پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میرے پاس ایک بھیڑ ہے۔ اسی سے ولیمہ کرلیا جائے''۔ اور دوسری روایت کے مطابق، شادی کے بعد نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ دعوتِ ولیمہ بھی ہونی چاہیے۔ مہر اَدا کرنے کے بعد جو رقم بچ گئی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسی سے ولیمہ کا انتظام کیا۔ دسترخوان پر پنیر، کھجور، نان جو اور گوشت تھا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہ اُس زمانے کا بہترین ولیمہ تھا۔

کچھ دن بعد رسولِ کریم ﷺ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور ... گفتگو اپنی لاڈلی بیٹی سے فرمایا ''میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اپنے قریب

Marfat.com

بُلالوں''۔ بیٹی نے عرض کیا ''حارث بن نعمان سے کہیں کہ وہ اپنا مکان ہمیں دے دیں''۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''بیٹی، مجھے حارث سے یہ بات کہتے ہوئے حیا آتی ہے''۔ یہ بات حضرت حارث رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا ''میرے پاس جو کچھ بھی ہے، سب آپ ﷺ پر نثار ہے''۔ یہ سُن کر تاجدارِ مدینہ نے فرمایا ''اللہ تمہیں برکت دے اور تم پر اپنی رحمت نازل فرمائے''۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ کے مکان میں منتقل ہو گئے۔

۱۵......سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد:

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بطن سے پانچ اولادیں ہوئیں۔

(۱) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، (۲) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، (۳) حضرت محسن رضی اللہ عنہ، (۴) حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا، (۵) حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔ حضرت محسن رضی اللہ عنہ نے بچپن میں ہی انتقال فرمایا اور باقی نے اپنے عمدہ، نیک اور باکمال اعمال کی وجہ سے تاریخِ اسلام میں بڑا نام پایا۔

۱۶......شانِ بتول و اولادِ بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

سرکارِ دو عالم، تاجدارِ مدینہ، مختارِ کائنات، محمد مصطفےٰ ﷺ سے پہلے، دُنیا میں تشریف لانے والے انبیاء علیہم السّلام کو اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت تھی کہ اپنی اپنی اُمتوں کو بتائیں کہ ہم تم سے کوئی حقِ تبلیغ اور معاوضہِ دعوت و ارشاد طلب نہیں کرتے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ارشاد فرمایا:

(الف)...... اے قوم! میں تجھ سے اس پر مال طلب نہیں کرتا۔ میرا اجر تو اللہ پر ہی ہے۔ (سورۂ ھود۔ آیت ۲۹۔ پ ۱۲)

Marfat.com

(ب)...... اور میں تم سے اس پر کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ میرا صلہ تو پروردگار عالمین کے ذمہ ہے۔ (الشعراء:۱۰۹)

اسی طرح سیّدنا ھود علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس طرح پکارا:

(ج)...... اے قوم! میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ میرا اجر تو اُس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ (ھود۔۵۱۔پ۱۲)

(د)...... اور میں اس تبلیغ پر کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو بس پروردگار عالمین ہی کے ذمہ ہے۔ (الشعراء۔۱۲۷)

اسی طرح سیّدنا صالح علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا کہ وہ اپنے عوام سے حقِ تبلیغ دین طلب نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں اجر دے گا۔

پھر امام الانبیاء کی بعثت کا دور آیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ مخصوص احکامات صادر فرما کر ان میں ترمیم و تبدیلی فرمادی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(۱)...... آپ فرمادیں کہ ہم تم سے (قرآن) پر کوئی اُجرت طلب نہیں کرتے مگر یہ سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔ (الانعام:۹۰)

(۲)...... آپ فرمادیں کہ ہم اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتے اور نہ ہی بناوٹ کرنے والوں میں ہیں۔ یہ قرآن تو جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔ (ص۔آیت ۸۶)

ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی عظمت یہ کہہ کر اُجاگر کردی کہ قرآن کریم جہانوں کے لیے نصیحت یعنی راہ نمائی ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کی عظمت یہ کہہ کر بڑھادی کہ ہمارا نبی تبلیغ دین کے لیے اُمّت سے یا دُنیا والوں سے کوئی معاوضہ، صلہ یا اجر نہیں چاہتا۔

۱۶(۳)...... پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ محبوب اُن کو فرمادیجیے کہ ہم اپنی

Marfat.com

(نبی کی) دعوت و تبلیغ کا تم سے معاوضہ طلب کریں گے اور وہ یہ کہ تم ہمارے قرابت داروں سے محبت کرو۔

سبحان اللہ کتنا عظیم حکم ہے ربّ کریم کی طرف سے۔ نبی ﷺ کی تبلیغ کا معاوضہ روپے پیسے مال و دولت نہیں بلکہ محسنِ انسانیت کے قرابت داروں سے اُمت محبت کرے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى ؕ وَمَنۡ يَّقۡتَرِفۡ حَسَنَةً نَّزِدۡ لَهٗ فِيۡهَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ ۝

۱۶(۴)...... آپ فرمائیں میں اس پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا مگر قرابت داروں کی محبت اور جو نیک کام کرے۔ ہم اس کے لیے اس میں خوبی بڑھائیں۔ بے شک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔ (الشوریٰ: ۲۳۔ پ ۲۵۔ ترجمہ کنزالایمان)

انصار مدینہ نے مشاہدہ کیا کہ حضور اکرم ﷺ کے مصارف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں تو مال جمع کر کے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ میں تم سے کچھ معاوضہ نہیں چاہتا اور تمام اموال واپس کر دیے، لیکن قرابت داروں کے حقوق تو تم پر واجب ہیں۔ اُن کا لحاظ کرو اور میرے قرابت والے تمہارے بھی قرابتی ہیں۔ انہیں ایذا نہ دو۔ اہلِ قرابت سے کون کون مراد ہیں ان میں زیادہ تر اقوال حضرت علی و حضرت فاطمہ اور امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہم کے بارے میں ہیں۔

تفاسیر کی کتب میں آتا ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلِک وسلم! آپ کے وہ کون قریبی ہیں جن سے مودّت و محبت کو ہمارے لیے واجب قرار دیا گیا ہے'' تو امام الاوّلین و آخرین ﷺ نے ارشاد فرمایا فاطمہ، علی، حسن و حسین

Marfat.com

اور اُن چاروں کا ذکر کر کے فرمایا ھٰؤُ لَاءِ اَھْلِ الْبَیْتِی یعنی یہ چاروں میرے اہلِ بیت ہیں۔ (حوالہ جات: اشرف المؤبد لآلِ محمد ۱۴۹، انوارِ محمدیہ ۴۳۳، زرقانی علی المواہب ۷/۲، خازن معالم ۱۲۲/۴، ابن جریر ۱۴/ ۲۵، اس کے علاوہ اور بہت سارے)

مواہب الدنیہ میں ہے کہ اہل بیت کی محبت مسلمانوں پر فرض ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے مودّۃ فی القربیٰ کی آیت اُتاری۔

(انوارِ محمدیہ من المواہب الدنیہ۔ ص ۴۳۳)

علاوہ ازیں بھی بے شمار کتب تفاسیر واحادیث میں اس بات کی تائید موجود ہے کہ آیت قرابت میں جن لوگوں کی محبت فرض اور واجب قرار دی گئی ہے وہ مولائے کائنات حیدر کرار جناب علی، سیّدہ فاطمۃ الزہرا، جناب حسنین کریمین اور آپ کی اولادِ پاک رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ (البتول، از صائم چشتی)

۱۷...... عظمت پانچ تن یا پنجتن پاک اور عیسائیوں کا مباہلہ سے فرار:

۱۷(ا)...... نجران (یمن) سے نصرانیوں کا ایک وفد مدینہ منورہ آیا۔ یہ چودہ آدمیوں کی جماعت تھی جو سب کے سب نجران (یمن) کے اشراف تھے۔ اس وفد کی قیادت کرنے والے تین شخص (الف) ابوحارثہ بن علقمہ جو عیسائیوں کا پوپ اعظم تھا (ب) اہیب جو اُن لوگوں کا سردارِ اعظم تھا (ج) عبدالمسیح جو سردارِ اعظم کا نائب اور "عاقب" کہلاتا تھا۔ یہ سب نمائندے نہایت قیمتی اور نفیس لباس پہن کر عصر کے بعد مسجد نبوی میں داخل ہوئے اور اپنے قبلہ کی طرف منہ کر کے اپنی نماز اَدا کی پھر ابوحارثہ اور ایک دوسرا شخص دونوں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے نہایت کریمانہ لہجے میں ان دونوں سے گفتگو فرمائی اور اس طرح مکالمہ ہوا:

Marfat.com

حضور نبی کریم علیہ السلام: تم لوگ اسلام قبول کر کے اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بن جاؤ۔

ابوحارثہ: ہم لوگ پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار ہو چکے ہیں۔

حضور نبی کریم علیہ السلام: تم لوگوں کا یہ کہنا صحیح نہیں کیونکہ تم لوگ صلیب کی پرستش کرتے ہو اور اللہ عزّ وجل کے لیے بیٹا بتاتے ہو اور خنزیر کھاتے ہو۔

ابوحارثہ: آپ لوگ ہمارے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں کیوں دیتے ہو؟

حضور نبی کریم علیہ السلام: ہم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کیا کہتے ہیں؟

ابوحارثہ: آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بندہ کہتے ہیں، حالانکہ وہ خدا کے بیٹے ہیں۔

حضور نبی کریم علیہ السلام: ہاں، ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اور وہ کلمۃ اللہ ہیں جو کنواری مریم کے شکم سے بغیر باپ کے اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے۔

ابوحارثہ: کیا کوئی انسان بغیر باپ کے پیدا ہوسکتا ہے؟ جب آپ لوگ یہ مانتے ہیں کہ کوئی انسان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ نہیں۔ پھر آپ لوگوں کو یہ ماننا پڑے گا کہ اُن کا باپ اللہ تعالیٰ ہے۔

Marfat.com

حضور نبی کریم علیہ السلام: اگر کسی کا باپ کوئی انسان نہ ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اُس کا باپ خدا ہی ہو۔ خداوند تعالیٰ اگر چاہے تو بغیر باپ کے بھی آدمی پیدا ہوسکتا ہے۔ دیکھو حضرت آدم علیہ السلام کو تو بغیر ماں باپ کے اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا فرمادیا تو جس اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا فرمادیا اگر اُس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کردیا تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔

۱۷(۲)...... حضور علیہ السلام کے اس پیغمبرانہ طرز استدلال اور حکیمانہ گفتگو سے چاہیے تو یہ تھا کہ یہ وفد اپنی نصرانیت کو چھوڑ کر دامنِ اسلام میں آجاتا مگر ان لوگوں نے حضور علیہ السلام سے جھگڑنا شروع کردیا۔ یہاں تک کہ بحث و تکرار کا یہ سلسلہ بہت دراز ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران کی یہ آیت نازل فرمائی کہ:

فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَکُمْ قف ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ.

(آل عمران۔ رکوع ۶)

تو آپ کے پاس علم آجانے کے بعد جو لوگ اس میں آپ سے جھگڑا کر رہے ہیں۔ آپ ان لوگوں سے کہہ دیجیے کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنی عورتوں کو بلاؤ اور ہم خود آتے ہیں اور تم خود آؤ پھر ہم گڑگڑا کر جھوٹوں پر خدا کی لعنت بھیجیں۔

Marfat.com

۱۷(۳)...... قرآن کی اس دعوت مباہلہ کو ابوحارثہ (پوپ اعظم) نے قبول کرلیا اور طے پایا کہ صبح نکل کر میدان میں مباہلہ کریں گے، لیکن جب ابوحارثہ نصرانیوں کے پاس پہنچا تو اُس نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ اے میری قوم! تم لوگوں نے اچھی طرح جان لیا اور پہچان لیا کہ محمد ﷺ نبیِ آخرالزماں ہیں اور خوب یاد رکھو جو قوم کسی نبی برحق کے ساتھ مباہلہ کرتی ہے اس قوم کے چھوٹے بڑے سب ہلاک ہوجاتے ہیں۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ اُن سے صلح کرکے اپنے وطن کو واپس چلو اور ہرگز ہرگز اُن سے مباہلہ نہ کرو۔ چنانچہ صبح کو ابوحارثہ جب حضور اکرم، نبی برحق ﷺ کے سامنے آیا تو دیکھا کہ افضل الانبیاء ﷺ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو گود میں اُٹھائے ہوئے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اُنگلی پکڑے ہوئے ہیں اور سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے چل رہے ہیں اور آپ ﷺ اُن لوگوں سے فرما رہے ہیں کہ میں جب دُعا کروں تو تم لوگ ''آمین'' کہنا۔ یہ منظر دیکھ کر عیسائیوں کا پوپِ اعظم ابوحارثہ کانپ اُٹھا اور کہنے لگا کہ ''اے گروہ نصاریٰ! میں ایسے چہروں کو دیکھ رہا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان چہروں کی بدولت پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ کر چل پڑے، لہٰذا اے میری قوم! ہرگز ہرگز مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے اور زمین پر کہیں بھی کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا''۔ پھر کہنے لگا ''اے ابوالقاسم! ہم آپ سے مباہلہ نہیں کریں گے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے ہی دِین پر قائم رہیں''۔ نبی رحمت ﷺ نے ان لوگوں سے کہا ''تم اسلام قبول کرلو تاکہ تم لوگوں کو مسلمانوں کے حقوق حاصل ہوجائیں''۔ نصرانیوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''تمہارے ساتھ جنگ کے سوا کوئی چارہ نہیں''۔ یہ سن کر نصرانیوں نے کہا کہ ہم عربوں سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے لہٰذا ہم اس شرط پر صلح کرتے ہیں کہ آپ ہم نصرانیوں سے جنگ نہ کریں اور ہمیں

Marfat.com

اپنے ہی دِین پر قائم رہنے دیں اور ہم بطور جزیہ آپ کو ہر سال ایک ہزار کپڑوں کے جوڑے دیتے رہیں گے، چنانچہ حضورا کرم ﷺ نے اس شرط پر صلح فرمالی اور اُن نصرانیوں کے لیے امن وامان کا پروانہ لکھ دیا۔

۱۷(۴)......اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نجران (یمن) والوں پر ہلاکت و بربادی آن پہنچی تھی، مگر یہ لوگ بچ گئے۔ اگر یہ مجھ سے مباہلہ کرتے تو مسخ ہوکر بندر اور خنزیر بن جاتے اور اُن کی وادی میں ایسی آگ بھڑک اُٹھتی کہ نجران کی کل آبادی یہاں تک کہ چرندو پرند جل بھُن کر راکھ کے ڈھیر بن جاتے اور روئے زمین کے تمام عیسائی سال بھر میں فنا ہوجاتے۔

(رُوح البیان، جلد۲،ص۴۳۔عجائب القرآن،ص۵۷۔۶۰)

۱۷(۵)...... اس سے معلوم ہوا کہ اگر رسول اکرم ﷺ مباہلہ کرنے والوں کے لیے دُعا یا بدُعا کرتے تو حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضورا کرم ﷺ کے حکم کے مطابق آمین کہتے اور نصرانی ہلاکت میں پڑجاتے۔

۱۷(۶)......قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کے سورہ الشوریٰ میں اور سورہ آل عمران میں اہل بیت کے متعلق احکامات پنجتن پاک کے اعلیٰ مقام اور اُن کے اعلیٰ مراتب کی نشان دہی کرتے ہیں۔ جن قرابت داروں اور اہلِ بیت کی عزت ومحبت کا اللہ تعالیٰ درس دے اور اُس کا نبی دِین کے متعلق اہم فیصلہ کرنے کے لیے دُعا کے ساتھ آمین کہنے کا حکم دے۔ ان پنجتن پاک کی شان کے کیا کہنا۔ ان عالی مراتب کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے حافظؔ نے کہا ''میں تو پنجتن کا غلام ہوں''

۱۷(۷)...... میں تو پنجتن کا غلام ہوں:

Marfat.com

میں تو پنجتن کا غلام ہوں، میں مرید خیر الانام ہوں
مجھے عشق سروِ سمن سے ہے، مجھے عشق سارے چمن سے ہے
مجھے عشق ان کی گلی سے ہے، مجھے عشق ان کے وطن سے ہے
مجھے عشق ہے تو علی سے ہے، مجھے عشق ہے تو حسن سے ہے
مجھے عشق ہے تو حسین سے، مجھے عشق شاہ زمن سے ہے
میرا شعر کیا میرا ذکر کیا، میری بات کیا میری فکر کیا
میری بات ان کے سبب سے ہے، میرا شعر ان کے ادب سے ہے
میرا ذکر ان کے طفیل سے، میری فکر ان کے طفیل سے
کہاں مجھ میں اتنی سکت بھلا، کہ ہو منقبت کا بھی حق ادا
ہوا کیسے تن سے وہ سر جدا، جہاں عشق ہو وہیں کربلا
میری بات انہی کی بات ہے، میرے سامنے وہی ذات ہے
وہی جن کو شیرِ خدا کہیں، جنہیں بابِ صلِّ علیٰ کہیں
وہی جن کو آلِ نبی کہیں، وہی جن کو ذات علی کہیں
وہی پختہ ہیں میں تو خام ہوں

(حافظ)

۱۷(۸)...... پنجتن کا غلام ہونا بہت بڑی سعادت ہے۔ جو پنجتن کی غلامی میں آجائے اُس سے بڑا خوش نصیب کوئی نہیں، کیونکہ یہ پانچوں عظیم ہستیاں اللہ عزّ وجل کی بارگاہ میں انتہائی مقبول و مقرب ہیں۔ ان عظمت والی ہستیوں سے بڑھ کر اور کوئی مقربِ بارگاہِ ایزدی نہیں ہوسکتا۔

۱۷(۹)...... میرے مرشدِ عظیم حضرت مجیب احمد، قطب الاقطاب غوث الکبیر فرماتے ہیں ''ذکر نبی ﷺ عبادت اور ثواب ہے'' یعنی

Marfat.com

ذِکر نبی میں دن جو گزرے، وہ دن سب سے بہتر ہے
یادِ نبی میں رات جو گزرے، اس سے بہتر رات نہیں

اور فرماتے ہیں ''ذکر اولیاء گناہوں کا کفّارہ ہے۔''

پنجتن پاک سے بڑھ کر اللہ کا دوست، اللہ تعالیٰ کا ولی، پیارا، محبوب اور کون ہوسکتا ہے؟ اس لیے پنجتن پاک کا ذکر چاہے قول سے ہو، زبانی ہو، تحریری ہو، گھر میں ہو، مسجد میں ہو، تنہائی میں ہو یا مجمع میں ہو، ذکر ہی کہلائے گا۔ بس جس نے خلوصِ دل سے، نیک نیّتی سے پنجتن پاک کی سیرت پر کچھ بولا یا لکھا اس نے نجات کی راہ پالی۔ کتاب ''سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا'' میں دونوں باتیں ہیں۔ ذکرِ محمد عربی ﷺ بھی ہے اور ذکرِ شہنشاہانِ اولیاء کرام، پنجتن پاک بھی ہے۔ اس لیے اس کتاب کا پڑھنا اور لکھنا عبادت وثواب بھی ہے اور گناہوں کا کفّارہ بھی۔

۱۸......فقر، سخاوت اور جود و کرم:

سیّدہ بتول رضی اللہ عنہا کی تمام بہنیں کھاتے پیتے گھرانوں میں بیاہی گئی تھیں۔ وہ بھی عبادات و ریاضات میں اُس دور کی خواتین سے کسی بھی طرح پیچھے نہیں تھیں۔ حضرتِ زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ بن ربیع تھے۔ اہلِ مکہ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو اپنا مالِ تجارت انہیں دے کر فروخت کے لیے دوسرے ملکوں میں بھیجا کرتے تھے۔ سیّدہ رقیّہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا، آپ دونوں کا نکاح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ ان بناتِ رسولِ مقبول ﷺ کے شوہر مال دار تھے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ شروع ہی سے نبی کریم ﷺ کی کفالت میں رہے، دِین اسلام کی تبلیغ اور کُفر کے خلاف جنگوں میں حصّہ لیتے، دُنیاداری میں کم حصّہ لیتے، اتنا رزقِ حلال کماتے جو ضروریاتِ زندگی کے لیے ناکافی ہوتا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ سیّدتنا فاطمۃ

Marfat.com

الزہرا رضی اللہ عنہا اور آلِ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی زندگی کا بیشتر حصّہ فقر و فاقہ میں ہی گزرا۔

۱۸(الف)...... جنت کا کھانا:

قرآن مجید فرقان الحمید کی سورہ آلِ عمران کی آیت ۳۶ کا مطالعہ کیجیے تو معلوم ہوتا ہے کہ جنابہ مریم علیہ السلام کو جبکہ وہ اپنی عبادت گاہ میں رہتی تھیں، جنت کا رزق دیا جاتا تھا "جب زکریا اُس کی عبادت گاہ میں جاتے تو وہاں نیا رزق پاتے۔ فرماتے یہ تیرے پاس کہاں سے آیا۔ جواب دیا اللہ کے پاس سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے بغیر حساب کے دیتا ہے۔"

۱۸(ب)...... جگر گوشہِ رسول مقبول ﷺ کے لیے جنت کا کھانا:

سورۂ آل عمران کی آیت ۳۶ کی تفسیر کے تحت مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ حضرت مریم کو جو رزق دیا جاتا تھا وہ جنت کے پھل ہوتے تھے اور اُسی مقام پر مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے کہ ایک مرتبہ جنابہ سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لیے غیب سے پکا پکایا گوشت اور روٹیاں آئیں۔ سرکارِ دو عالم محمد عربی ﷺ نے فرمایا کہ بے شک قحط کے زمانے میں جنابہ فاطمۃ الزہرا کے پاس پکا ہوا گوشت اور روٹیاں آئیں اور پھر ہم نے گوشت اور روٹی کو ایک جگہ ملا دیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہمیں معلوم تھا کہ یہ کھانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ تاہم آپ نے فرمایا "بیٹی یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آیا؟" تو جنابہ فاطمۃ الزہرا نے عرض کیا کہ "ابا جان یہ اللہ عزّ وجل کے پاس سے آیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے بغیر حساب کے دیتا ہے"۔ بیٹی کا جواب سُن کر سیّد دو عالم ﷺ نے فرمایا "سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے بنی اسرائیل کی عورتوں کی سردار کی مثال قائم فرمائی۔ پھر آپ نے جناب علی، حسن و حسین و دیگر اہلِ بیت کو جمع فرمایا حتیٰ کہ تمام سیر ہو گئے، مگر کھانا پھر بھی

Marfat.com

ویسے ہی رہا اور پھر وہ کھانا جنابہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ہمسایوں میں تقسیم کر دیا۔ (تفسیرِ کشاف، جلد اوّل، صفحہ ۳۵۹)

۱۸(ج)...... یہ دُعا تھی:

جناب صائم چشتی ''البتول'' میں لکھتے ہیں۔ یہی واقعہ دیگر کُتب تواریخ و سیر میں اس طرح مرقوم ہے کہ امام الانبیاء ﷺ ایک روز اپنی لختِ جگر بیٹی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ سیّدہ تعظیم کے لیے اُٹھیں۔ محمد عربی ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر فرمایا ''بیٹی کیسا حال ہے؟'' عرض کیا ''میں اور بچّے تین روز کے بھوکے ہیں''۔ امام الانبیاء ﷺ کے دل پر اک چوٹ سی لگی اور پھر بارگاہِ خداوندی میں دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے ''یا اللہ! محمد و اہلِ بیت محمد پر رزق نازل فرما جیسے تُو نے مریم بنت عمران پر نازل فرمایا''۔ محبوبِ خدا کی دُعا مقبول و مبرور ہوئی، جواہر نگار برتنوں میں پکا پکایا خوانِ نعمت بارگاہِ بنت رسول مقبول ﷺ میں حاضر ہو گیا۔ دُعا کے بعد حضور ﷺ نے سیّدہ کو مخاطب کر کے فرمایا ''ذرا اپنی کوٹھڑی میں تو نگاہ کرو کہ تمہیں کیا نظر آتا ہے؟''۔ جنابہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا روانہ ہوئیں تو آپ کے پیچھے حسنین کریمین بھی چلے گئے۔ کوٹھڑی میں جواہر نگار پیالہ ثرید سے بھرا ہوا اور اُس کے اوپر پکے ہوئے گوشت کا ٹکڑا رکھا ہے۔ جنابہ سیّدہ نے یہ کھانے باباجان کی خدمت میں پیش کر دیے۔ پھر جناب علی، سیّدہ فاطمہ، حسنین کریمین نے اس غیبی کھانے کو تناول فرمایا۔

(معارج النبوت، جلد ۴، صفحہ ۱، روضۃ الشہداء، صفحہ ۹۷)

۱۹......سخاوت یا جود و کرم:

جب کوئی شخص اپنا مال و زَر بہت زیادہ مقدار میں ضرورت مندوں میں اللہ تعالیٰ کی رِضا اور خوشنودی کی خاطر تقسیم کرے تو اُسے سخی کہا جاتا ہے اور اُس کے اُس

Marfat.com

نیک عمل کو سخاوت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ عام طور سے سخی اپنی ضروریات اور روزمرہ استعمال سے زیادہ وافر مقدار میں دولت ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیتا ہے، لیکن اپنی طرزِ زندگی پر استعمال ہونے والی دولت و مال و زر راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پُرتعیش زندگی میں فرق نہیں آنے دیتا۔ سخاوت کی دُنیا میں حاتم طائی کا نام ضرب المثل بن چکا تھا، لیکن اُس نے بھی سخاوت کے باوجود اپنی پُرتعیش زندگی کا انداز برقرار رکھا۔

۱۹(الف)...... اس کے برعکس جودوکرم کے عمل میں بندہ اپنی بنیادی ضروریات کی چیزیں بھی اللہ عزّ وجل کے نام پر خرچ کر دیتا ہے اور خود فقروفاقہ، تنگ دستی و عُسرت میں زندگی گزار دیتا ہے۔ جودوکرم کا یہ عمل ایک دو دن نہیں بلکہ پوری زندگی پر محیط ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ Hand to mouth رہتا ہے۔ صبح کو مل گیا تو شام کی فکر اور رات کو کھالیا تو صبح اللہ دے گا۔ توکّل اور بھروسہ کے سہارے زندہ رہتا ہے۔ قناعت پسندی اور صبر کا دامن تھام کر زندگی گزارنے سے قربِ خداوندی حاصل کر لیتا ہے۔ بس یوں سمجھ لیں جہاں سخاوت کی حدود ختم ہوتی ہیں وہیں سے جودوکرم شروع ہوتا ہے۔

۱۹(ب)...... لقب ''بتول'' کی رعایت سے سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی زندگی کا بیشتر حصّہ فقروفاقہ، تنگ دستی و عُسرت میں گزرا۔ آپ نے زندگی کے تمام مصائب خندہ پیشانی سے برداشت کیے۔ آپ خود چکّی سے آٹا پیس کر گھر کی ضروریات کے لیے استعمال میں لاتیں۔ پانی خود کنویں سے بھر کر لاتیں۔ ''راضیہ'' ہونے کی نسبت سے نہایت متقی و پرہیزگار تھیں۔ حیاتِ مبارکہ کا بڑا حصّہ زہدوتقویٰ میں گزرا۔ صبرواستقلال کی آپ خود اپنی مثال تھیں۔ آپ کے جودوکرم کی قرآنکریم میں خود اللہ تعالیٰ نے تعریف فرمائی۔ اس واقعے کی مفسرین نے دو طرح سے تفسیر و تعبیر

Marfat.com

بیان فرمائی۔ پہلی تعبیر کچھ اس طرح سے ہے۔

۱۹(ج)...... کتبِ تفاسیر میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ شہزادیِ رسول مقبولﷺ، سیّدہ بتول کے دونوں صاحبزادے سیّدنا حسن اور سیّدنا حسین بیمار ہوگئے۔ امام الانبیاءﷺ نے روزوں کی منت ماننے کا ارشاد فرمایا۔ حضوراکرمﷺ کے ارشاد کے مطابق جناب علی رضی اللہ عنہ اور جنابہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے تین روزے رکھنے کی منت مانی۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے صاحبزادگانِ بتول کو جلد ہی شفا عطا فرمادی۔

۱۹(د)...... گھر میں فاقوں کی وجہ سے پہلے ہی روزوں جیسا معاملہ تھا۔ تاہم روزوں کے لیے سحری وافطاری کا اہتمام ضروری تھا، مگر خدا کی قدرت دیکھئے کہ دونوں عالم کے تاجدار کی پیاری بیٹی کے گھر میں اس قدر آٹا بھی موجود نہ تھا کہ روزے رکھنے اور افطار کرنے کے لیے چند روٹیاں ہی پکالی جائیں۔

۱۹(ذ)...... تاجدارِ ھَلْ اَتٰی امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ، شمعون یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور اُس سے تین صاع جَو اُدھار لاکر جنابہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو پیش کیے۔ رسولِ معظّم کی لاڈلی بیٹی نے وہ جَو صاف کیے اور چکّی میں پیسا۔ تیسرا حصّہ آٹا تیار ہوگیا تو خاتونِ جنت نے اُسے گوندھ کر پانچ روٹیاں پکائیں۔ سیّدہ کے پاس فضّہ کنیز تھی اور وہ بھی روزہ سے تھی۔ مغرب کے وقت روزہ افطاری کی تیاری ہو رہی تھی کہ دروازہ پر سائل نے صدا لگائی ''السلام علیکم یا اہل بیت محمد! مسکین ہوں، روٹی کا سوال ہے'' اہل بیت رسول سے سوال کیا گیا تھا جو انکار نہیں کرتے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے حصّے کی روٹی اُٹھائی اور سائل کی طرف چلے تو مجسمہ ایثار وسخاوت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''سرتاج! یہ میرے حصّے کی روٹی بھی سائل کو عطا کردیجیے''۔ آپ نے سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے روٹی لی تو کنیز فضّہ نے عرض کیا ''آقا، میری بھی تربیت آپ ہی کے زیر

Marfat.com

سایہ ہو رہی ہے۔ میرے حصّے کی روٹی بھی سائل کو عطا فرما دیں"۔ والدین کی شانِ سخاوت و جود و کرم دیکھ کر جناب حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی اپنی اپنی روٹی پیش کر دی۔ پانچ روٹیاں ہی پکائی گئیں تھیں اور پانچوں ہی سائل کو عطا فرما دی گئیں اور خاندانِ مصطفےٰ ﷺ پانی سے روزہ افطار کر کے مصروفِ عبادت ہو گیا۔

۱۹(س)...... دوسرے روز پھر روزہ تھا۔ جنابہ سیّدہ فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے پھر تیسرا حصہ جَو لے کر آٹا پیسا اور پانچ روٹیاں پکائیں۔ افطاری کا وقت قریب آیا تو دروازہ پر سائل نے آواز دی "السلام علیکم یا اہل بیت محمد ﷺ۔ یتیم ہوں، اللہ کے نام پر روٹی کا سوال ہے"۔ اہل بیت نے پہلے دن کی طرح عمل دہرایا اور اپنی اپنی روٹی سائل کو عطا فرما دی اور خود پانی سے روزہ افطار کر کے عبادت شروع کر دی۔

۱۹(ش)...... آج تیسرا اور منت کا آخری روزہ ہے۔ تیسرا حصہ جَو باقی پڑے ہوئے تھے۔ سیّدۃ النساء العالمین نے وہ جَو چکی میں پیسے اور اُس آٹے سے پانچ روٹیاں پکا لیں۔ افطاری کے وقت کا انتظار ہونے لگا تو باہر سے آواز آئی "یا اہل بیت محمد ﷺ! قیدی ہوں، روٹی کا سوال ہے"۔ کوئی آج کے دور کا دُنیادار ہوتا تو چیخ پڑتا یہ کیا مصیبت ہے۔ روزانہ افطاری کے وقت بھکاری آجاتا ہے۔ جاؤ بابا معاف کرو، مگر یہ خاندانِ رسول مقبول ﷺ کا معاملہ تھا۔ ایثار و قربانی اور عطا و سخا کے پیکر جود و کرم کے رسیا۔ کسی کے ماتھے پر بَل تک نہ آیا، شکن تک نہ پڑی۔ پہلے اور دوسرے دن کی طرح سب نے اپنے اپنے حصّے کی روٹیاں سائل کو عطا فرما کر مصروفِ عبادت ہو گئے۔

۱۹(ع)...... پہلے بھی فاقوں پر فاقے ہوتے تھے لیکن اب تو مسلسل تین دن سے فاقے جاری تھے اور وہ بھی روزوں کے دوران نقاہت جسمانی بڑھ چکی تھی۔ جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں شہزادوں سیّدنا امام حسن اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کو اُنگلی سے پکڑا اور بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو گئے۔

Marfat.com

سرورِ کائنات ﷺ مسجدِ نبوی کی محراب میں تشریف فرما تھے۔ بھوک کی شدّت سے نواسوں کو لڑکھڑاتے دیکھا تو بے قرار ہوگئے۔ اسی عالم میں نزولِ وحی شروع ہوگیا۔ عرض کیا یارسول اللہ علیک وآلہٖ وسلّم! آپ کی اہل بیت کے امتحان کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں ہی مسلسل تین روز سے مسکین، یتیم اور قیدی بن کر حاضر ہوا تھا اور اب اس ایثار کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ انعام لے کر حاضر ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے:

ترجمہ: ''اور کھانا کھلاتے رہتے ہیں مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے۔ ہم تو تمہیں بس اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کھانا کھلاتے ہیں، اور نہ تم سے اُس کا عوض چاہیں نہ شکریہ۔ ہم تو اپنے پروردگار کی طرف سے اندیشہ رکھتے ہیں ایک تلخ اور سخت دن کا۔ سو اللہ اُن کو اُس دن کی سختی سے محفوظ رکھے گا اور اُن کو تازگی اور خوشی عطا فرمائے گا''۔ (الدھر۔ آیت:۸۔۱۰)

تفاسیر کبیر الرّازی، تفسیر مدارک، تفسیر نیشاپوری اور اس کے علاوہ متعدد تفاسیر مبارکہ میں سورہ دھر کی ان آیات مقدسہ کا تقریباً یہی شانِ نزول بتایا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ امام الانبیاء ﷺ کی عالی مرتبت شہزادی سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے جذبۂ سخاوت جودوکرم کا احاطہ و استیعاب کیا ہی نہیں جاسکتا کیونکہ آپ نے اپنے والدگرامی (ﷺ) سے تربیت ہی یہ حاصل کی تھی کہ خود بھوکا رہنا پڑتا ہے تو رہ لو مگر سائل کو دروازے سے خالی نہ لوٹاؤ۔

(البتول: از صائم چشتی)

۱۹(ف)...... محترمہ نصرت فاطمہ عطاری ''قابلِ تقلید خواتین'' میں اسی واقعے کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس طرح بیان کرتی ہیں۔

Marfat.com

ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ساری رات باغ سینچا اور اُجرت میں تھوڑے سے جَو حاصل کیے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کا ایک حصّہ لے کر چکّی پر پیسا اور کھانا تیار کیا۔ عین کھانے کے وقت ایک مسکین نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا "میں بھوکا ہوں"۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ سارا کھانا اُسے دے دیا۔ پھر باقی اناج کا کچھ حصّہ لے کر پیسا اور کھانا پکایا۔ ابھی کھانا پک کر تیار ہوا ہی تھا کہ ایک یتیم نے دروازہ پر آکر دست سوال دراز کیا۔ وہ سب کھانا اُسے دے دیا۔ پھر باقی اناج چکّی میں پیسا اور کھانا تیار کیا۔ اتنے میں ایک مشرک قیدی نے اللہ کی راہ میں کھانا مانگا۔ وہ سب کھانا اُس کو دے دیا۔ غرض سب اہلِ خانہ نے اُس دن فاقہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کو اُن کی یہ اَدا ایسی پسند آئی کہ اس گھر کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:

"اور کھانا کھلاتے ہیں اُس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو۔"

(الدھر۔ آیت:۸)

۲۰......سخاوت یا جود و کرم کا ایک اور قصّہ:

ایک اور قصّہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ سیّدہ خود اور حسنین کریمین تین دن سے بھوکے تھے لیکن انہوں نے نومسلم بوڑھے ضعیف کو کھانا کھلایا اور خود اور بچوں کو تین دن کے فاقے کے باوجود بھی کھانا نہیں کھلایا۔ یہ قصّہ اس طرح شروع ہوتا ہے۔ ایک دفعہ قبیلہ بنوسلیم کا ایک بوڑھا ضعیف آدمی مسلمان ہوا۔ حضور اکرم ﷺ نے اُسے دینِ متین کے ضروری مسائل بتائے، پھر اُس سے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ مال بھی ہے۔ اس نے کہا "خدا کی قسم بنی سلیم کے تین ہزار آدمیوں میں سے سب سے زیادہ غریب اور فقیر میں ہی ہوں"۔ نبی رحمت ﷺ نے صحابہ کی طرف دیکھا اور فرمایا "تم میں سے کون اس مسکین کی مدد کرے گا"۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اُٹھے اور کہا "یارسول اللہ ﷺ میرے پاس

Marfat.com

اُونٹنی ہے جو میں اِس کو دیتا ہوں''۔ نبی رحمت ﷺ نے پھر فرمایا ''تم میں سے کون ہے جو اس کا سر ڈھانک دے''۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اُٹھے اور اپنا عمامہ اُتار کر اس اعرابی کے سر پر سجا دیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''کون ہے جو اس کی خوراک کا بندوبست کرے''۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اعرابی کو ساتھ لیا اور اُس کی خوراک کا انتظام کرنے کے لیے چلے گئے۔ چند گھروں سے دریافت کیا کہیں کچھ نہ ملا۔ پھر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا ''کون؟'' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے سارا واقعہ بیان کر دیا اور التجا کی کہ ''اے اللہ کے سچے رسول ﷺ کی بیٹی اس مسکین کی خوراک کا بندوبست کیجئے۔''

۲۰ (الف)...... سیّدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آبدیدہ ہو کر فرمایا ''اے سلمان! خدا کی قسم آج ہم سب کو تیسرا فاقہ ہے، دونوں بچے بھوکے سوئے ہیں، لیکن سائل کو خالی ہاتھ نہ جانے دوں گی۔ جاؤ یہ میری چادر یہودی شمعون کے پاس لے جاؤ اور کہو فاطمہ بنت محمد ﷺ کی یہ چادر رکھ لو اور اس غریب کو تھوڑی سی کھانے کی چیز دے دو۔''

۲۰ (ب)...... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اعرابی کو ساتھ لے کر یہودی شمعون کے مکان پر پہنچے۔ اُس سے تمام کیفیت بیان کی۔ وہ حیران رہ گیا اور پکار اٹھا ''اے سلمان! خدا کی قسم یہ وہی لوگ ہیں جن کی خبر توریت میں دی گئی ہے، گواہ رہنا میں فاطمہ کے باپ محمد ﷺ پر ایمان لایا''۔ اس کے بعد کچھ غلّہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دیا اور چادر بھی سیّدہ فاطمہ کو واپس بھیج دی۔ وہ لے کر اُن کے پاس پہنچے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے اناج چکّی میں پیسا اور جلدی سے اعرابی کے لیے روٹی پکا کر سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دی۔ انہوں نے کہا اس میں سے کچھ بھوکے بچوں کے لیے رکھ لیجیے''۔ جواب دیا ''سلمان! جو چیز خدا عزّ وجل کی

Marfat.com

راہ میں دے چکی وہ میرے بچوں کے لیے جائز نہیں'' (مولف کے نزدیک، سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا یہ نیک عمل سخاوت سے بھی بڑھ کر ہے اور جودوکرم کی انتہا ہے)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روٹی لے کر حضورِ اکرم، نبی رحمت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ محسن انسانیت ﷺ نے وہ روٹی اعرابی کو دی اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ اُن کے سر پر اپنا دستِ شفقت پھیرا، آسمان کی طرف دیکھا اور دُعا کی ''بارِالٰہ! فاطمہ تیری کنیز ہے۔ اس سے راضی رہنا۔''

۲۱......قصّہ چالیس اُونٹوں کا:

ایک مرتبہ کسی نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ''چالیس اونٹوں کی زکوٰۃ کیا ہوگی''۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''تمہارے لیے صرف ایک اونٹ اور اگر میرے پاس چالیس اونٹ ہوں تو میں سارے ہی راہِ خدا میں خرچ کردوں''۔ پتا چلا اللہ والیاں سب ہی کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کردیتی ہیں۔

۲۲...... پیوند والا لباس:

ایک مرتبہ اللہ کے پیارے محبوب ﷺ اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے۔ سیّدۃ النساء سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اُونٹ کی کھال کا لباس پہنے ہوئے ہیں اور اُس میں تیرہ پیوند لگے ہوئے ہیں۔ آٹا گوندھ رہی ہیں اور زبان پر کلام اللہ جاری ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ یہ منظر دیکھ کر آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا ''فاطمہ! دُنیا کی تکالیف کا صبر سے مقابلہ کر اور آخرت کی دائمی مسرّت کا انتظار کر۔ اللہ تمہیں نیک اجر دے گا۔''

۲۳......سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عبادت:

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا فقر وغنا کے ساتھ ساتھ کمال درجہ کی عابدہ

Marfat.com

بھی تھیں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی ماں کو صبح سے شام تک عبادت کرتے اور خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے دیکھا لیکن انہوں نے کبھی بھی اپنی دُعاؤں میں اپنے لیے کوئی دُعا نہ کی۔ ایک مرتبہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا علیل تھیں لیکن علالت میں بھی رات بھر عبادت میں مصروف رہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نمازِ فجر کے لیے مسجد گئے تو سیّدہ بھی نماز کے لیے کھڑی ہوگئیں، نماز سے فارغ ہوکر چکّی پیسنے لگیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واپسی پر آپ کو چکّی پیتے دیکھا تو فرمایا ''اے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اتنی مشقت نہ اُٹھایا کرو۔ تھوڑی دیر آرام کرلیا کرو، کہیں زیادہ بیمار نہ ہوجاؤ''۔ جواباً فرمایا ''خدا کی عبادت اور آپ کی اطاعت مرض کا بہترین علاج ہے''۔ اگر ان میں سے کوئی موت کا باعث بن جائے تو اس سے بڑھ کر میری خوش نصیبی اور کیا ہوگی۔''

۲۴......سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شجاعت:

غزوۂ احد میں محبوبِ رب العالمین ﷺ دُشمن کے وار سے شدید زخمی ہوگئے اور یہ خبر پھیل گئی کہ خدانخواستہ آپ ﷺ جنگ میں شہید ہوگئے۔ جب مدینہ طیبہ میں خبر پہنچی تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور چند دوسری خواتین اُحد کے جنگ کے میدان میں پہنچ گئیں۔ حضور اکرم ﷺ کو زندہ وسلامت دیکھ کر سب کی جان میں جان آئی لیکن اپنے والدِ محترم کو زخمی حالت میں دیکھا تو بہت پریشان ہوئیں۔ اپنے والدِ محترم، عظیم سپہ سالار کے زخموں کو بار بار دھوتی تھیں لیکن پیشانی کے زخم سے خون نہ تھمتا تھا۔ پھر یہ تدبیر کی کہ کھجور کی چٹائی جلاکر زخم میں بھردی جس سے خون بہنا بند ہوگیا اور دوسری جگہ لکھا ہے کہ یہ حالت دیکھ کر جنابہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پریشانی بڑھ گئی۔ پھر آپ نے جلدی سے ایک کپڑا جلایا اور اُس کی راکھ زخموں میں بھردی۔ راکھ کا بھرنا تھا کہ خون بہنا بند ہوگیا اور آپ کو تھوڑا سا اطمینان نصیب ہوگیا۔

Marfat.com

پڑھنے والے ذہن میں رکھیں کہ جلے ہوئے کپڑے کی راکھ بھرنے سے بہتا ہوا خون بند ہوجاتا ہے اور یہ جنابہ سیّدہ کا مجرب نسخہ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی طبّی صلاحیتوں کی نشان دہی بھی کرتا ہے۔ (مدارج النبوت، جلد۲، ص۲۶)

۲۵...... قیامت کے دن کی ذمہ داری:

زخموں میں راکھ بھرنے کے بعد جنابہ سیّدۃ النساء العٰلمین نے اُن خواتین میں سے ایک کی، جو آپ کو جنگ اُحد کے میدان میں لائیں تھیں، اپنے اباجان کے حضور سفارش فرمائی۔ آپ ﷺ نے اُس عورت سے پوچھا "اے نیک خاتون، میری بیٹی سے کیا توقع رکھتی ہو۔ جو مانگوگی دیا جائے گا"۔ تو اُس عورت نے دست بستہ عرض کیا کہ "اے تاجدارِ دوعالم بس میری یہی خواہش ہے کہ قیامت کے دن میری دستگیری فرمائی جائے اور مجھے فراموش نہ کیا جائے"۔ آپ ﷺ نے وعدہ فرمایا تو جنابہ سیّدہ نے عرض کیا "ابا حضور! یہ اجازت چاہتی ہے تاکہ اپنے خاندان کے شہدا کے لاشے دیکھ سکے" چنانچہ اُسے اجازت مرحمت فرمادی گئی۔

(روضۃ الشہداء۔ صفحہ۶۱)

۲۶...... نبی کریم ﷺ کی سیّدہ فاطمہ سے محبت:

نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت تھی۔ عبدالرحمٰن بن ابونعیم رضی اللہ عنہ، ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مطابق "جنت کی عورتوں کی سردار حضرت مریم علیہ السلام پھر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، پھر حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا (فرعون کی بیوی) ہیں۔"

صداقت اور راست گوئی میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا کوئی

Marfat.com

جواب نہیں تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں نے فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا البتہ حضور اکرم ﷺ کی ذات مبارک اس سے اِستثناء رکھتی ہے۔''

۲۶(الف)...... نبی کریم ﷺ جب کبھی سفر فرماتے تو سب سے آخر میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب آپ کی خدمت میں تشریف لاتیں تو آپ کھڑے ہوجاتے اور سیّدہ کی پیشانی چومتے اور اپنی جگہ پر سیّدہ کو بٹھاتے۔ نبی برحق ﷺ کو حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی اور سے اِتنی محبت نہیں تھی، حالانکہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اور بھی بہنیں تھیں جو ذہین، خوبصورت اور معاملہ فہم تھیں، لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضور اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھیں۔ رسول اکرم ﷺ کی اتنی محبوب صاحبزادی ہوتے ہوئے بھی آپ رضی اللہ عنہا نے کبھی بھی کوئی دُنیاوی فائدہ نہیں اُٹھایا۔

۲۶(ب)...... حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نہایت متقی و پرہیزگار تھیں۔ آپ کی زندگی کا زیادہ تر وقت زہد وقناعت اور عسرت وتنگی میں گزرا۔ چکّی سے آٹا پیس کر روٹی پکاتیں جس کی وجہ سے آپ کے ہاتھوں میں چھالے پڑجاتے۔ پانی کا مشکیزہ خود بھر کر لاتیں جس کی وجہ سے پُشت پر اور شانوں پر نشان پڑجاتے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی یہ حالت دیکھ کر ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''رسالت مآب ﷺ سے ایک خادم مانگ لو، کیوں کہ فتوحات میں مالِ غنیمت اور غلام آرہے ہیں''۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہنے پر سیّدہ ابوالقاسم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور سلام عرض کرکے بیٹھ گئیں، مگر شرم کے مارے اپنی درخواست بیان نہ کرسکیں اور چُپ چاپ ہی واپس گھر آگئیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا ''جس کام کے لیے گئیں تھیں اس

Marfat.com

کا کیا ہوا؟"۔ حضرتِ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بتایا "مجھے شرم آ گئی اور بیان نہ کر پائی"۔ لہٰذا اس مرتبہ دونوں میاں بیوی خدمتِ اقدس ﷺ میں حاضر ہوئے اور مدّعا بیان فرمایا۔ اُن کی بات سُن کر محسنِ انسانیت گویا ہوئے "بخدا" میں تم دونوں کو کوئی جنگی قیدی دے کر اہلِ صُفہ کی حق تلفی نہیں کرنا چاہتا جو فقر وفاقہ کرتے ہیں اور نانِ شبینہ کے محتاج ہیں۔ جنگی قیدیوں کو فروخت کر کے اہلِ صُفہ کی ضروریات پر صرف کروں گا۔ "میں تمہیں اس سے بہتر عمل بتاتا ہوں"۔ یہ سُن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "فرمایئے"۔ ارشادِ گرامی ہوا "ہر نماز کے بعد دس دس بار سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر پڑھ لیا کرو اور رات کو یہی کلمات ۳۳، ۳۳ اور ۳۴ بار پڑھ لیا کرو یہی تمہارے بہترین خادم ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے "کیا ہم تمہیں ایک ایسی چیز نہ عطا کریں جو غلاموں اور کنیزوں سے بہتر ہے" اور فرمایا "بیٹی ہر روز سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمدللہ ۳۳ بار، اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھ لیا کرو۔

۲۴(ج)...... آپ ﷺ ہمیشہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے تعلقات میں خوشگواری پیدا فرمانے کی کوشش فرماتے تھے۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا میں کبھی کوئی خانگی معاملات کے متعلق رنجش ہو جاتی تو نبی کریم ﷺ دونوں میں صلح کرا دیتے تھے۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ آپ ﷺ گھر میں تشریف لے گئے اور صلح کرا دی، گھر سے مسرور نکلے لوگوں نے پوچھا آپ گھر میں گئے تھے اور حالت تھی اور اب آپ اس قدر خوش کیوں ہیں؟ فرمایا میں نے ان دو شخصوں میں مصالحت کرا دی ہے جو مجھ کو محبوب تر ہیں۔

۲۶(د)...... ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ پر کچھ سختی کی۔ وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں شکایت لے کر چلیں۔ پیچھے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا "بیٹی! تم کو خود

Marfat.com

سمجھنا چاہیے کہ کون شوہر اپنی بی بی کے ساتھ خاموش چلا آتا ہے"۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اس کا یہ اثر ہوا کہ انہوں نے کہا "اب میں تمہارے مزاج کے خلاف کوئی بات نہ کروں گا۔"

۲۶(ز)...... جس طرح نبی کریم ﷺ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خوشی سے خوش ہوتے۔ اسی طرح اُن کی ناراضگی سے ناراض ہوجاتے اور آپ اُن کے گھریلو اُمور کا بہت اہتمام سے خیال فرماتے۔

۲۶(س)...... ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ ظاہر کیا۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو اس بات کا پتا چلا تو آپ فوراً نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا "آپ کی قوم یہ سمجھتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے معاملے میں غصہ نہیں ہوتے اور یہ علی، ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔"

اللہ کے پیارے محبوب ﷺ نے منبر پر چڑھ کر یہ خطبہ ارشاد فرمایا: "آل ہشام، علی بن ابی طالب سے اپنی بیٹی کا عقد کرنا چاہتی ہے اور مجھ سے اجازت مانگتی ہے لیکن میں اجازت نہ دوں گا اور کبھی نہ دوں گا۔ البتہ ابن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دے کر اُن کی لڑکی سے نکاح کرسکتے ہیں۔ فاطمہ میرے جسم کا ایک حصہ ہے۔ جس نے اُس کو اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی۔" (مسلم، ج۲،ص۲۸۷)

حضرت فاطمہ نبی کریم ﷺ کی محبوب ترین اولاد تھیں۔ آپ نے اپنی پیاری بیٹی کے لیے ارشاد فرمایا: "فاطمہ میرے جسم کا ایک حصہ ہے جو اُس کو ناراض کرے گا مجھ کو ناراض کرے گا"۔ (بخاری، ج۱،ص۵۳۳)

۲۷...... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی والد گرامی سے محبت:

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو تاج الانبیاء، نبی رحمت ﷺ سے بے

Marfat.com

پناہ محبت تھی۔ روایت میں آتا ہے کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ کا مرض شدّت اختیار کر گیا تو آپ نے اپنی لاڈلی بیٹی صاحبزادی سیّدۃ النساء العالمین سیّدہ فاطمۃ الزھرا رضی اللہ عنہا کو بُلا بھیجا۔ والدِ گرامی کا پیغام ملا تو تاجدارِ دوعالم کی عالی قدر صاحبزادی اُسی وقت حاضر خدمت ہوگئیں۔ رسولِ اکرم ﷺ نے پیاری اور لاڈلی بیٹی کو دیکھا تو فرمایا "مرحبا بنتی (اے میری بیٹی آجاؤ)" اور پھر آپ ﷺ نے اپنی شہزادی کو اپنے پہلو میں بٹھا کر آہستہ سے کان میں کچھ کہا جسے سُن کر جنابہ سیّدۃ النساء العالمین رونے لگیں۔ حضور سرورِ کائنات ﷺ نے دوبارہ آپ کے کان میں کچھ کہا تو جنابہ سیّدۃ النساء اھل الجنۃ سیّدہ فاطمۃ الزھرا رضی اللہ عنہا مسکرانے لگیں۔ رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ فاطمۃ الزھرا رضی اللہ عنہا سے پہلے رونے اور پھر مسکرانے کی وجہ پوچھی تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ ایک راز کی بات ہے۔ پھر خاتم الانبیاء محمد عربی ﷺ کے وصال کے بعد بنتِ رسول مقبول ﷺ نے اس راز کو کھولا اور بتایا کہ ابا جان نے پہلے تو مجھے یہ ارشاد فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے ساتھ ہر سال قرآن کا ایک دور کیا کرتے تھے مگر اس سال دو دور کیے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارا وقتِ وصال قریب آگیا ہے۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد سنتے ہی میں نے رونا شروع کر دیا اور دوسری بار والدِ گرامی قدر ﷺ نے یہ بشارت سنائی کہ بیٹی! میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم ہی ہمارے ساتھ ملاقات کرو گی، چنانچہ اس خوش خبری کی وجہ سے میرے آنسو مسکراہٹ میں بدل گئے۔

۲۷ (الف)...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے نبی رحمت ﷺ کی نصیحت:

ایک روایت کے مطابق، سرورِ کائنات ﷺ کے مرض کی حالت میں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی آخر ﷺ کی خدمت میں التماس کی کہ مجھے کچھ نصیحت

Marfat.com

فرمائیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اے عائشہ! تمہارے لیے یہ نصیحت ہے کہ اپنے گھر کی گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر زندگی بسر کرنا اور عروۃِ الوثقیٰ اور صبر وضبط کا دامن ہاتھوں سے نہ چھوڑنا، کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو۔ یہ سُن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں اور سرورِ کائنات ﷺ کی آنکھیں بھی اشکوں سے لبریز ہوگئیں اور اُن کے مصائب کے خیال سے سینہ جلنے لگا۔

۲۷(ب)......غمِ اُمّت:

جناب رسول اللہ ﷺ کو اشکبار دیکھ کر اُمّ المومنین جنابہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ آپ تو ہر جرم و گناہ سے منزہ و پاک ہیں، پھر آپ گریہ و زاری کیوں فرماتے ہیں؟'' آپ ﷺ نے روتے ہوئے ارشاد فرمایا ''اے اُم سلمہ! میں اپنے لیے نہیں، اپنی اُمّت پر رحمت وشفقت کی وجہ سے اشکبار ہوں۔''

۲۷(ج)......آپ ﷺ سے اب کہاں ملاقات ہوگی:

نبی رحمت ﷺ کے اس ارشاد کے بعد جنابہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! میں قیامت کے روز آپ کو کہاں مل سکوں گی؟'' رحمت عالمیان ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بیٹی مجھ سے جنت میں ملاقات کرنا یا لواءِ حمد کے نیچے ملنا کیونکہ میں اُس وقت اپنی اُمت کے گناہوں کی مغفرت کے لیے مصروف استغفار ہوں گا''۔ جنابہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''اگر وہاں ملاقات نہ ہوسکی تو پھر کس جگہ ملاقات ہوگی؟''۔ نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پھر میں حوضِ کوثر پر اپنی اُمت کو پانی پلاتا ہوا ملوں گا''۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پھر عرض کیا ''ابا جان اگر وہاں پر بھی ملاقات نہ ہوسکی تو؟'' امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا ''پھر مجھے پُلِ صراط پر ملنا یا میزان کے قریب ملاقات کرنا کیوں کہ میں وہاں اپنی اُمّت کے گناہوں کو اپنی دُعاؤں سے وزن کر کے اُمت کی مغفرت وبخشش کروا رہا ہوں گا''۔ جنابہ سیّدہ نے مکرر عرض

Marfat.com

کیا کہ ''اباجان اگر وہاں پر شرفِ زیارت حاصل نہ ہوا تو پھر کہاں ملاقات ہوگی؟'' رحمت للعالمین ﷺ نے فرمایا ''پھر میں دوزخ کے کنارے پر کھڑا ہوکر اپنی اُمت کو آگ کی تپش سے بچا رہا ہوں گا''۔ جنابہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، والدِ گرامی کے ان ارشادات کو سُن کر خوش ہوگئیں۔

(معارج النبوت، جلد۴، صفحہ۲۷۶)

قارئین کرام آپ نے دیکھا کہ جنابہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے والدِ گرامی قدر جناب رسول اللہ ﷺ سے باوجود کہ آپ کے سخت علیل ہونے کے، طویل گفتگو قیامت کے دن ملاقات کے حوالے سے فرمائی۔ یہ گفتگو متعدد رموز و اسرار کا آئینہ دار ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ ان سوالات و جوابات سے قطعی طور پر واضح ہوجاتا ہے کہ تاجدارِ انبیاء ﷺ کی لامتناہی قوتوں کا (اللہ کی عطا سے) اظہار مکمل طور پر قیامت کے دن ہوگا جبکہ آپ اُمت کی شفاعت کے لیے سرگرم ہوں گے۔ دوسری بات یہ کہ شہزادی کونین فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا اپنے والدِ گرامی سے باربار سوال کرنا اور آپ ﷺ کا علالت کے باوجود بغیر کسی تردّد کے جواب عنایت فرمانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اُمت کو معلوم ہوجائے کہ اُن کا برگزیدہ نبی محمد ﷺ اپنی اُمت کی بھلائی کے لیے قیامت کے دن کس قدر متفکر ہوگا۔

۲۷ (د)...... آمد جبرائیل علیہ السلام:

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اپنے حبیب ﷺ کے وصال مبارک سے تین یوم پہلے ارشاد فرمایا کہ میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوکر اجازت طلب کرو کہ عزرائیل علیہ السلام، آپ ﷺ کی رُوح قبض کرنے کے لیے حاضرِ خدمت ہوجائیں۔ چنانچہ بحکمِ پروردگار، جبرائیل امین علیہ السلام، محبوبِ کبریا ﷺ کے حضور حاضر ہوئے اور عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! بے

Marfat.com

شک اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے فضیلت و اکرام اور خصوصیت کے لیے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ پس آپ ﷺ نے مجھے کس حال میں پایا ہے" تو سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "ہم نے تمہیں غمزدہ اور کربناک حالت میں پایا ہے"۔

جبرائیل علیہ السلام یہ سُن کر واپس چلے گئے۔ دوسرے روز پھر جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! بحکمِ باری تعالیٰ، عزرائیل علیہ السلام آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں اور یہ آپ ہی کی خصوصیت ہے کیونکہ نہ تو انہوں نے پہلے کسی سے اجازت طلب کی ہے اور نہ ہی آپ ﷺ کے سوا کسی سے اجازت طلب کریں گے" تو سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا "اجازت ہے"۔ پھر سرکارِ دوعالم ﷺ کی بارگاہِ اقدس سے اجازت ملنے پر عزرائیل علیہ السلام ایسے ہی داخل نہیں ہوگئے بلکہ حجرۂ رسول ﷺ کے باہر کھڑے ہوکر اجازت طلب کی، کیونکہ عزرائیل علیہ السلام جانتے تھے کہ حجرۂ رسول کریم ﷺ میں ایک ایسی پردہ دار خاتون تشریف فرما ہیں جن کے سر کا ایک بال بھی ساری عمر پردے سے باہر نہیں رہا۔

۲۷(ز)...... طلب کرتے ہیں اجازت زہرا رضی اللہ عنہا سے عزرائیل:

روایات میں آتا ہے کہ جب سرکارِ دوعالم ﷺ کا یومِ وصال آیا تو اللہ جل شانہٗ نے حضرت عزرائیل علیہ السلام کو ارشاد فرمایا کہ زمین پر میرے محبوب ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور اس بات کی احتیاط رکھنا کہ میرے محبوب ﷺ کی اجازت کے بغیر اُن کے گھر میں داخل نہ ہونا اور جب تک میرا محبوب ﷺ اجازت نہ دے اُس وقت تک اُن کی رُوح قبض نہ کرنا۔ چنانچہ ملک الموت کئی ہزار فرشتوں کی ہمراہی میں آستانۂ محبوبِ کبریا ﷺ پر حاضر ہوگیا اور پھر سیّد عالم ﷺ کے دروازہ کے باہر ایک اعرابی کی صورت میں کھڑے ہوکر صدا دی "اے اہل بیت نبوت، اے معدن رسالت

Marfat.com

اور اے مختلف فرشتو تم پر سلام، مجھے اجازت دیجیے کہ میں حجرہ میں حاضر ہو جاؤں۔ میں بڑی دُور سے آیا ہوں"۔ جنابہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اپنے والد گرامی کے سرہانے بیٹھی ہوئی غم کے آنسو بہا رہی تھیں۔ اس آواز کو سنا تو فرمایا کہ "میرے والد اپنے حال میں مشغول ہیں اس لیے اجازت نہیں مل سکتی"۔ حضرت عزرائیل نے سیّدہ طاہرہ کا جواب سنا تو خاموش ہو گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد دوبارہ حجرہ مبارک میں اجازت ملاقات طلب کی تو جنابہ سیّدہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے پھر وہی جواب ارشاد فرمایا۔ تیسری بار پھر عزرائیل علیہ السلام نے اجازت طلب کی تو آواز میں اس قدر شدّت تھی کہ گھر کا ہر فرد لرز کر رہ گیا۔ سرکارِ دوعالم ﷺ نے بھی آنکھیں کھول دیں اور پوچھا "تمہیں کیا ہو گیا ہے؟"۔ جنابہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے روتے ہوئے عرض کیا "ابا جان ایک عجیب صورت اور ڈراؤنی آواز والا عجیب و غریب آدمی دروازے کے باہر کھڑا ہے۔ اس نے تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت طلب کی ہے۔ ہر چند کہ میں نے عذر خواہی کی ہے مگر وہ مانتا ہی نہیں"۔ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا "بیٹی فاطمہ! تم جانتی ہو وہ کون ہے؟ فاطمہ بیٹی اس کو دروازوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ بند دیواروں سے بھی آ جاتا ہے۔ میری لختِ جگر یہ ملک الموت ہے اور تیرے باپ کی رُوح قبض کرنے آیا ہے۔ اسے ہمارے آستانہ اقدس کا احترام ہے ورنہ اجازت طلب کرنا اس کی عادت نہیں۔"

۲۷(ڈ)...... جنابہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے والدِ محترم سے یہ جانکاہ خبر سُنی تو تڑپ کر رہ گئیں۔ آپ نے شدّتِ غم سے فرمایا "ہائے آج مدینہ ویران ہو گیا۔ ہائے افسوس آج میدان خراب ہو گیا۔ ہائے صاحبِ سکون و تسکین نے عزمِ سفر فرما لیا۔"

Marfat.com

۲۷(س)......تاجدارِ مدینہ ﷺ کا وصال:

سرکارِ دوعالم ﷺ پر مرض کا شدت سے غلبہ تھا۔ صحیح روایات میں آتا ہے کہ امام الانبیاء ﷺ پر جس قدر بخار کا حملہ ہوا تھا اس کی مثال نہ تو آپ سے پہلے کہیں ملتی ہے اور نہ آپ کے بعد کسی کو اتنا شدید بخار ہوا، بلکہ روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ جس قدر شدید بخار امام الانبیاء ﷺ کو برداشت کرنا پڑا، آپ کے علاوہ دُنیا کا کوئی شخص اس کا ہرگز متحمل نہیں ہوسکتا تھا۔ والدگرامی کے مرض کی اس شدّت کو دیکھ کر جنابہ سیّدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا پر لرزے کی حالت طاری ہوگئی۔ آپ کی آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری تھے۔ والدگرامی کی استغراق کی حالت دیکھ کر جنابہ سیّدہ طاہرہ نے آپ ﷺ کی بخار مین جلتی ہوئی والشّمس پیشانی اقدس پر ہاتھ رکھتے ہوئے نہایت ہی پُردرد آواز میں کہا "واکرباہ لکربک یا رسول اللہ فقال لاکربہ علٰی ابیک بعد الیــوم"۔ ہائے میرے اباجان کی تکلیف، سرکارِ دوعالم ﷺ نے بیٹی کے دل سے نکلی ہوئی آہوں کو سنا تو فرمایا "بیٹی آج کے بعد تیرے باپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی" اور پھر آپ نے دوبارہ اپنی صاحبزادی کا ہاتھ تھام کر اپنے سینہ اقدس پر رکھ لیا اور اسی عالم میں تمام انبیاء کے تاجدار، مختارِ دوعالم، رُوحِ کائنات، حُسنِ کونین، نورِ اول، محبوبِ خدا، رحمتہ للعالمین، تاجدارِ مدینہ، احمد مجتبیٰ، حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا وصال مبارک ہوگیا۔

(بخاری، جلد۲، صفحہ ۶۴۱)

آپ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ایک مصیبت ٹوٹ پڑی۔ اسد الغابہ میں ہے "جب تک زندہ رہیں کبھی تبسم نہ فرمایا۔"

(اسد الغابہ، جلد۵، صفحہ ۶۳۴)

بخاری شریف مٰیں ہے کہ جب صحابہ علیہم الرضوان جسد مبارک کو دفن کر کے واپس آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا "کیا

Marfat.com

تم کو رسول اللہ ﷺ پر خاک ڈالتے ہوئے اچھا لگا؟"

سرورِ کائنات ﷺ کے وصال سے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ انہوں نے بے اختیار فرمایا "پیارے باپ نے دعوتِ حق کو قبول کیا اور فردوسِ بریں میں داخل ہوئے۔ آہ! جبرائیل کو اُن کے انتقال کی خبر کون دے گا" اور پھر اس طرح دُعا مانگی "بارِالٰہ! رُوحِ فاطمہ کو رُوحِ محمد ﷺ کے پاس پہنچادے۔ خدایا مجھے رسول اللہ ﷺ کے دیدار سے مسرور کردے۔ بروزِ حشر شفاعتِ محمد ﷺ سے محروم نہ فرما"۔ جناب رسالت مآب ﷺ کی رحلت سے سب سے زیادہ صدمہ سیّدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہوا کیونکہ آپ نبی کریم ﷺ کی سب سے زیادہ محبوب اولاد تھیں۔ (بخاری، جلد۱، صفحہ ۶۳۸)

۲۷ (ش)...... دُنیا کے پانچ انسان جو سب سے زیادہ روئے:

اوّل...... حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے اُتارے گئے تو اپنی خطا پر اس قدر روئے کہ دونوں رُخساروں سے دانت اُن کے نظر آتے تھے۔

دوم...... حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی میں اتنا روئے کہ اُن کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔

سوم...... حضرت یوسف علیہ السلام والیٔ مصر کے قید خانے میں۔

چہارم...... حضرت سیّدۃ النساء العالمین فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ فراقِ پدر بزرگوار ﷺ میں اس قدر روئیں کہ بیان سے باہر۔

پنجم...... حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مصیبت اور بے کسی اور واقعاتِ کربلا کو یاد کرکے چالیس برس تک بعد واقعہ کربلا کے زندہ رہے اور اتنا روئے کہ کسی وقت آنکھوں سے آنسو خشک نہ ہوئے اور کبھی بغیر روئے پانی نہ پیا۔ (دلائل الخیرات، ص ۱۴۵)

Marfat.com

۲۷(م)...... والدگرامی ﷺ کے وصال پر سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا کرب و ملال:

ابن سیّدالناس رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی تدفین ہوئی تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے یہ اشعار پڑھے۔

اَغْبَرَ آفَاقُ السَّمَاءِ وَ كُوِّرَتْ

آسمان کے کنارے غبار آلود ہو گئے اور بے نور ہو گیا

شَمْسُ النَّهَارِ وَ اَظْلَمَ الْعَصْرَانُ

دن کا چاند اور دونوں زمانے اندھیرے میں آ گئے

اَلْاَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ كَئِيْبَةٌ

زمین نبی ﷺ کے بعد مٹی کا ڈھیر ہے

اَسَفًا عَلَيْهِ كَثِيْرَةُ الرَّجُفَانِ

اس پر غم و حزن ہے انتہائی بے کلی والا

۲۷(ن)...... بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نذرانہِ عقیدت:

مَاذَا عَلٰى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ

جس نے ایک مرتبہ بھی خاکِ پائے احمد مجتبیٰ سونگ لی

اَلَّا يَشُمَّ مُدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا

تعجب کیا ہے اگر وہ ساری عمر کوئی اور خوشبو نہ سونگھے

صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا

حضور ﷺ کی جدائی پر مجھ پر وہ مصیبتیں ٹوٹی ہیں کہ اگر

صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ عُدْنَ لَيَالِيَا

Marfat.com

یہ مصیبتیں دِنوں پر ٹوٹتیں تو دن راتوں میں تبدیل ہو جاتے

اَغْبَرَّ آفَاقُ السَّمَاءِ وَ کُوِّرَتْ

آسمان کی پہنایاں غبار آلود ہو گئیں اور لپیٹ دیا گیا

شَمْسُ النَّهَارِ وَ اَظْلَمَ الْاَزْمَانُ

دن کا سورج اور تاریک ہو گیا سارا زمانہ

وَالْاَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِیِّ کَئِیْبَةٌ

اور زمین نبی کریم ﷺ کے بعد مبتلائے درد ہے

اَسَفًا عَلَیْهِ کَثِیْرَةُ الْاَحْزَانِ

اُن کے غم میں ڈوبی ہوئی سراپا

فَلْیَبْکِهٖ شَرْقُ الْبِلَادِ وَغَرْبُهَا

اب آنسو بہائے مشرق بھی اور مغرب بھی اُن کی جدائی پر

یَا فَخْرَ مَنْ طَلَعَتْ لَهُ النَّیِّرَانُ

فخر تو صرف اُن کے لیے ہے جن پر روشنیاں چمکیں

یَا خَتْمَ الرُّسُلِ الْمُبَارِکِ صِنْوَةٌ

اے آخری رسول ﷺ آپ برکت و سعادت کے جُوئے فیض ہیں

صَلّٰی عَلَیْکَ مُنَزِّلُ الْقُرْاٰنِ

آپ پر تو قرآن نازل کرنے والے نے بھی درود و سلام بھیجا ہے

۲۷(ی)...... سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ان الفاظ میں اپنے والد گرامی ﷺ پر درود و سلام بھیجا:

سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنے والد محترم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ان الفاظ پر مشتمل درود شریف بھیجا کرتی تھیں۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ رُوْحُهٗ مِحْرَابُ الْاَرْوَاحِ وَالْمَلَائِكَتِهٖ وَالْكَوْنِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ هُوَ اِمَامُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ هُوَ اِمَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عِبَادِ اللّٰهِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

ترجمہ: ''اے اللہ عزّ وجل درود بھیج اُس ذات پر جن کی رُوح تمام عالم، ملائکہ اور تمام رُوحوں کی محراب ہے۔ اے اللہ عزّ وجل درود بھیج اس ذات پر جو کہ تمام انبیاء و مرسلین کے امام ہیں۔ اے اللہ عزّ وجل درود بھیج اُس ذات پر جو اللہ کے مومن بندوں میں سے اہلِ جنت کے امام ہیں۔''

۲۸...... روایت حدیث:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کتب حدیث میں ۱۸ روایتیں منقول ہیں جن کو بڑے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایت فرمایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب، حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا، حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا، اُم رافع رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ بن مالک اُن سے حدیث روایت کرتے ہیں۔

۲۸ (الف)...... تفقُّہ (علمِ فقہ جاننا۔ عقل مند ہونا) پر واقعاتِ ذیل شاہد ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی سفر میں گئے تھے۔ واپس آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے قربانی کا گوشت پیش کیا۔ اُن کو عذر ہوا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ''اس کے کھانے میں حرج نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس کی اجازت دے دی ہے''۔ (مسند، ج۹ ص۲۸۲۔ قابل تقلید خواتین، نصرت فاطمہ عطاری)

۲۸ (ب)...... ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں

Marfat.com

گوشت تناول فرما رہے تھے کہ نماز کا وقت آ گیا۔ سیّد الساجدین ﷺ اسی طرح اُٹھ کھڑے ہوئے، چونکہ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لیے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دامن پکڑ کر کہا وضو کر لیجیے۔ ارشاد ہوا بیٹی! وضو کی ضرورت نہیں ہے، تمام اچھے کھانے آگ ہی پر تو پکتے ہیں۔

(قابل تقلید خواتین، نصرت فاطمہ عطاری۔ صفحہ ۱۷۶)

۲۹ (الف)...... سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل وخوبیاں:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل وخوبیاں بے شمار ہیں۔ ان فضائل و خوبیوں کا ذکر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''شعور الباسۃ فی مناقب السیدۃ فاطمہ'' اور امام ابوعبداللہ الحاکم نیشا پوری کی کتاب ''مستدرک'' میں تفصیل سے ملتا ہے۔ جن میں سے چند خوبیوں کا بیان آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے، آپ کی ایک خوبی یہ بھی ارشاد فرمائی کہ ''اللہ تعالیٰ تمہاری خوشی پر خوش اور تمہاری ناراضگی پر ناراض ہوتا ہے''

۲۹ (ب)...... علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عظیم منقبت ذکر کی ہے۔ جو ان کے فضل اور برکت پر دلالت کرتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ''جب نبی کریم ﷺ کسی غزوہ یا سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے دو رکعت نماز ادا فرماتے اور پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جاتے اس کے بعد اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے''

۲۹ (پ)...... حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الشفاء'' میں نقل فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی کہ ''فاطمہ رضی اللہ عنہا کبھی بھوکی نہ رہے''۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ ''پھر کبھی بھوکی نہ رہی''

۲۹ (ت)...... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ایک فضیلت ایسی ہے جن میں

Marfat.com

اُن کا کوئی شریک نہیں۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی رحمت ﷺ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ وہ بیمار تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا "میری بچی تم خود کو کیسا محسوس کر رہی ہو۔ سیدہ بتول نے کہا "مجھے تکلیف محسوس ہو رہی ہے اور مزید یہ کہ کوئی کھانے کی چیز بھی نہیں جو میں کھالوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "میری بچی کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہانوں کی خواتین کی سردار بنو، تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ "ابا جان! حضرت مریم بنت عمران کہاں ہیں"۔ فرمایا کہ "وہ اپنے دور کی خواتین کی سردار تھیں اور تم اپنے دور کی خواتین کی سردار ہو۔ خدا کی قسم میں نے تمہاری شادی دنیا و آخرت کے سردار سے کی ہے"۔

۲۹(ج)...... حضرتِ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا شمار نبی کریم ﷺ نے ان چند مقدس خواتین میں فرمایا ہے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ قرار پائی ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے "تمہاری تقلید کے لیے تمام دنیا کی عورتوں میں مریم علیہا السلام، خدیجہ رضی اللہ عنہا، فاطمہ رضی اللہ عنہا اور آسیہ رضی اللہ عنہا کافی ہیں"۔ (ترمذی کتاب المناقب)

۲۹(چ)...... جس دن حجر اسود کی تنصیب کا جھگڑا نمٹا کر اور قریش کے درمیان متوقع خوں ریزی کو اپنے انتہائی مُدبرانہ فیصلے سے دور فرما کر آپ ﷺ گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ کو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت کی خبر ملی۔ رسول اللہ ﷺ اس خبر سے بے حد خوش ہوئے اور اُسے مبارک قدم اور نیک فال سمجھا، گویا سیدہ زہرا زمانے کے حق میں امن کا نشان بن کر رونق آرائے گیتی ہوئیں۔

۲۹(ح)...... سیّدہ ساری زندگی سائے کی طرح حضور اکرم ﷺ کے ساتھ رہیں۔ جب بھی نبی کریم کو کفار و مشرکین مکہ سے مصائب و صدمات پہنچتے آپ اپنے

Marfat.com

والد محترم محمد عربی نبی آخر ﷺ کی دل جوئی فرماتیں اور حضور اکرم ﷺ سے تکالیف دور کرتیں۔ جب عقبہ بن ابی محیط نے نبی رحمت ﷺ کی گردن مبارک پر حالتِ نماز میں اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی تو سیدہ دوڑتی ہوئی آئیں اور بہ دست اس وزن کو حضور ﷺ کی گردن سے دور کیا اور عقبہ اور اُسکے ساتھیوں کو اس ظالمانہ حرکت پھر کھری کھری سنائیں اور وہ اپنی قوت وحشمت کے باوجود بھیگی بلی بنے رہے۔ اپنے والد گرامی کا اس قدر خیال رکھنے کی بنا پر آپ کا ایک لقب ''اُم ابیھا'' یعنی اپنے والد کی والدہ یعنی مُربّی (حامی۔ پشت پناہ)

۲۹(خ)......شعب ابی طالب کے پُر آلام ایام میں بھی سیدہ حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ رہیں۔ الغرض حضور کی ساری اولاد میں حضور اکرم ﷺ کے اوصاف مبارکہ سے سب سے زیادہ متصف سیدہ فاطمۃ الزہرا ہیں، اور رسولِ عربی ﷺ بھی اپنے تمام اہل بیت میں سیّدہ فاطمۃ الزہرا کو سب سے زیادہ چاہتے تھے اور معلم انسانیت ﷺ نے اپنے اہل بیت میں سب سے زیادہ روحانی تربیت فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ''فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ جس نے اس کو ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا''۔

۲۹(د)......سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضور اقدس ﷺ کے زہد وتقویٰ، فقرو غنا، جود وسخا کا مظہر اتم تھیں۔ انتہائی فقر و فاقہ میں بھی آپ نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ انتہائی ضرورت اور احتیاج کے باوجود آپ نے اپنے نفس پر دوسروں کو ترجیح دی اور سائل کو کبھی خالی ہاتھ نہ لوٹایا۔ امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم سب کو ایک وقت فاقہ کے بعد کھانا میسر ہوا۔ والد محترم، میں اور حسین کھا چکے تھے، والدہ ماجدہ نے ابھی کھانا تھا کہ دروازہ پر ایک سائل نے سوال کیا ''رسول اللہ ﷺ کی بیٹی پر سلام ہو، میں دو وقت کا بھوکا ہوں'' یہ سن کر والدہ نے مجھ سے فرمایا جاؤ یہ کھانا سائل کو دے آؤ، مجھے تو ایک وقت کا فاقہ ہے اُس نے تو دو وقت سے نہیں کھایا۔

Marfat.com

۲۹ (ذ)...... اُمت محمدیہ کے لیے دعائیں:

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض مرتبہ اپنی والدہ کو شام سے صبح تک عبادت و ریاضت، اللہ کے آگے گریہ وزاری اور نہایت عاجزی سے التجا و دعا کرتے دیکھا مگر میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ دعا میں اپنے واسطے کوئی درخواست کی ہو۔ آپ کی تمام دعائیں حضور ﷺ کی اُمت کی بخشش اور بھلائی کے لیے ہوتیں۔

اگرچہ محترمہ سیدہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی اور بھی بے شمار دعائیں ہیں۔ تاہم یہ دعا مختصر بھی ہے اور جامع بھی اور ہر مرد و زن کے لیے یکساں مفید ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ مردوں کے علاوہ ہماری مائیں اور بہنیں بہو بیٹیاں بھی ادھر اُدھر کے ٹونے ٹوٹکے چھوڑ کر سچے دل سے اور پورے یقین و اعتماد سے اور حضور قلب سے سربسجود ہو کر اگر اس دُعائے فاطمہ کو بارگاہ خداوندی میں نہایت عجز و انکساری سے پیش کریں تو یقیناً انہیں ہر غم اور مصیبت سے نجات مل سکتی ہے۔ خواہ بیماری کی مصیبت ہو یا قرض کی اولاد کی محرومی ہو یا کوئی اور تکلیف اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پیارے محبوب کی تقدس مآب شہزادی طیبہ، طاہرہ، مطہرہ، معظمہ سیدہ فاطمۃ الزہرا کے صدقے سے تمام مصائب کو دور فرما کر دونوں جہان کی راحتیں عطا فرمائے گا۔ یہ دعا مقام ولایت عظمٰی پر فائز اولیائے کرام کے لیے بھی لاجواب اور مجرب ہے۔ دعا یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبعَ وَرَبَّ الْاَرضِ وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. رَبَّنَا وَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقِ الْحَبِّ وَ النَّوٰی مُنْزِلَ التَّورَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَ الْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدُکَ شَیْءٌ وَ اَنْتَ ظَاھِرُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ قُوَّتَکَ شَیْءٍ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٍ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنُ وَاغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ"

Marfat.com

(مسلم شریف ۔ نزہۃ المجالس صفحہ ۲۲۴ ۔ البتول صفحہ ۱۷۱ از صائم چشتی)

آپ نے دُعائے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ملاحظہ فرمائی اور یہ بھی پڑھا کہ جب آپ بارگاہِ صمدیت میں حاضر ہوتیں تو آپ کا جسمِ انور پر لرزہ طاری ہو جاتا اور آنکھوں میں اشکوں کا سیلاب آجاتا۔ پھر جب اس سخت ریاضت و عبادت کے بعد بارگاہِ خداوندی میں دعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتیں تو اپنی ذات کے لیے، اپنے بچوں کے لیے اور اپنے خاندان کے لیے کوئی سوال نہ کرتیں۔ آپ اگر خداوند قدوس کے دربارِ اقدس سے کچھ طلب فرماتیں تو وہ صرف یہ ہوتا کہ الٰہی میرے ابا جان کی اُمت پر رحم فرما۔ ہماری گنہگار اُمت کو بخش دے۔ یااللہ! فاطمہ کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھ لے اور قیامت کے دن میرے ابا جان کی اُمت کو رُسوا نہ کرنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّدہ کھانا پکانے کی حالت میں بھی تلاوت قرآن کرتی رہتی تھیں۔ نبی کریم ﷺ جب نماز کے لیے تشریف لاتے اور راستے میں سیّدہ کے مکان کے پاس سے گزرتے اور گھر سے چکّی چلنے کی آواز سنتے تو نہایت درد و محبت کے ساتھ ربُّ العزت کی بارگاہ میں دُعا کرتے ''یاارحم الراحمین! فاطمہ کو ریاضت و قناعت کی جزائے خیر عطا فرما اور اُسے حالتِ فقر میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرما۔''

۲۹ (س)...... چکّی خود بخود چل رہی تھی:

حضرت اُم ایمن فرماتی ہیں کہ رمضان شریف کے مہینے میں دوپہر کا وقت تھا، نہایت شدّت کی گرمی پڑ رہی تھی، میں سیّدہ کے مکان پر حاضر ہوئی، دروازہ بند تھا اور چکّی چلنے کی آواز آرہی تھی، میں نے روزن سے جھانک کر دیکھا کہ سیّدہ تو چکّی کے پاس سو رہی تھیں اور چکّی خود بخود چل رہی تھی اور پاس ہی حسنین کریمین کا گہوارہ بھی خود بخود ہل رہا تھا۔ یہ دیکھ کر میں بہت حیران ہوئی اور اُسی وقت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان کیا۔ محمد عربی ﷺ نے فرمایا ''اس شدّت کی گرمی

Marfat.com

میں فاطمہ روزے سے ہے، پروردگارِ عالم نے فاطمہ پر نیند غالب کردی تاکہ اُسے گرمی کی شدّت اور تشنگی محسوس نہ ہو اور ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ فاطمہ کا کام سرانجام دیں"۔ (سبحان اللہ)

وہ خاتونِ جناں معصوم حوریں باندیاں جن کی
مَلک جنت سے آکر پیستے تھے چکّیاں جن کی

۲۹(ش)...... فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس ﷺ نے صحابہ سے دریافت فرمایا "عورت کے لیے کون سی چیز بہتر ہے"۔ تمام صحابہ خاموش رہے۔ میں نے سیّدہ فاطمہ کے پاس آکر اس بارے میں پوچھا تو سیّدہ نے فرمایا "نہ وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ مرد اُن کو دیکھیں"۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ کا جواب حضورِ اکرم ﷺ سے عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے"۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پردے کی سخت پابند تھیں اور شرم و حیا کا مجسمہ تھیں۔ آپ کی شرم و حیا کا پاس خداوند ستار کو بھی ہے۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ اے حشر کے میدان میں جمع ہونے والو، اپنی نگاہیں نیچی کرلو یہاں تک کہ فاطمہ بنت محمد ﷺ گزر جائیں۔ چنانچہ سیّدہ بتول ستّر ہزار حوروں کے ساتھ بجلی کی طرح گزر جائیں گی۔"

۲۹(ص)...... محمد عربی ﷺ کی مغفرتِ اُمت کے لیے اشک باری اور سیّدہ بتول کی فکرِ اُمت:

جب سورۂ مریم کی آیات ۷۱، ۷۲ "وَاِنۡ مِّنۡكُمۡ .... فِيۡهَا جِثِيًّا" (تم میں سے ہر ایک کو پُل صراط پر وارد ہونا ہے) نازل ہوئیں تو اُمت کے غم خوار حبیبِ کردگار، رحمتِ عالمیان ﷺ کو فکرِ اُمت دامن گیر ہوئی۔ آپ ﷺ مدینہ کے قریب ایک

Marfat.com

پہاڑ جبل سلاح پر واقع ''غار سجدہ'' میں تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں گریہ وزاری شروع کر دی۔ صحابہ کرام آپ کو تلاش کرتے ہوئے اُس غار تک پہنچے۔ صحابہ کی انتہائی کوششوں کے باوجود آپﷺ کا گریہ نہ تھا۔ پھر صحابہ نے باہم مشورہ سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو سیّدہ بتول کی بارگاہ میں بھیجا۔ جنابہ سیّدہ تشریف لائیں اور والدِ محترم کی اشکباری دیکھ کر مغموم ہوگئیں۔ سبب دریافت کیا۔ رسولِ خداﷺ نے فرمایا مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے جس نے مجھے فکرِ اُمت میں غمگین کر دیا۔ جب تک بارگاہِ الٰہی سے اس بارے میں کوئی واضح ارشاد نہیں آجاتا، میں سجدے سے سر نہ اُٹھاؤں گا۔ جنابہ سیّدہ بتول نے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت علی اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو بلوایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا ''کیا آپ اپنی جان ابا جان کی اُمت کے بوڑھوں پر نچھاور کرتے ہیں'' انہوں نے فرمایا ''ہاں''۔ سیّدہ بتول نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا ''کیا آپ اپنی جان اس اُمت کے جوانوں پر فدا کرتے ہیں'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ہاں''۔ سیّدہ نے حسنین کریمین سے کہا ''کیا تم اپنے نانا جان کی اُمت کے بچوں پر اپنی جان فدا کرتے ہو'' انہوں نے کہا ''ہاں''۔ پھر آپ نے بارگاہِ ایزدی میں عرض کیا ''یا اللہ! میں اپنے بابا جان کی اُمت کی عورتوں پر فدا ہوتی ہوں، تُو میرے بابا جان کی اُمت کو بخش دے''۔ یہ فرما کر آپ نے سجدہ میں سر رکھ دیا اور گریہ وزاری کرنے لگیں۔ اللہ عزّ وجل نے جبرائیل علیہ السلام کو فوراً بھیجا۔ جبرائیل امین نے آکر بارگاہِ نبوت میں حق تعالیٰ کا سلام پیش کیا اور کہا کہ حق تعالیٰ جل شانہٗ فرماتے ہیں کہ میں آپ کی اُمت کے ساتھ ایسا ہی کروں گا جیسا فاطمہ چاہیں گی۔ سبحان اللہ سیّدہ بتول کی یہ شان۔ یہ بشارت سُن کر رسول اللہﷺ مسرور ہو گئے۔

۲۹ (ض)...... ''بیٹی تم میری اُمت کی سلطان الفقراء ہو'':

Marfat.com

سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سیّدہ خاتونِ جنت کے دولت کدہ پر تشریف لے گئے۔ دستک دی تو سیّدہ نے اندر سے فرمایا ''ابا جان اندر نہ آئیں کہ میرے جسم پر اتنا کپڑا نہیں ہے جس سے مکمل طور پر ستر پوشی ہو سکے''۔ سرکارِ دو جہاں ﷺ نے اپنی چادر مبارک اندر پھینکی اور سیّدہ خاتونِ جنت نے اپنا جسم مبارک ڈھانپ لیا تو آپ ﷺ اپنی لاڈلی بیٹی کے گھر میں داخل ہوئے۔ صاحبزادی کے غربت و افلاس اور فقر و فاقہ کو دیکھ کر بے تاب ہو گئے اور فرمایا ''فاطمہ! اگر تُو چاہے تو میں تیرے مکان کے دَر و دیوار سونے کے بنا دوں کہ تیرے تمام آلام کا خاتمہ ہو جائے''۔ سیدہ فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''میں اسی حال میں راضی اور خوش ہوں کہ فقر و فاقہ میں مجھے خدا کے قرب و محبت کی خوشبو محسوس ہوتی ہے''۔ رسول اللہ ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا ''بیٹی تُو میری اُمت کی سلطان الفقرا ہے اور تجھے میری وراثت مبارک ہو۔''

۲۹ (ط)...... سیّد الشہدا امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی کے عوض اُمتِ محمد ﷺ کی بخشش:

صوفیا فرماتے ہیں کہ بروزِ حشر آخر میں جنابہ سیّدہ فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا، اللہ عزّ وجل سے اپنے لاڈلے فرزند، سیّد الشہدا امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا قصاص طلب کریں گی اور عرض کریں گی کہ میرے فرزند نے محض تیری رضا و خوشنودی کے لیے جو عظیم قربانی دی، اس کے عوض میں میرے بابا جان کی اُمت کو بخش دے۔ اللہ عزّ وجل، سیّد الشہدا امام حسین رضی اللہ عنہ کی اس عظیم قربانی کے عوض اور جگر گوشہ رسول ﷺ، سیّدہ زہرا بتول کی رضا و خوشنودی کے لیے پوری اُمت کی مغفرت فرما دیں گے۔ سبحان اللہ، ہزاروں جانیں سیّدہ پر قربان ہوں کہ جنہیں اپنے

Marfat.com

والدگرامی کی طرح بروزِ حشر، ہم غلاموں کی فکر دامن گیر ہوگی۔ ایسی مہربان ہستی کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اُن سے جتنی بھی محبت، ان کا ادب و احترام کیا جائے کم ہے۔ جنہوں نے مغفرتِ اُمت کی خاطر اپنے جگر گوشہ کو راہِ حق میں قربان کردیا۔ ہم پر لازم ہے کہ ایسی شفیق و مہربان ہستی کی محبت کو اپنا سرمایۂ حیات بنائیں۔ کثرت سے آپ کا ذکرِ خیر کیا جائے اور آپ کی بارگاہ میں درود وسلام کے نذرانے پیش کیے جائیں کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رضا میں رضائے رسول ﷺ و رضائے الٰہی ہے۔

۲۹ (ظ)...... حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو تو کیا، اُن کی صاحبزادی کو بھی نہیں دیکھا (اُن کی حقیقت نہ جان سکے):

سیّدہ بتول، طاہرہ، راضیہ، ذاکیہ، زھرا، رسول اللہ ﷺ کے جملہ اوصاف سے متصف، حضور ﷺ کا مظہر اتم، حضور ﷺ کا جگر گوشہ، حضور ﷺ کی رُوح اور حضور انور ﷺ کا قلب تھیں۔ اُس آئینہ ذات مصطفیٰ ﷺ پر ہر اُس تجلّی، حقیقت اور اسرار و رموز کا ظہور ہوتا جو نبی کریم ﷺ پر وارد ہوتی تھیں۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے اور صوفیاء سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد حسب وصیت، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضور اقدس ﷺ کا جُبہ مبارک لے کر حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یمن گئے۔ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم ﷺ کا سلام پہنچایا، جُبہ مبارک پیش کیا اور حضور ﷺ کی اُمت کے حق میں دُعا کے لیے کہا۔ گفتگو کے دوران حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے بظاہر نبی رحمت ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل نہ کیا تھا، آپ ﷺ کے جسم ظاہری کے بارے میں چند سوال کیے تو دونوں صحابہ جواب نہ دے سکے۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''آپ لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کو تو کیا، اب تک اُن کی صاحبزادی کو بھی نہیں

Marfat.com

دیکھا (یعنی اُن کی حقیقت پر مطلع نہ ہو سکے) واپسی پر اس بات کا تذکرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو سیّدہ نے فرمایا "اویس نے سچ کہا کہ آپ نے ہمیں ظاہراً تو دیکھا ہے لیکن حقیقت اور باطن پر مطلع نہ ہو سکے اور اگر آپ حقیقت جاننا چاہیں تو یہ کلام پڑھیں"۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ باطنی کلام پڑھا تو سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی ذاتِ مقدسہ میں ایسی زبردست خدائی تجلّی کا مشاہدہ کیا کہ تاب نہ لا سکے اور بے ہوش ہو گئے۔

۲۹ (ع)...... اُمتِ محمد ﷺ کی پہلی سلطان الفقراء:

رسالہ روحی میں سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نورِ ذات نے نقاب میم پہن کر صورتِ احمدی اختیار کی اور سات بار اپنی ذات میں جُنبش کھائی جس سے سات ارواحِ فقراء باصفا، فنا فی اللہ، بقا باللہ، آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ستّر ہزار سال قبل پیدا ہوئیں۔ ان فقراء نے ازل سے ابد تک بجز ذاتِ حق، کسی کو نہیں دیکھا اور ماسویٰ اللہ کبھی نہیں سُنا۔ انہیں حریم کبریاء کے دائمی سمندر میں وصالِ لازوال حاصل ہے۔ انہیں حیاتِ ابدی اور عزتِ سرمدی کا تاج حاصل ہے۔ موسیٰ علیہ السلام جس تجلّی کی چمک سے بے ہوش ہو گئے تھے اور کوہِ طور ریزہ ریزہ ہو گیا تھا، ہر لمحہ ایسی ستّر ہزار تجلّیاتِ ذاتی اُن فقراء پر وارد ہوتی ہیں اور وہ دَم نہیں مارتے، نہ آہ کھینچتے ہیں بلکہ ھل من مزید کہتے ہیں۔ یہ ساتوں سلطان الفقراء اور سیّدالکونین ہیں۔ ان میں ایک رُوح خاتونِ جنت سیّدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی ہے جو اس اُمت کی پہلی سلطان الفقراء ہیں۔

۲۹ (غ)...... سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اس اُمت کی بلکہ تمام اُمتوں میں پہلی خاتون قطب الاقطاب یا غوث ہیں:

بعض صوفیاء کے مطابق، نبی کریم ﷺ کے وصال ظاہری کے بعد بظاہر سیّدہ

Marfat.com

فاطمہ رضی اللہ عنہا چھ ماہ تک علیل رہیں مگر درحقیقت آپ ان دنوں میں غوث کی ڈیوٹی سرانجام دے رہی تھیں۔ اس اعتبار سے آپ اس اُمت کی بلکہ تمام اُمتوں میں پہلی خاتون ہیں، جنہوں نے قطب الاقطاب یا غوثِ وقت کا منصب سنبھالا اور غوث اپنے وقت میں خلیفۃ اللہ فی الارض ہوتا ہے۔ زمام حکومت اس کے اختیار میں ہوتی ہے اور نظام عالم اس کے دَم قدم سے چلتا ہے۔ وہ نظام عالم کی تدبیر کرتا ہے۔ عالم کے ذرّہ ذرّہ پر اس کی نگاہ ہوتی ہے اور کوئی شے یا کوئی امر اُس کے قبضہ و اختیار سے باہر نہیں ہوتا۔ افسوس سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت کا دعویٰ کرنے والے گستاخ اور گمراہ فرقے نے سیّدہ کی شان کو نہ سمجھا۔ باغ فدک کے مسئلہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ناراضگی کی تہمت آپ پر لگائی اور اس طرح سیّدۃ النساء اور خاتونِ جنت کی تحقیر کی۔ جن کے قبضۂ قدرت میں سارا نظامِ عالم ہو، جو تمام عالمین کی عورتوں اور جنت کی عورتوں کی سردار ہوں، جن کے صاحبزادگان تمام جوانانِ جنت کے سردار ہوں، جن کے شوہر نامدار سارے ولیوں کے سردار ہوں، جن کے والد گرامی تمام انبیاء و مرسلین کے سردار ہوں اور جن کے نام لیوا محض اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے لیے کسی سے راضی یا ناراض ہوتے ہوں، ایسی عظیم ہستی مقدسہ معمولی سے باغ فدک کے لیے یارِ غارِ رسول ﷺ سے ناراض ہوں، سمجھ سے بالاتر ہے۔

قارئین کرام، ہم نے سیّدۃ النساء العالمین کی جتنی بھی خوبیاں اور فضائل، آپ کے فائدے کے لیے بیان کیے اُن میں سے زیادہ تر فضائل و مراتب، جناب احمد حسن قادری کی تالیف ''علمائے اہل سنت کی منتخب تقریریں'' (حصّہ دوم) سے ماخوذ ہیں۔

۳۰......سیّدۃ النساء سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خصوصیات:

(الف)...... نبی کریم ﷺ کی صاحبزادیوں میں صرف سیّدہ فاطمہ رضی اللہ

Marfat.com

عنہا کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اُن سے آپ ﷺ کی نسل باقی رہی۔

(ب)...... امام ذہبی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تعریف یوں کی ہے کہ وہ ایک صابرہ، دیندار اور بھلائی کے کام کرنے والی، قناعت پسند، اللہ عزّ وجل کا شکر اَدا کرنے والی خاتون تھیں اور اللہ کے پیارے نبی ﷺ اُن کا بہت اکرام فرماتے تھے۔

(ج)......سیّدہ بچپن ہی سے نہایت متین اور تنہائی پسند تھیں۔ نہ کبھی کھیل کود میں حصّہ لیتیں اور نہ گھر سے کبھی قدم باہر نکالا۔ ہمیشہ والدہ ماجدہ کے پاس بیٹھی رہتیں۔ دُنیا کی نمودونمائش سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ ایک مرتبہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے کسی عزیز کی شادی تھی۔ اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے سیّدہ فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لیے عمدہ کپڑے اور زیورات بنوائے۔ جب شادی میں جانے کا وقت قریب آیا تو سیّدہ نے یہ قیمتی کپڑے اور زیورات پہننے سے صاف انکار کردیا اور نہایت ہی سادہ حالت میں شادی کی محفل میں شرکت کی۔ گویا بچپن ہی سے اُن کی حرکات وسکنات سے خدا دوستی اور استغنا کا اظہار ہوتا تھا۔

(د)...... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حلیہ مبارک، جناب رسالت مآب ﷺ سے ملتا جلتا تھا، اسی لیے ''زاکیہ'' کے لقب سے مشہور ہوئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو، لب ولہجہ اور نشست وبرخاست کا طریقہ بالکل نبی کریم ﷺ کی طرح تھا (صحیح ترمذی، ص۶۳۶) اور رفتار بھی بالکل نبی کریم ﷺ کی رفتار کی طرح تھی (بخاری، ج۲، ص۹۳۰)

(ذ)...... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رفتاروگفتار اور عادات وخصائل میں نبی کریم ﷺ کا نمونہ تھیں۔ وہ نہایت متقی، صابر، قانع اور دِین دار خاتون تھیں۔ گھر کے کام کاج خود کرتی تھیں۔ چکّی پیستے پیستے ہاتھوں میں چھالے پڑجاتے۔ گھر میں جھاڑو

Marfat.com

دینے اور چولہا پھونکنے سے کپڑے میلے ہوجاتے تھے، لیکن آپ کے ماتھے پر بَل نہ آتا۔ گھر کے کاموں کے علاوہ کثرت سے عبادت کرتی تھیں۔ شوہرِ نامدار جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ سلطان الفقراء تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بھی فقروفاقہ میں اُن کا پورا پورا ساتھ دیا۔ سرکارعلیہ السلام جلیل القدر شہنشاہِ عرب بلکہ شہنشاہِ دوجہاں ہیں لیکن داماد اور بیٹی پر کئی کئی دن فاقے کے گزرجاتے تھے اور یہ فقروفاقہ اختیاری تھا۔

(س)...... ایک دن دونوں میاں بیوی آٹھ دن سے بھوکے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کہیں سے مزدوری میں ایک درہم مل گیا۔ رات کے وقت ایک درہم کے جَو (اناج) کہیں سے خرید کر لائے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ہنسی خوشی اپنے نامدار شوہر کا استقبال کیا۔ جَو لے کر پیسے۔ روٹی پکائی اور حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کو کھانے کے لیے پیش کردی۔ جب وہ کھاچکے تو خود کھانے بیٹھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''اس وقت مجھے، حضور سیّدِ دوعالم ﷺ کا یہ ارشاد یاد آگیا کہ فاطمہ دُنیا کی بہترین عورت ہے۔''

۳۱...... سلطان الفقراء و اولیاء سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی کرامات:

حضراتِ گرامی، سلطان الفقراء و اولیاء سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی کرامات کی تفصیلات دستیاب نہیں ہیں۔ چند کرامات درج ذیل ہیں:

۳۱(الف)...... آئتِ کرامت:

فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُo

(البقرہ۔آیت:۳۷)

''پھر سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ تعالیٰ نے اُس

Marfat.com

کی توبہ قبول کی۔ بیشک وہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔"

مندرجہ بالا آیت کریمہ کی تفسیر فرماتے ہوئے جگر گوشہ رسول ﷺ، سیّدنا امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ سیّدنا آدم علیہ السلام اور جنابہ حوّا سلام اللہ علیہا جنت میں تشریف فرما تھے کہ اُن کے پاس جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور اُن دونوں کو زر وسیم کے بنے ہوئے ایک محل میں لے گئے۔ وہاں ایک یاقوت کا تخت بچھا ہوا تھا اور اُس پر ایک نور کا قُبہ رکھا ہوا تھا۔ اُس قبہ میں ایک نورانی صورت تھی جس کے سر پر تاج اور کانوں میں مروارید کے گوشوارے اور گردن میں نور کا گلوبند تھا۔ دونوں نے اُس نورِ عظیم کو دیکھا تو اس قدر متعجب و متحیّر ہوگئے کہ ایک دوسرے کو بھول گئے اور پوچھنے لگے کہ یہ کس کی صورت ہے۔ ارشاد ہوا یہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا ہیں اور تاج ان کے والد گرامی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور گلوبند اُن کے شوہر جناب علی مرتضٰی ہیں اور مروارید کے گوشوارے اُن کے صاحبزادے جنابِ حسن و حسین علیہم السلام ہیں۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام نے قُبہ کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا تو اُس میں پانچ نام نور سے ترتیب وار اس طرح لکھے ہوئے تھے:

میں محمود ہوں یہ محمد ﷺ ہیں	انا المحمود و هذا محمّد ﷺ
میں اعلیٰ ہوں یہ علی ہیں	انا الاعلیٰ و هذا علی
میں فاطر ہوں یہ فاطمہ ہیں	انا الفاطر و هذهِ الفاطمه
میں محسن ہوں یہ حسن ہے	انا المحسن وهذا الحسن
مجھ سے احسان ہے اور یہ حُسین ہیں	احسان المنّی وهذا حسین

پھر جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا "اے آدم علیہ السلام! آپ ان ناموں کو یاد فرمالیں، کیونکہ آپ کو اُن کی ضرورت ہوگی"۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت الفردوس کی نور نیّر فضاؤں کو چھوڑ کر زمین پر آنا پڑا تو تین سو برس تک روتے

Marfat.com

رہے۔ بالآخر ان مقدس اسماء عالیہ کے وسیلہ سے دُعا کی اور کہا ''یااللہ! بحق محمد مصطفےٰ ﷺ وعلی و فاطمہ وحسن وحسین یااعلیٰ و فاطروحسن مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔''

حضرت آدم علیہ السلام یہ دُعا مانگ ہی رہے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حاضر ہوکر خدا تعالیٰ کا سلام کہا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''اے آدم! اگر آپ نے اس وسیلہ سے اپنی تمام اولاد کی بخشش طلب کی ہوتی تو ہم بخش دیتے۔''

(البتول، از صائم چشتی، بحوالہ نزہتہ المجالس، ج ۲، ص ۲۳۲)

۳۱(ب)...... برکت والی سینی:

سیّدہ بتول کی کرامتوں میں سے ایک کرامت یہ بھی ہے کہ ایک دن ایک بوٹی اور دو روٹیاں لے کر بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئیں۔ رحمت عالم ﷺ نے اپنی پیاری صاحبزادی کے اس تحفے کو قبول فرما کر ارشاد فرمایا کہ اے لختِ جگر! تم اس سینی کو اپنے ہی گھر میں لے چلو۔ پھر خود حضور سیّد دوعالم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر رونق افروز ہوکر اس سینی کو کھولا تو گھر کے تمام افراد یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''اِنّی لکِ ھٰذا؟'' اے بیٹی یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''ھو من عندِاللہ من یشاء بغیر حساب'' یہ اللہ کی طرف سے آیا ہے، وہ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔

پھر حضور اقدس ﷺ نے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حضرت امام حسن و حضرت امام حسین اور دوسرے اہل بیت رضی اللہ عنہم کو جمع فرما کر سب کے ساتھ سینی میں سے کھانا تناول فرمایا۔ پھر بھی اس کھانے میں اس قدر حیرت ناک اور تعجب خیز برکت ظاہر ہوئی کہ سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی رہ گئی اور اس کو حضرت

Marfat.com

بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے پڑوسیوں اور دوسرے مسکینوں کو کھلایا۔

(کرامات، رُوح البیان، آلِ عمران، ص ۳۲۳)

قارئین کرام، اس کرامت کا ذکر پچھلے صفحات میں ''جنت کا کھانا'' کے عنوان سے آچکا ہے۔

۳۱ (ج)......شاہی دعوت:

روایت ہے کہ ایک روز حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے شہنشاہِ مدینہ، حضور نبی کریم ﷺ کی دعوت کی۔ جب دونوں عالم کے میزبان، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان پر رونق افروز ہوئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ کے قدموں کو گننے لگے اور عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میری تمنا ہے کہ آپ کے ایک ایک قدم کے عوض میں آپ کی تعظیم وتکریم کے لیے ایک ایک غلام آزاد کروں'' چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان تک جس قدر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم پڑے تھے، انہوں نے اُتنی ہی تعداد میں غلام خرید کر آزاد کر دیے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس دعوت سے متاثر ہو کر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا ''اے فاطمہ! آج میرے دِینی بھائی حضرت عثمان غنی نے حضور اکرم ﷺ کی بڑی شان دار دعوت کی ہے اور آقا ﷺ کے ہر ہر قدم کے بدلے ایک ایک غلام آزاد کیا ہے۔ میری بھی تمنا ہے کہ کاش، ہم بھی حضور ﷺ کی اسی طرح شان دار دعوت کریں''۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر نامدار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس جذبہ شوق سے متاثر ہو کر کہا ''بہت اچھا''۔ جایئے آپ بھی سرورِ کائنات ﷺ کو اسی قسم کی دعوت دے آئیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے گھر میں بھی اسی قسم کا سارا بندوبست ہو جائے گا۔''

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر دعوتِ طعام دی اور شہنشاہِ دوعالم ﷺ اپنے صحابہ کرام کی ایک کثیر جماعت کو ساتھ لے کر اپنی پیاری بیٹی کے گھر میں تشریف فرما ہوئے۔ حضرت سیّدہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا خلوت میں تشریف لے جاکر خداوندقدوس کی بارگاہ میں سربسجود ہوگئیں اور یہ دُعا مانگی:

''یا اللہ! تیری بندی فاطمہ نے تیرے محبوب اور محبوب کے اصحاب کی دعوت کی ہے۔ تیری بندی کا صرف تجھ پر بھروسا ہے لہٰذا اے میرے رب! تُو آج میری لاج رکھ لے اور اس دعوت کے کھانوں کا عالم غیب سے انتظام فرما۔''

یہ دُعا مانگ کر حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھادیا۔ خداوند تعالیٰ کا دریائے کرم ایک دَم جوش میں آگیا اور اُس رازقِ مطلق نے دَم زدن میں ان ہانڈیوں کو جنت کے کھانوں سے بھردیا۔ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان ہانڈیوں میں سے کھانا نکالنا شروع کردیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے صحابہ کرام کے ساتھ کھانا کھانے سے فارغ ہوگئے، لیکن خدا کی شان کہ ہانڈیوں میں سے کھانا کچھ بھی کم نہ ہوا اور صحابہ کرام ان کھانوں کی خوشبو اور لذّت سے حیران رہ گئے۔

حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو متعجب دیکھ کر فرمایا کہ ''کیا تم لوگ جانتے ہو یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا ''حضور ﷺ نہیں!'' آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''یہ کھانا اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کے لیے جنت سے بھیجا ہے۔''

پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گوشۂ تنہائی میں جاکر بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہوگئیں اور یہ دُعا مانگی ''یا اللہ! حضرت عثمان نے تیرے محبوب کی ایک ایک قدم کے عوض ایک ایک غلام آزاد کیا ہے، لیکن تیری بندی فاطمہ کو اتنی استطاعت نہیں ہے۔ اے خداوندا! جہاں تُو نے میری خاطر جنت سے کھانا بھیج کر میری لاج رکھ لی ہے، وہاں تُو

Marfat.com

اس بندی کی خاطر اپنے محبوب کے ان قدموں کے برابر جتنے قدم چل کر میرے گھر تشریف لائے ہیں، اپنے محبوب کی اُمت کے گناہ گاروں کو جہنم سے آزاد فرمادے۔"

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جوں ہی اس دُعا سے فارغ ہوئیں، ایک دم ناگہاں، حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ بشارت لے کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے کہ "یارسول اللہ ﷺ! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دُعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے آپ کے ہر ہر قدم کے بدلے میں ایک ایک ہزار گناہ گاروں کو جہنم سے آزاد کردیا۔"

(جامع المعجزات مصری، ص ۶۵، بحوالہ سچی حکایات)

۳۱(د)...... قدرت اللہ شہاب نے کہا "اے سیّدہ! حضور اکرم ﷺ آپ کی ہر بات مانتے ہیں۔ میرے حق میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں سفارش کریں":

"شہاب نامہ" میں قدرت اللہ شہاب اپنا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ کسی مسجد میں نمازِ جمعہ پڑھنے گئے۔ امام صاحب سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب بیان فرمارہے تھے اور بتارہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ کو ان کی خوشنودی و دل جوئی اس قدر عزیز تھی کہ سیّدہ کی کسی بات کو رَد نہ فرماتے اور اگر صحابہ کو حضور اکرم ﷺ سے کوئی بات منوانی ہوتی تو وہ جنابہ سیّدہ بتول کے ذریعے سفارش کرواتے۔ امام صاحب کے اس وعظ کا قدرت اللہ شہاب پر بہت اثر ہوا اور ایک کیفیت طاری ہوگئی۔ نماز سے فراغت کے بعد لوگ مسجد سے چلے گئے مگر یہ دیر تک نوافل پڑھتے رہے پھر ان نوافل کے ثواب کو سیّدہ بتول کی بارگاہ میں ہدیہ کرکے عرض گزار ہوئے کہ "اے سیّدہ! حضور ﷺ آپ کی ہر بات مانتے ہیں، کاش کہ آپ میرے حق میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں سفارش کریں کہ حضور ﷺ مجھے رُوحانی سلسلے میں

Marfat.com

اویسی طور پر قبول فرمالیں اور منازل و مراتب طے کروادیں"۔ چند روز بعد آپ اس کو بھول گئے۔ اس واقعہ کے پندرہ دن بعد آپ کو جرمنی سے آپ کی بھابی کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط ملا۔ اُن کی بھابی جرمن خاتون تھیں اور مشرف با اسلام ہوکر نماز روزے کی پابند تھیں۔ انگریزی میں لکھے ہوئے اس خط میں تحریر تھا کہ "میری بڑی خوش نصیبی ہے کہ گذشتہ رات مجھے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خواب میں زیارت ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اپنے بھائی قدرت اللہ شہاب کو لکھ دو کہ میں نے اُن کی درخواست حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں پیش کردی ہے اور حضور اکرم ﷺ نے اپنے کرم سے اُسے قبول فرمالیا ہے"۔ قدرت اللہ شہاب فرماتے ہیں کہ خط میں یہ پڑھ کر مجھ پر سرور و انبساط کی ایسی کیفیت طاری ہوگئی جو بیان سے باہر ہے۔ اس واقعے کا میرے علاوہ کسی اور کو علم نہ تھا اور میں یہ سوچ سوچ کر مست ہوا جاتا تھا کہ ایسی عظیم ہستی کی بارگاہ میں میرا تذکرہ ہوا اور مجھ حقیر کی یہ عرضداشت حضور انور ﷺ کی بارگاہ میں قبول ہوگئی۔ فرماتے ہیں انبساط کی یہ کیفیت مجھ پر تین دن تک طاری رہی۔ پھر مجھے اچھے اچھے خواب نظر آنے لگے۔ خواب میں مقاماتِ مقدسہ اور بزرگوں کی زیارت ہونے لگی۔ پھر میری تربیت کے لیے ایک عجیب و غریب ذریعہ بن گیا جس کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے میں بتدریج رُوحانی منازل و مقامات طے کرتا گیا۔

جس طرح رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں کسی سائل کے لیے "لا" انکار نہیں کہ حق تعالیٰ کا حکم ہے "واما السائل فلا تنھر" اور کسی سائل کو آپ "لا" نہ کہیں، اسی طرح حضور اقدس ﷺ کی مظہرِ اتم، سیّدہ خاتونِ جنت کی بارگاہ میں بھی کسی سائل کے حق میں "لا" نہیں۔

Marfat.com

۳۲...... افضل کون:

تاجدارِ انبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فاطمۃ الزہرا دونوں جہان کی عورتوں کی سردار ہیں۔ ایک جگہ فرمایا کہ فاطمہ جنّت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ سرکارِ دوعالم ﷺ کے ان ارشادات گرامی سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ دُنیا کی کوئی بھی عورت ہو جنابہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شان ان تمام عورتوں سے افضل ہے اور ارفع و اعلیٰ ہے۔ بعض علماء نے اس سے اختلاف بھی کیا ہے مگر اہل سنّت کے محقق علماء کا مذہب یہی ہے کہ جنابہ سیّدہ ہر عورت سے افضل ہیں، حتیٰ کہ اپنی والدہ مکرمہ جنابہ خدیجۃ الکبریٰ اور محبوبہِ محبوب ربُّ العالمین ﷺ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی افضل ہیں۔

۳۲ (الف)...... علماء نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی افضلیت کے بارے میں بھی اختلاف کیا ہے اور بالآخر یہ ترتیب بتائی گئی کہ تمام جہان کی عورتوں سے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں اور جنابہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جنابہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا افضل ہیں اور جنابہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ سے جنابہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا افضل ہیں۔ گویا دُنیا کی کوئی بھی عورت ایسی نہیں جس پر سیّدۃ النساء العالمین، شہزادی رحمۃ للعالمین ﷺ، سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی فضیلت قائم نہ ہو۔ چنانچہ علمائے حقّہ اہل سنّت و جماعت اس مسئلہ کے اثبات میں اپنے خیالات کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں:

۳۲ (ب)...... حضرت خدیجہ و حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما:

اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سب سے افضل ہیں مگر اُن کی آپس میں افضلیت کا اختلاف ہے اور درست یہی ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں۔ اس کا ثبوت علماء کرام کے نزدیک

Marfat.com

یہ ہے کہ حضرت خدیجہ کا ذکر کرنے پر اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ اُس کا ذکر کیوں کرتے رہتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُس کا بہتر بدلہ دے دیا ہے۔ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں! خدا کی قسم مجھے اس سے بہتر بدلہ نہیں ملا اور فرمایا خدیجہ مجھ پر اُس وقت ایمان لائیں جب لوگوں نے کفر کیا۔ خدیجہ نے اُس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا۔ خدیجہ نے مجھے اس وقت اپنا مال دیا جب لوگوں نے مجھے مال خرچ کرنے سے روکا۔

(مواہب الدنیہ، ج اوّل اُردو، ص ۴۸۷۔ انوارِ محمدیہ، ص ۱۵۰)

۳۲ (ت)...... حضرت فاطمہ و خدیجہ رضی اللہ عنہما:

اور پھر حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر حضرت فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے متعلق فرمایا کہ جنابہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو افضلیت حاصل ہے اور حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے حضرت فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا افضل ہیں کیونکہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ اس کے بعد علماء فرماتے ہیں چونکہ سیّدہ فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضور انور ﷺ کا ٹکڑا ہیں، اس لیے کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کے ٹکڑے سے افضل نہیں ہوسکتا اور اس پر امام الانبیاء کا یہ فرمان شاہد ہے کہ "فاطمتہ الزہرا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔"

جب امام تاج الدین سبکی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا یہی دین اختیار کیا کہ حضرت فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا سب سے افضل ہیں۔ اُن کے بعد حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا افضل ہیں اور اُن کے بعد جنابہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں۔

پڑھنے والوں سے التجا ہے کہ اگر ہوسکے تو حوالے کے لیے مواہب الدنیہ کی جلد اوّل، صفحہ ۱۵۰، زرقانی شریف کی جلد اوّل اور انوارِ محمدیہ، صفحہ ۱۵۰ پر عربی متن کا

Marfat.com

مطالعہ کریں۔

۳۲ (ج)...... فاطمہ رضی اللہ عنہا و مریم سلام اللہ علیہا:

بعض روایات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا اگرچہ دُنیا کی تمام عورتوں سے افضل ہیں مگر حضرت مریم علیہ السلام سے افضل نہیں۔ بعض روایات میں ہے کہ حضرت مریم سلام اللہ علیہا اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں۔ ان روایات سے یہ تو ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ حضرت مریم سلام اللہ علیہا، حضرت فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے بھی افضل ہیں۔ تاہم جنابہ مریم سلام اللہ علیہا کی سرداری بھی دیگر عورتوں پر مسلّم ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا، مگر جنابہ فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شان حضرت مریم سلام اللہ علیہا سے بھی ارفع و اعلیٰ اور افضل ہے۔ امام نبہانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب ''اشرف المویّد'' میں فرمایا:

> ''جنابہ سیّدہ فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی افضلیت تمام عورتوں پر ثابت ہے۔ حتیٰ کہ حضرت مریم علیہ السلام پر بھی۔ وہ فرماتے ہیں کہ علمائے محققین کا یہی مذہب ہے اور انہوں نے تصریح فرمائی ہے کہ سیّدہ فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضور انور ﷺ کا ٹکڑا ہیں اور حضور انور ﷺ کے ٹکڑے پر حضرت مریم سلام اللہ علیہا کو بھی افضلیت نہیں دی جاسکتی۔''

ترجمان اہلِ سنّت گشتہ عشقِ رسول، حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمہ اس مقام پر فرماتے ہیں:

مریم از یک نسبتِ عیسیٰ عزیز — از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز
نور چشم رحمت للعالمین — آں امامِ اوّلین و آخرین

Marfat.com

آں کہ در ایں پیکرِ گیتی دمید | روزگارِ تازہ آئیں آفرید
انوے آں تاجدارِ ھل اتیٰ | مرتضیٰ ، مشکل کُشا ، شیرِ خدا
پادشاہ وَ کلبہَ .ایوانِ اُو | یک جسام و یک زرہ سامانِ اُو
مادر آں مرکزِ پُرکار عشق | مادرِ آں کارواں سالارِ عشق
آں یکے شمع شبستانِ حرم | حافظِ جمعیتِ خیرالامم

علامہ اقبال علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت مریم سلام اللہ علیہا صرف اس ایک نسبت سے عزیز ہیں کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں مگر سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تین نسبتوں سے عزت و شرف کی مالک ہیں۔ پہلی نسبت یہ ہے کہ آپ حضور رحمت للعالمین ﷺ، جو امام اوّلین و آخرین ہیں، کی نورِ نظر ہیں۔ وہ رحمتِ عالم جنہوں نے اس کائناتِ عالم کو زندگی عطا فرما کر دستورِ حیات عطا فرمایا۔ دوسری نسبت یہ ہے کہ آپ تاجدارِ ھل اتیٰ سیّدنا شیرِ خدا، مشکل کشا، مولا و مرتضیٰ کی ملکہ ہیں۔ وہ شیرِ خدا جو بادشاہ ہے مگر اُس کا محل جھونپڑی کا ہے۔ جس کی کُل کائنات صرف ایک تلوار، اور ایک ذرّہ پر موقوف ہے۔ تیسری نسبت یہ ہے کہ آپ مرکزِ پُرکار عشق اور قافلہ سالارِ عشق امام حسین علیہ السلام کی والدہ مکرمہ ہیں۔ وہ حسین جو شمع شبستانِ حرم اور اُمتِ مصطفیٰ ﷺ کی جمعیت کا محافظ اور شیرازہ بندی کرنے والا ہے۔

۳۲(ز)...... حضرت حذیفہ یمانی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے کہا کہ مجھے اجازت دیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں۔ پھر آپ کی خدمت میں اپنی اور آپ کی بخشش کی دُعا کی درخواست کروں۔ والدہ سے اجازت لے کر میں آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ مغرب و عشاء کی نمازیں آپ کے ساتھ اَدا کیں۔ جب آپ فارغ ہو کر چلے تو میں آپ کے پیچھے پیچھے چلا۔ آپ نے میرے قدموں کی آہٹ سُن کر فرمایا ''کیا تُو حذیفہ ہے؟'' میں نے عرض

Marfat.com

کیا "ہاں" فرمایا "تجھے کیا حاجت ہے؟" اور غیب کی خبریں جاننے والے نبی برحق ﷺ نے حضرت حذیفہ کو وہی دُعا دی جس کے لیے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجدِ نبوی میں مغرب وعشاء کی نماز پڑھنے آئے تھے۔ یعنی رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا "اللہ تجھے اور تیری ماں کو بخش دے، یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا، اس نے اپنے پروردگار سے میرے پاس آنے اور مجھے سلام کرنے کی اجازت لی۔ یہ بشارت دے رہا ہے کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔"

۳۲ (س)...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول:

علاوہ ازیں اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خود یہ ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے جنابہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ سے، سوائے اُن کے والد (ﷺ) کے، کسی کو بھی افضل نہیں دیکھا۔ (اشرف المؤید، صفحہ ۱۰۶)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمانِ عالی شان کی روشنی میں واضح ہو جاتا ہے کہ بنتِ رسول ﷺ، جنابہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نہ صرف یہ کہ تمام عورتوں کی سردار ہیں، بلکہ اپنے والد گرامی امام الانبیاء ﷺ کے علاوہ کائنات عالم کے تمام مردوں اور عورتوں سے افضل ہیں اور اس پر بھی یہ دلیل ہے کہ آپ حضور انور ﷺ کا ٹکڑا ہیں اور حضور انور ﷺ کے ٹکڑے سے کوئی بھی افضل نہیں۔

۳۲ (ش)...... علماء و فضلا اور مشائخ کے دلائل:

(الف)...... حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ:

فرماتے ہیں کہ میں جنابہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پر کسی کو بھی فضیلت نہیں دے سکتا، خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

(ب)...... حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ:

Marfat.com

فرماتے ہیں فضیلتِ زہرا رضی اللہ عنہا میں تین قول ہیں مگر صحیح تر اور درست قول یہی ہے کہ جنابہ فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا سب سے افضل ہیں۔

(حاوی فلفتاویٰ للسیوطی، ج ۲، ص ۱۸۶)

(ج)...... شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ:

صحیح مذہب یہی ہے کہ جنابہ سیّدہ فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا سب سے افضل ہیں۔ بعض شافعی اور حنفی علماء، جنابہ عائشہ صدیقہ اور حضرت فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہما کی افضلیت کے بارے میں توقف کرتے ہیں مگر امام مالک اور امام سبکی وغیرہ کا مذہب یہی ہے کہ سیّدہ فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو سب عورتوں پر فضیلت حاصل ہے۔ اور آخر میں شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اپنا عقیدہ بیان فرماتے ہیں کہ حسب ونسب کی پاکیزگی اور طہارت کے لحاظ سے کوئی بھی شخص جنابہ سیّدہ فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا اور جناب حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کی برابری حاصل نہیں کرسکتا۔ (اشعتہ اللمعات، جلد ۲، صفحہ ۶۸۴)

(د)...... بخاری شریف کے حاشیہ پر مرقوم ہے کہ جنابہ فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا سیّدۃ النساء اہل الجنتہ اور طیبہ طاہرہ ہیں اور یہ دلیل ہے کہ آپ تمام عورتوں سے مطلقاً افضل ہیں حتیٰ کہ اپنی والدہ مکرمہ جنابہ خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے بھی۔

(حاشیہ بخاری شریف، جلد اوّل، صفحہ ۵۳۲)

اس کے علاوہ بھی چند دلائل ہیں جن کی رو سے بالآخر علمائے اہل سنّت کے مطابق جنابہ سیّدہ فاطمتہ الزہرا سلطان الفقرا ہی افضل ترین خاتون قرار دی گئی ہیں۔ صاحبِ ذوق حضرات نزہتہ المجالس، جلد ۲، صفحہ ۲۲۶، اشعت اللمعات، جلد ۴، صفحہ ۶۸۴، مسند احمد، جلد ۲، صفحہ ۲۶۔۳۹۲، صورعق محرقہ، صفحہ ۱۵۱ کا مطالعہ فرمائیں۔

(ذ)...... علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ:

Marfat.com

علامہ اقبال علیہ الرحمہ، سلطان الفقرا سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی افضلیت ان شاندار الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

رشتہ آئین حق زنجیر پا است
پاس فرمانِ جنابِ مصطفیٰ ﷺ است
ورنہ گردے تُر تبش گر دیدمے
سجدہ ہا بر خاک او پاشیدمے

"میرے پاؤں میں قانونِ خداوندی کی زنجیر ہے اور رسول اللہ ﷺ کے حکم کا پاس ہے ورنہ (سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ایسی شان ہے کہ) میں سیّدہ بتول کے مزارِ اقدس کا طواف کرتا اور آپ کی قبرِ انور پر سجدے کرتا۔"

(س)......مولف ھذا کی سیّدہ بتول رضی اللہ عنہا سے عقیدت:

سیّدہ کے ان تمام مناقب، فضائل اور خوبیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جو آپ نے پچھلے اوراق میں پڑھیں، اگر ہم حضرت فاطمۃ الزہرا، سلطان الفقرا رضی اللہ عنہا کو حضور انور ﷺ کے بعد عزت واحترام اور اعلیٰ مراتب کی حامل شخصیت مانیں تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے اعلیٰ مراتب ہم سے اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ہم انہیں بعد از محمد مصطفیٰ ﷺ بزرگ کہہ کر یاد کریں۔

(۱) اے سیّدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا! آپ محمد ﷺ کے بعد بزرگ ہیں۔

(۲) اے سیّدتنا زہرہ رضی اللہ عنہا! آپ محمد ﷺ کے بعد بزرگ ہیں۔

(۳) اے سیّدتنا بتول رضی اللہ عنہا! آپ محمد ﷺ کے بعد بزرگ ہیں۔

(۴) اے سیّدتنا زاکیہ رضی اللہ عنہا! آپ محمد ﷺ کے بعد بزرگ ہیں۔

(۵) اے سیّدتنا راضیہ رضی اللہ عنہا! آپ محمد ﷺ کے بعد بزرگ ہیں۔

(۶) اے سیّدتنا طاہرہ رضی اللہ عنہا! آپ محمد ﷺ کے بعد بزرگ ہیں۔

Marfat.com

(۷) اے سیّدتنا طیبہ رضی اللہ عنہا، آپ محمد ﷺ کے بعد بزرگ ہیں۔

۳۳...... اہل بیت سے محبت:

ان ہی اوراق میں ہم آپ کو یہ بتا چکے ہیں کہ کئی انبیاء نے اللہ تعالیٰ کے وہ احکام اپنی اپنی اُمتوں کو پہنچائے جن میں اللہ عزّ وجل نے فرمایا کہ ہمارے نبی کسی سے تبلیغ دین کا معاوضہ یا صلہ نہیں چاہتے۔ اسی طرح نبی کریم محمد عربی ﷺ سے بھی دو مقامات پر (انعام۔ آیت:۹۰ اور صٓ۔ آیت:۸۶) اللہ عزّ وجل نے حضور اکرم ﷺ سے فرمایا کہ آپ فرمادیں کہ ہم قرآن پر تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتے۔ پارہ ۲۵ کی سورہ الشوریٰ کی آیت ۲۳ میں فرمایا کہ ہم تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتے مگر ہمارے قرابت داروں سے محبت کرو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ کے قرابت داروں میں کون کون شامل ہوگا؟ تو فرمایا "میرے اہل بیت یعنی حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسن و حسین۔ ان سے محبت کرو۔"

یہ واقعات کئی حوالوں سے بیان کیے گئے ہیں۔ یہاں صرف چند حوالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے اور وہ ہیں ابن جریر، ج ۲۵، ص ۱۴، جلالین مصری، ج ۲، ص ۳۲ اور تفسیر ابن عربی، ج ۲، ص ۲۱۲۔ حضور سرکارِ دوعالم ﷺ نے صرف اُمت کو ہی یہ ترغیب نہیں دی کہ میری بیٹی اور اُس کی اولاد سے محبت کرو بلکہ آپ ﷺ، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درخواست کرتے ہیں کہ "یااللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں، تُو بھی اِن سے محبت فرما (اہل بیت سے) اور اُن سے بھی محبت فرما (اُمت) جو اِن سے (اہل بیت سے) محبت کرتے ہیں"۔ (ترمذی، مشکوٰۃ، مراۃ، ج ۲، ص ۴۵۹، ۴۶۴۔ انوارِ محمدیہ من المواہب الدنیہ، ص ۴۳۷۔ صواعق محرقہ، ص ۱۳۸)

۳۴...... اہل بیت سے محبت کا انعام:

سرکارِ دوعالم ﷺ کا یہ فرمان، ایک طویل حدیث کی صورت میں، کتب

Marfat.com

تفسیر وحدیث میں موجود ہے کہ جو شخص بھی آلِ محمد ﷺ کی محبت میں فوت ہوگا اس کی بخشش یقینی ہے، بلکہ محبِ اہل بیت کو موت ہی اُس وقت دی جاتی ہے جب وہ توبہ کرلے۔ پھر امام الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص اہل بیت محمد (ﷺ) کی محبت میں فوت ہوگا وہ ایمان کی دولت لے کر فوت ہوگا بلکہ وہ مکمل ایمان کے ساتھ فوت ہوگا'' اور مزید فرمایا کہ ''محبّ اہل بیت کی موت کو شہادت کا درجہ دیا جائے گا نیز یہ کہ محبت آلِ محمد (ﷺ) میں فوت ہونے والے کی رُوح کو ملک الموت علیہ السلام جنت کی بشارت دے کر قبض کریں گے'' اور یہ بھی فرمایا کہ ''آلِ محمد ﷺ سے محبت کرنے والے کو نکیرین قبر میں جنت کی بشارت دے کر اس کا استقبال کریں گے اور محبت اہل بیت میں فوت ہوجانے والا اس شان وشوکت کے ساتھ جنت میں جائے گا جس طرح عروسہ بن سنور کر اپنے شوہر کے گھر جاتی ہے اور اُس کی قبر میں جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے'' نیز فرمایا کہ ''محبّ اہلِ بیتِ مصطفٰے کی قبر کو اللہ تبارک وتعالیٰ، ملائکہ رحمت کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے اور محبّ اہل بیت عقیدہ سنت والجماعت پر فوت ہوگا''۔ (حوالے کے لیے دیکھیے تفسیر کبیر، ج ۷، ص ۳۹۰۔ تفسیر ابن عربی، ج ۲، ص ۲۱۲۔ تفسیر رُوح البیان، ج ۴، ص ۴۰۷۔ تفسیر کشاف، ج ۴، ص ۳۳۹۔ اشرف المویدِ، ص ۱۵۲۔ نزہتہ المجالس، ج ۲، ص ۲۲۲ کے عربی متن)

(''البتول'' از حاجی صائم چشتی)

۳۵...... جنابہ سیّدہ بتول رضی اللہ عنہا کے آخری ایام:

والدگرامی القدر نبی آخر، محمد عربی ﷺ کے وصالِ ظاہری کے بعد سیّدہ بتول رضی اللہ عنہا کا دل دُنیا کی ہر چیز سے اُچاٹ ہو چکا تھا اور آپ ہمہ وقت روتی رہتی تھیں۔ سیّدہ زہرا بتول صلوٰۃ اللہ علیہا کی زندگی کا ایک ایک لمحہ والدگرامی القدر کے فراق میں صدیوں کی طرح گزر رہا تھا کہ شب وروز کی آہ وزاری اور آلام وغم نے آپ

Marfat.com

کی صحت پر شدید اثر کیا۔ بار بار کی بے ہوشی اور غش آنے سے آپ کے قویٰ بہت زیادہ متاثر ہوئے اور آپ بیمار رہنے لگیں۔ حسنین کریمین بھی اپنی والدہ محترمہ کی علالت کی وجہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ حضرت اسماء بنت عمیس اور حضرت فضہ رضی اللہ عنہما، آپ کی علالت کے دوران، گھریلو کام کاج انجام دیتی تھیں۔ البتہ ۲ر رمضان المبارک ۱۱ھ کو خلافِ معمول جنابہ سیّدہ کے رُخِ انور سے غم و آلام کے بادل چھٹ گئے اور یوں معلوم ہونے لگا جیسے آپ کو مکمل افاقہ ہوگیا ہو اور آپ نے حسب سابق گھر کا تمام کام کاج اپنے ہاتھوں سے کیا۔ اپنے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کے کپڑے بھی دھوئے اور اُن کو نہلا کر عمدہ صاف ستھرا لباس پہنایا۔ جناب علی رضی اللہ عنہ جب گھر واپس آئے تو آپ کو ہشاش بشاش دیکھ کر اس کا سبب معلوم کیا۔

۳۶...... جنابہ سیّدہ بتول رضی اللہ عنہا کا خواب:

(الف)...... سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے استفسار پر شہزادیِ رسول ﷺ، سیّدہ زہرا و بتول صلوٰۃ اللہ علیہا نے ارشاد فرمایا "اے تاجدار ھل اتی اور اے سرتاج من میں نے کل ایک نہایت ہی حسین و جمیل خواب دیکھا ہے۔

(ب)...... میں نے دیکھا کہ میرے دل کا قرار، میرے ابا حضور ﷺ میرے سرہانے اس انداز سے تشریف فرما ہیں جیسے کسی کے منتظر ہوں۔ آپ کے جمالِ جہاں آرا کی زیارت کی تو میں بے ساختہ فریاد کرنے لگی۔ میں نے عرض کیا "ابا حضور آپ کہاں ہیں؟ میں آپ کے فراق میں تڑپ رہی ہوں۔ میرا دل جل رہا ہے۔ میری رُوح بے قرار ہے"۔ میری فریاد سُن کر میرے ابا حضور نے فرمایا "فاطمہ بیٹی! میں اس جگہ ہوں اور انتظار کر رہا ہوں"۔ میں نے عرض کی "یا ابناہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کس کے منتظر ہیں؟" تو ابا جان نے فرمایا "فاطمہ بیٹی ہمیں تیرا ہی انتظار ہے۔ فراق کی گھڑیاں طویل ہوگئیں، اب نہ تابِ جدائی ہے اور نہ یارائے فراق، عنقریب تمہاری

Marfat.com

رُوح جسم سے الگ (انقطاع) ہوکر ہم سے ملاقات کرنے والی ہے۔ پیاری بیٹی تیاری کرو۔ ہم تمہیں لینے آئے ہیں۔''

(ج)...... ابّا جان سے یہ مژدہ جانفزا (یہ خوش خبری سُن کر جان میں جان آئی) تو میرے دل کو سکون اور رُوح کو قرار آ گیا۔ میں نے عرض کیا ''ابا جان! میں تو پہلے ہی آپ کے دیدار کو ترس رہی ہوں، مجھے جلد اپنے پاس بلا لیجیے''۔ میری بے قراری دیکھ کر ابّا جان نے فرمایا ''بیٹی جلد ملاقات ہونے والی ہے۔ کل تم ہمارے پاس ہوگی''۔ خواب بیان فرمانے کے بعد سیّدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا نے ارشاد فرمایا ''یا علی! مجھ پر اُس وقت سے شوقِ زیارتِ مصطفیٰ ﷺ کا غلبہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یا تو آج کی رات یا کل اپنے ابّا حضور کے پاس پہنچ جاؤں گی۔''

(روضۃ الشہداء، ص ۱۰۴)

۳۷...... سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے آخری لمحات اور وصیتیں:

(الف)...... یا علی! میری رُخصت کا وقت انتہائی قریب ہے۔ میں نے آج روٹیاں پکا کر رکھ دیں کہ کل آپ تو میرے کفن دفن میں مصروف ہوں گے تو میرے بچوں کو بھوکا نہ رہنا پڑے۔ میں نے اُن کے کپڑے بھی دھو دیے ہیں کہ مبادا بعد میں ان کے کپڑے کون دھوئے گا۔ حیدر کرار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب سیّدہ بتول کی یہ درد بھری گفتگو سُنی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ روتے جا رہے تھے اور حسرت بھری نگاہوں سے شہزادیِ رسول ﷺ کو دیکھتے جا رہے تھے۔

(ب)...... پھر سیّدۃ النساء العالمین نے فرمایا ''یا علی! میری چار وصیتیں ہیں انہیں سُن لیجیے''۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کپڑے سے آنسو خشک کرتے ہوئے کہا ''سیّدۃ النساء العالمین وصیت فرمائیے میں پوری توجہ سے سُن رہا ہوں''۔ سیّدہ بتول رضی اللہ عنہا نے اس طرح فرمایا ''میرے سرتاج! میری چار وصیتیں ہیں۔

Marfat.com

اوّل...... اگر میری طرف سے آپ کو کوئی تکلیف پہنچی ہو یا آپ پر میں نے کوئی زیادتی کی ہو تو خدا کے لیے مجھے معاف فرما دیجیے''۔ جناب حیدر کرار نے اشکوں سے بھری آنکھوں اور بھرائی ہوئی آواز سے فرمایا ''شہزادیِ رسول ﷺ، حاشاءلِلّٰہ آپ کی طرف سے نہ تو مجھے کوئی تکلیف پہنچی اور نہ ہی میرے دل میں آپ کی طرف سے ذرّہ بھر ملال ہے۔ آپ نے تو ہمیشہ میری دلداری فرمائی ہے، دل آزاری نہیں کی۔ آپ نے میری غم گساری فرمائی ہے، مصائب میں نہیں ڈالا۔ آپ نے مجھ سے ہمیشہ وفاداری کی ہے جفا کاری نہیں کی''۔

دوم...... میری دوسری وصیت یہ ہے کہ میرے بچوں سے ہمیشہ شفقت فرمانا۔ اُن کی دل داری کرنا۔ ان سے پیار فرمانا اور اُن کے سر پر دستِ محبت رکھنا۔

سوم...... یہ ہے کہ قبرستان میں میرا جنازہ رات کے وقت لے جانا۔ اس لیے کہ میری زندگی میں کسی نامحرم نے میرے قد و قامت کو نہیں دیکھا۔ اب بعد وصال بھی ضروری ہے کہ مجھے کوئی دوسرا نہ دیکھے۔ اور پھر آپ نے فرمایا:

چہارم...... چوتھی وصیت یہ ہے کہ مجھے بھول نہ جانا اور میری قبر پر تشریف لاتے رہیں اور دُعائے خیر فرماتے رہنا۔

جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنتِ رسول ﷺ کی یہ تمام وصیتیں سُنیں تو بے قرار ہو کر نالہ و فریاد کرنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا ''اے شہزادیِ مصطفےٰ ﷺ! میں آپ کی تمام وصیتوں کو دل و جان سے قبول کرتا ہوں اور ان پر پورا پورا عمل کروں گا۔ اب کچھ میری باتیں بھی سُن لیجیے۔''

اوّل...... اگر میری طرف سے آپ کی خدمت میں تقصیر ہوئی ہو تو معاف فرمادیں۔

دوم...... جب آپ اپنے والد محترم، سلطان الانبیاء ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں

Marfat.com

حاضر ہوں تو بصد نیاز وادب مجھ غمزدہ کا سلام پیش کرنا۔

سوم...... اپنے ابا حضور کی بارگاہ میں میری کوئی شکایت نہ لگانا۔

جنابِ سیّدہ نے فرمایا ''تاجدارِ ھل اتیٰ وسرتاج من! میں نے ہمیشہ آپ کے مقدس کردار اور حُسنِ گفتار کا مشاہدہ کیا ہے اس لیے شکایت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا''۔ (روضۃ الشہداء۔ص۱۰۴)

۳۸...... اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز کی باتیں:

(الف)...... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ حسنین کریمین کو والدگرامی کے روضۂ اقدس پر حاضری کے لیے لے جائیں اور حضرت اُمّ المومنین اُم سلمٰی رضی اللہ عنہا سے غسل کے پانی کا بندوبست کرنے کے لیے فرمایا۔ سیّدہ نے احسن طریقے سے غسل کیا۔ پھر آپ نے پاک وصاف لباس زیب تن کیا اور اپنا دائیاں ہاتھ رُخسار مبارک کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو ہوکر لیٹ گئیں۔ آپ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا آپ تھوڑی دیر کے لیے باہر تشریف لے جائیں تاکہ میں بارگاہِ خداوندی میں اپنی معروضات ومناجات پیش کرسکوں۔ سیّدہ بتول نے اس طرح مناجات پیش کی:

(ب)...... ''بارِالٰہا! میرے والد، محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے اور میرے ابا جان کے اس شوق کے صدقہ سے جو انہیں میری ملاقات کا ہے، یا اللہ! حضرت علی کے اس دردِ دل اور آہ زاری کے صدقہ سے جو انہیں میرے فراق میں درپیش ہے، یا اللہ! حسن وحسین کے سوزوالم اور غم میں ڈوبے ہوئے چہروں کے صدقے سے، اے میرے خالق! میری یتیم ہونے والی معصوم بچیوں کے رونے تڑپنے اور فریادوفغاں کے صدقے سے، میرے والدمحترم، حضرت

Marfat.com

محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت کے گنہگاروں پر رحم فرما۔ یااللہ! میرے ابا جان کی اُمت کے عاصیوں سے درگزر فرما۔"

(ت)...... چونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مزاج میں انتہائی شرم و حیا تھی اس لیے وفات سے پہلے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا (زوجہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو بلا کر فرما چکی تھیں کہ جنازہ لے جاتے وقت اور تدفین کے وقت پردہ کا پورا لحاظ رکھنا اور سوائے اپنے شوہر نامدار کے اور کسی سے میرے غسل میں مدد نہ لینا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا اے بنت رسول ﷺ! میں نے حبش میں دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ کر ڈبّے کی صورت بنا لیتے ہیں اور اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ آپ کہیں تو پیش کردوں۔ یہ کہہ کر خُرمے کی چند شاخیں منگوائیں اور اُن میں کپڑا تانا جس سے پردہ کی صورت پیدا ہوگئی اور حضرت فاطمہ بے حد مسرور ہوئیں کہ یہ بہترین طریقہ ہے۔ (اسد الغابہ، جلد ۵، صفحہ ۵۳۴)

(ج)...... حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جنابہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حکم کے مطابق کچھ دیر انتظار کیا اور پھر میں نے دروازہ پر آہستہ سے آواز دی "یا قرۃ العین رسول" مگر اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔ میں نے دوبارہ آواز دی "یا سیّدۃ النساء یا ابنۃ المصطفیٰ" مگر پھر بھی کوئی جواب نہ آیا، پھر مجھ میں تابِ انتظار نہ رہی تو میں اندر چلی گئی اور آپ کے رُخِ انور سے رِدائے اقدس کا آنچل ہٹا کر دیکھا تو شہزادی مصطفیٰ ﷺ کی رُوح منور اپنے ابا حضور کے دربار میں پہنچ چکی تھی۔

(روضہ الشہدا۔ص ۱۰۵)

۳۹...... جنابہ سیّدہ بتول رضی اللہ عنہا کی رُوح کس نے قبض کی:

شہزادی رسول، مالک رِدائے تطہیر، ملکہ مملکت و تقدیس، قرۃ العینِ رسول

Marfat.com

مقبول، مخدوم کائنات، طیبہ و طاہرہ، سیّدہ معصومہ، حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی رُوح قبض کرنے کے لیے جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے ملک الموت علیہ السلام کو حکم فرمایا تو ملک الموت گردن جھکا کر خاموش ہوگیا اور اس بات پر راضی نہ ہوا کہ وہ سیّدہ معصومہ کی رُوح قبض کرے۔ دراصل یہ احترام تھا اس پردہ دار عظمت والی ہستی کا جس کے سر کے ننگے بالوں کو نہ سورج نے کبھی دیکھا نہ چاند نے، نہ ستاروں نے دیکھا نہ ملائکہ کی کبھی نگاہ پڑی۔ روایت میں ہے کہ جب سیّدہ کی رُوح قبض کرنے کے لیے اللہ عزّ وجل نے عزرائیل علیہ السلام کو حکم فرمایا تو وہ اس کام پر جانے کے لیے راضی نہ ہوئے تو پھر خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے اپنے محبوب ﷺ کی لاڈلی بیٹی کی رُوح کو قبض فرمایا تھا۔ عربی متن ہے:

لم نزل علیها ملک الموت ولم ترضیٰ بقبضة، فقبض الله رُوحها

(تفسیر رُوح البیان، جلد پنجم، صفحہ ۳۲۷۔ البتول، ص ۳۵۵)

۴۰...... سیّدہ بتول شہزادیِ رسول مقبول ﷺ کا جنازہ:

جنابہ سیّدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے حکم کے مطابق آپ کو رات کے وقت بغیر کسی اطلاع کے جنت البقیع شریف میں دفن کیا گیا۔ آپ کے جنازہ کے ساتھ معتبر روایات کے مطابق اہل بیت کے چند افراد، حضرت عباس اور اُن کے بیٹے حذیفہ ابن عباس رضی اللہ عنہم اور چند خواتین تھیں۔ حضرات حسنین کریمین بھی ساتھ ساتھ آہ و زاری کرتے ہوئے جا رہے تھے اور معتبر روایات کے مطابق آپ کو لحد میں اُتارنے اور جنازہ پڑھانے کے فرائض حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اَدا فرمائے اور یہی آپ کی وصیت تھی۔ (طبقاتِ ابن سعد، ج ا، ص ۲۹۔ البتول، ص ۳۵۵)

۴۱...... جنابہ سیّدہ بتول رضی اللہ عنہا کے وصال پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مرثیے:

Marfat.com

شیرِ خدا حیدر کرار رضی اللہ عنہ کا جنابہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے وصال مبارک کے بعد جو حال ہوا وہ بیان سے باہر ہے۔ سیّدہ بتول کے غم میں آپ کے متعدد مرثیہ جات اور نوحہ خوانی پر مشتمل اشعار کتابوں میں ملتے ہیں۔ چند اشعار تبرکاً و یمناً زینتِ کتاب بنائے گئے ہیں۔ قارئین کرام کے فائدے کے لیے ہم یہ بتاتے چلیں کہ یہ اشعار جناب صائم چشتی کی کتاب ''البتول'' سے اخذ کیے گئے ہیں اور عربی سے اُردو میں ڈھالے گئے ہیں۔

۱۔ دُنیا میں رہنے والا موت کے وقت تک مصیبت زدہ رہتا ہے اور میں اپنے اوپر مصائب کو بہت زیادہ پاتا ہوں۔

۲۔ میں اپنے محبوب کے ملنے کا مشتاق ہوں، کیا میرے محبوب تک پہنچنے کی کوئی سبیل ہے۔

۳۔ اس گھرانے نے مجھے ایک پاک دامن سے علیحدہ کر دیا ہے، میرے لیے یہ کوئی نئی بات نہیں کیونکہ میں اس سے پہلے (اُن کے والد) اور صاحبِ کمال کو خیرباد کہہ چکا ہوں۔

۴۔ جانے والے نے جُدائی کی مثال بیان کر دی ہے اور فراق کے دِنوں میں بھی اس کو بطورِ مثال کے بیان کروں گا۔

۵۔ محمد مصطفےٰ ﷺ کے بعد میرا ابنتِ رسولِ فاطمۃ الزہرا کو کھو دینا اس جہان کے فانی ہونے کی دلیل ہے۔

۶۔ اُن کے فوت ہونے کے بعد زندہ رہنا کیسے ممکن ہے۔ مجھے تیری زندگی کی قسم یہ ایسی بات ہے جس کے بغیر چارہ نہیں۔

۷۔ انسان چاہتا ہے کہ اس کا حبیب اُس سے علیحدہ نہ ہو، حالانکہ اس خواہش کا پورا ہونا ناممکن ہے۔

Marfat.com

۸۔ مال کی مصیبت اور اس کا ضائع ہونا کوئی بڑی بات نہیں، لیکن اچھے لوگوں کی جدائی کی مصیبت بہت سخت ہے۔

۹۔ میرے دل میں میرے حبیب کے فراق کی سوزش کی جلن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے بستر پر کسی پہلو قرار نہیں ہے۔

۴۲......حق تو یہ ہے کہ حق اَدا نہ ہوا:

جناب صائم چشتی آگے چل کر لکھتے ہیں کہ سیّدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے سیّدہ بتول رضی اللہ عنہا کی جدائی میں جو مرثیے کہے یہ اُن کا مختصر سا نمونہ ہے۔ آپ سیّدہ بتول کے مزارِ اقدس پر جاکر اس قدر دردناک اشعار بیان فرماتے کہ سننے والوں کے کلیجے پھٹ جاتے۔ اسی طرح جناب حسنین کریمین اور جنابہ سیّدہ کی یتیم بچیاں اپنی پیاری والدہ کے غم میں اس قدر فریاد و فغاں کرتیں کہ بیان سے باہر ہے۔

(الف)......سرکارِ دوعالم ﷺ کے بعد سوائے سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے وصال مبارک کے، مدینہ منورہ کی فضا کبھی بھی اتنی سوگ وار نہیں ہوئی۔

(ب)...... جناب صائم چشتی مزید لکھتے ہیں کہ سیّدہ معصومہ کی حیاتِ طیبہ پر میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ محض اور محض اپنی نجات و مغفرت کے سامان کے لیے ہے ورنہ اُس بارگاہِ تقدس مآب میں مجھ جیسا حقیر روسیاہ کیا نذرانہ پیش کرسکتا ہے۔ مجھے اس بات کا قطعی طور پر اعتراف ہے کہ جنابہ سیّدہ معصومہ کی سیرت پاک پر لکھنے کا حق مجھ سے ہرگز اَدا نہیں ہوسکتا۔ یہ الگ بات ہے کہ سائلوں کو کبھی بھی خالی ہاتھ نہ لوٹانے والی شہزادیِ رسول ﷺ اس نذرانۂ عقیدت کو قبول فرمالیں اور میری نجات کا سبب بن جائے۔

سگِ بارگاہ آلِ رسول ﷺ

کنیز زادہ بتول رضی اللہ عنہا

صائم چشتی

Marfat.com

(ج)...... قارئین! یہ مولف ''سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا'' اس بات کا معترف ہے کہ جنابہ سیّدہ فاطمہ طاہرہ، معصومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکیزہ زندگی پر لکھنے کا حق کسی طرح سے بھی اَدا نہیں ہوسکتا۔ اُن کی سیرت طیبہ پر جتنا بھی لکھا جائے کم ہے۔ مجھ جیسے حقیر وعاجز نے جناب محمد مصطفےٰ، سیّدالانبیاء و مرسلین ﷺ کے حکم پر سیّدہ معصومہ کے بارے میں جو معمولی کاوش کی ہے، خدا کرے کہ یہ کاوش دونوں عظمت والی ہستیوں کی بارگاہ میں مقبول ومبرور ہوجائے اور ہم سب کی نجات کا باعث بنے۔

Marfat.com

۴۳......حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے متعلق احادیثِ مبارک

یہ احادیثِ مبارک کتاب

"الدُّرَّةُ البَیْضَاءِ فی مناقبِ فَاطِمَة الزَّھْرَآءِ سلام اللّٰہ علیھا"

(سیّدہ کائنات سلام اللہ علیہا) مصنف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری،

منہاج القرآن پبلیکیشنز سے لی گئی ہیں

(نوٹ: حوالہ حدیث کے لیے ہر حدیث کے نیچے صفحہ نمبر درج ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں)

Marfat.com

۱۔ اِنَّ اللّٰه یغضب لغضب فاطمه ویرضی لرضاها

سیّدہ سلام اللہ علیہا کی رضا اللہ کی رضا......

اگر سیّدہ سلام اللہ علیہا خفا تو اللہ خفا

عن علی رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول للّٰه ﷺ لفاطمه:

اِنّ اللّٰه یغضب لغضب، ویرضیٰ لرضاکِ.

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ فاطمہ سے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ تیری ناراضی پر ناراض اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے''۔ (صفحہ نمبر ۶۰)

۲۔ فاطمه سلام اللّٰه علیها بِضعَةٌ من رسول اللّٰه ﷺ

سیّدہ سلام اللہ علیہا......لختِ جگرِ مصطفیٰ ﷺ

عن المسوربن مَخرَمَة: ان رسول اللّٰه ﷺ قال: فاطمة بِضعَةٌ مِنّی، فمن اَبغَضَبهَا اَغضَبنی

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا''۔ (صفحہ نمبر ۳۵)

۳۔ فاطمة سلام اللّٰه علیها سیّدة نساء العالمین

سیّدہ سلام اللہ علیہا سب جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں

عن عائشه رضی اللّٰه عنها، ان النبی ﷺ قال وهوفی مرِضه الذی توفی فیه: یافاطمة! الاترضین ان تکونی سیّدة نساء العالمین و سیّدة نساء

Marfat.com

هذه الأمة و سيّدة نساء المؤمنين.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تُو نہیں چاہتی کہ تُو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اِس اُمّت کی تمام عورتوں اور مومنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو"۔ (صفحہ نمبر ۲۱)

۴۔ قولُ الرسول ﷺ فداکِ أبی و اُمّی یا فاطمة!

فرمانِ رسول ﷺ...... فاطمہ! میرے ماں باپ تجھ پر قربان

عن عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه أن النبی ﷺ قال لفاطمة: فِداکِ أبی و اُمّی.

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے (بھی) مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے تھے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں"۔ (صفحہ نمبر ۳۴)

۵۔ ما کان أحد أشبه بالنبی ﷺ من فاطمة سلام اللّٰه علیها فی عاداتها.

عادت و اَطوار میں کوئی بھی سیّدہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر حضور ﷺ کی شبیہ نہ تھا۔

عن عائشة أمّ المومنین رضی اللّٰه عنها، قالت: ما رأیت أحدا أشبه سَمتاو وَلا وهَدیا برسول اللّٰه ﷺ فی قیامها وقعودها من فاطمة بنت رسول اللّٰه ﷺ.

ترجمہ: اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو عادات و

Marfat.com

اَطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا"۔ (صفحہ نمبر ۵۲)

عَن عائشة اُمّ المومنین رضی اللّٰه عنها، قالت: مارأیت أحدا من الناس کان أشبه بالنبی ﷺ کلا ما ولا حدیثا ولا جلسة من فاطمة.

ترجمہ: اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اندازِ گفتگو میں سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضور ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا"۔ (صفحہ نمبر ۵۳)

۶۔ ذُریة فاطمة سلام اللّٰه علیها ذُریة النبی ﷺ

اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہم...... ذُرّیتِ مصطفیٰ ﷺ

عن فاطمة الزهرا رضی اللّٰه عنها، قالت: قال رسول اللّٰه ﷺ کل بنی اُمٍّ یَنْتَمُوْنَ اِلی عصبة الا ولد فاطمة، فأنا وَلِیُّهُمْ، وأنا عصبتهم.

ترجمہ: حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کی اولاد کے۔ پس میں ہی اُن کا ولی ہوں اور میں ہی اُن کا نسب ہوں"۔ (صفحہ نمبر ۸۷)

۷۔ قالت اُمّ المومنین عائشة رضی اللّٰه عنها......
"فاطمة سلام اللّٰه علیها أفضل الناس بعد أبیها"

فرمانِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا...... بعداز مصطفیٰ ﷺ افضل ترین ہستی سیّدہ زہرا سلام اللہ علیہا ہیں۔

Marfat.com

عن عائشة رضی اللّٰہ عنها قالت: مارأيت افضل من فاطمة سلام اللّٰہ عليها غير أبيها.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا سے افضل اُن کے بابا (ﷺ) کے علاوہ کسی شخص کو نہیں پایا۔ (صفحہ نمبر ۱۱۰)

عن عمرو بن دينار، قال: قالت عائشة رضی اللّٰہ عنها: مارأيت احدا قط أصدق من فاطمة غير أبيها.

ترجمہ: عمرو بن دینار رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا (ﷺ) کے سوا میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ سچا کائنات میں کوئی نہیں دیکھا"۔ (صفحہ نمبر ۱۱۰)

۸۔ قال عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنه

"فاطمة سلام اللّٰہ عليها أحب الناس بعد أبيها"

فرمانِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

"بعد از مصطفیٰ ﷺ محبوب ترین ہستی سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا ہیں"

عن عمر رضی اللّٰہ عنه أنه دخل علی فاطمة بنت رسول اللّٰہ ﷺ فقال: يافاطمة! واللّٰہ! مارأيت أحدا احب الی رسول اللّٰہ ﷺ منكِ، واللّٰہ! ماكان أحد من الناس بعد أبيكِ ﷺ احب الیّ منكِ.

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور کہا: اے فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے آپ کے سوا کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محبوب تر نہیں دیکھا۔ اور خدا کی قسم! لوگوں میں سے مجھے

Marfat.com

بھی کوئی اور آپ سے زیادہ محبوب نہیں سوائے آپ کے بابا ﷺ کے"۔ (صفحہ نمبر ۱۱۱)

۹۔ شهادة النبی ﷺ لِعفة فاطمة سلام الله عليها وعرضها

عصمتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گواہ خود محمد مصطفیٰ ﷺ

عن عبدالله ابن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ ان فاطمة اَحصنت فرجها، فحرّم الله ذريتها على النار.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت اور پاک دانی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی اولاد پر آگ حرام کردی ہے"۔ (صفحہ نمبر ۷۶)

عن عبدالله، ابن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ ان فاطمة حصنت فرجها وإن الله عزّوجل أدخلها بإحصان فرجها وذريتها الجنة.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ نے اپنی عصمت اور پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی عصمتِ مطہرہ کے طفیل اُسے اور اُس کی اولاد کو جنت میں داخل فرمادیا"۔ (صفحہ نمبر ۷۶)

۱۰۔ منظر مرور فاطمة سلام الله عليها على الصراط مع سبعين ألف جارية من الحور العين.

سیّدہ سلام اللہ علیہا کا ستّر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں پُل صراط سے گزرنے کا منظر۔

Marfat.com

عن أبی أیوب الأنصاری رضی اللّٰه عنه: إِذ كان یوم القیامة نادی منـاد مـن بطنان العرش: یاأهل الجمع! نكسّوا رئوسكم و غُضُّو أبصاركم حتـی تَـمُرَّ فاطمة بنت محمّد ﷺ علی الصراط، فتَمُرُّو معها سبعون الف جاریة من الحور العین كالبرق اللامع.

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: روزِ قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا، اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکالو اور اپنی نگاہیں نیچی کرلو تاکہ فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ ﷺ پُل صراط سے گزر جائیں۔ پس آپ گزر جائیں گی اور آپ کے ساتھ حورِعین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستّر ہزار خادمائیں ہوں گی''۔ (صفحہ نمبر ۱۰۰)

عن علی رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ تُحشر ابنتی فـاطـمة یـوم الـقیـامة وعلیها حُلة الكرامة قد عجنت بماء الحیوان، فتنظر الیهـا الـخـلائـق، فیتعجَّبون منها، ثم تُكسی حُلة من حُلل الجنة (تشتعل) علـی ألف حُـلة مـكتـوب (عـلیها) بخط أخضر: أُدخلوا بنت محمّد ﷺ الـجـنة عـلی أحسن صورة وأكمل هیبة وأتم كرامة وأوفر حظ. فتُزَفُّ إِلی الجنة كالعروس حولها سبعون ألف جاریة.

ترجمہ: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی فاطمہ قیامت کے دن اِس طرح اُٹھے گی کہ اُس پر عزت کا جوڑا ہوگا، جسے آبِ حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اُسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی، پھر اُسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا جس کا ہر حُلّہ ہزار حُلّوں پر مشتمل ہوگا۔ ہر ایک پر سبز خط

Marfat.com

سے لکھا ہوگا: محمد مصطفیٰ ﷺ کی بیٹی کو احسن صورت، اکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور وافر تر عزت کے ساتھ جنت میں لے جاؤ۔ پس آپ کو دُلہن کی طرح سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا"۔ (صفحہ نمبر ۱۰۱)

۱۱۔ تُحمل فاطمه سلام اللّٰه عليها على ناقة النبی ﷺ يوم القيامة.

روزِ قیامت سیّدہ سلام اللہ علیہا، حضور ﷺ کی سواری پر بیٹھیں گی۔

عن علی بن أبی طالب رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: إذا كان يوم القيامة حملت على البُراق وحُملت فاطمة على ناقة العضباء.

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن مجھے براق پر اور فاطمہ کو میری سواری عضباء پر بٹھایا جائے گا"۔ (صفحہ نمبر ۱۰۲)

عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: تبعث الأنبياء يوم القيامة على الدواب ليوافوا بالمؤمنين من قومهم المحشر، ويبعث صالح على ناقته، وأبعث على البراق خطوها عند أقصى طرفها، وتبعث فاطمة أمامی.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیائے کرام قیامت کے دن اپنی اپنی سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی قوم میں سے ایمان والوں کے ساتھ میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے اور صالح علیہ السلام اپنی اُونٹنی پر تشریف لائے جائیں گے اور مجھے (مخصوص سواری) براق پر لایا

Marfat.com

جائے گا، جس کا قدم اُس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے فاطمہ ہوگی''۔ (صفحہ نمبر ۱۰۲)

عن بُريدة رضی اللّٰه عنه، قال مُعاذ بن جبل رضی اللّٰه عنه، يارسول اللّٰه ﷺ وأنت على العضباء؟ (قال: أنا) على البُراق يخصني اللّٰه به من بين الأنبياء، وفاطمة ابنتي على العضباء.

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ روزِ قیامت اپنی اُونٹنی عضباء پر سوار ہوکر گزریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اُس براق پر سوار ہوں گا جو نبیوں میں خصوصی طور پر صرف مجھے عطا ہوگا، (مگر) میری بیٹی فاطمہ میری سواری عضباء پر ہوگی''۔ (صفحہ نمبر ۱۰۳)

۱۲۔ فاطمة سلام اللّٰه عليها شجنة من النبی ﷺ

سیّدہ سلام اللہ علیہا...... شجرِ رسالت کی شاخِ ثمربار

عن المسور رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: فاطمة شجنة مني يبسطني مابسطها ويقبضني ماقبضها.

ترجمہ: حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میری شاخِ ثمربار ہے، اس کی خوشی مجھے خوش کرتی ہے اور اُس کی پریشانی مجھے پریشان کردیتی ہے''۔ (صفحہ نمبر ۴۷)

(سبیل العارفین، از بنت احمد عمر)

Marfat.com

مناقب

بحضور سیّدتنا فاطمۃ الزہرا

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

۴۴......بحضور خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

لکھا جو زہرا لفظوں کو تاثیر مِل گئی
فکر و نظر کو علم کی تنویر مِل گئی

بنتِ رسولِ پاک ﷺ کے قربان جایئے
جس کو خدا سے چادرِ تطہیر مِل گئی

بنتِ رسول ﷺ نے جو غلامی میں لے لیا
سمجھوں گا کُل جہان کی جاگیر مِل گئی

میں اہلبیتِ پاک کا ادنیٰ غلام ہوں
شکرِ خدا کہ مجھ کو یہ تقدیر مِل گئی

آزاد رنج و غم سے وہ انسان ہوگیا
جس کو درِ بتول کی زنجیر مِل گئی

دہلیزِ پنجتن پہ اگر حاضری ہوئی
سمجھوں گا میں کہ خواب کی تعبیر مِل گئی

نانا حبیبِ کبریا، بابا خدا کے شیر
مادر تمہیں عظیم اے شبّیر مِل گئی

طاہرؔ درِ بتول پہ حاضر ہوا میں جب
دل کو سکون آنکھوں کو تنویر مِل گئی

شاعرِ حمد و نعت طاہرؔ سلطانی

۴۴ (الف)......خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

فاطمہ زہرا ہے خاتونِ جنت
ہے جنت کی مختار خاتونِ جنت

فاطمہ زہرا ہے، بیٹی نبی ﷺ کی
نبی ﷺ کی دل و جان خاتونِ جنت

فاطمہ زہرا ہے بیوی علیؓ کی
علیؓ کی ہے ہمراز خاتونِ جنت

فاطمہ زہرا ہے حسنینؓ کی ماں
ہیں حسنینؓ قمرینِ خاتونِ جنت

فاطمہ زہرا ہے اطہّر مطہّر
ہے اطہر بہ قرآن خاتونِ جنت

فاطمہ زہرا ہے بنی سِلکِ سادات
ہے سادات میں شانِ خاتونِ جنت

Marfat.com

فاطمہ زہرا ہے سرتاجِ فقراء فقیری کی ہے لاج خاتونِ جنت
فاطمہ زہرا ہے شافعِ محشر ہے محشر میں مقبول خاتونِ جنت
فاطمہ زہرا وَسِیــــلَۃِ الیاس ہے الیاسؔ وابستہ خاتونِ جنت

پروفیسر محمد الیاس برنیؒ

۴۴(ب)......فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

بوئے بہشت زوجِ علی دخترِ رسول ﷺ اُم ابیہا ، زہرہ و منصورہ و بتول
کلثوم ، سارا ، آسیہ ، مریم کے غول میں ماتندِ ماہتاب ہوا خاک پر نزول
بطنِ خدیجہ سے ادب آداب یافتہ مولائے کائنات جسے سونگھتے وہ پھول
جنت کی نعمتیں ، ترے فاقوں کی میزبان ہونے دیا نہ تجھ کو خدا نے کبھی ملول
بابا کے بعد زیادہ نہ جی سکی دن زندگی کے صرف بہتر کئے قبول
تجھ سے فقط وراثتِ نسلِ پدر چلی اِک زین العابدینؒ نے شجرہ کیا وصول
ہے نازِ دِیں کو ترے بیٹے حسینؓ پر اپنے لہو سے لکھ گیا سچائی کے اصول
زینب کے سر پہ جب کوئی چادر نہیں رہی تجھ سے لپٹ کے رونے لگی کربلا کی دھول

مظفؔر وارثی

۴۴(ج)......بحضور حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

شانِ جنت آپ ہیں ، آلِ رسول ﷺ آپ ہیں
خاتونِ جنت آپ ہیں ، جانِ رسول ﷺ آپ ہیں

Marfat.com

آپ کا اسمِ مبارک لیتے ہی ، قلب کو راحت ملتی ہے
اُمّ المومنین آپ ہیں ، شانِ رسول ﷺ آپ ہیں
حُسنِ عمل آپ کا ، مثال ہے ہم سب کے لئے
شہزادیٔ شہنشاہِ دوجہاں ، آلِ رسول ﷺ آپ ہیں
زوجۂ شیرِ خدا ، مجسّم پیکرِ شرم و حیا
سُرورِ قلب و نگاہ آپ ہیں ، شانِ رسول ﷺ آپ ہیں
اسلام زندہ ہوا جن شہزادوں سے ، والدہ اُن کی آپ ہیں
تاریخِ قربانیٔ کربلا آپ ہیں ، باعثِ وارثِ رسول ﷺ آپ ہیں
آپ کی تعریف اتنی ، کیا کرسکے ، یہ سیاہ کار و حقیر
شاہ نورالعین آپ ہیں ، جانِ رسول ﷺ آپ ہیں
کرم آپ سے جن کو مِلا ، شامل اُن میں ہے یہ بھی فقیر
عطا ہوجائے نازؔ کو پھر وہ منظر ، آلِ رسول ﷺ آپ ہیں

ریحانہ شفاعت نازؔ

Marfat.com

۴۵......سلام بہ نذر بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

یا بتولؓ سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک
قرۃ العینِ محمد ﷺ جانِ جانانِ محمد ﷺ
پیکرِ عینِ محمد ﷺ شانِ ذی شانِ محمد ﷺ

یا بتولؓ سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک
مادرِ حسنینؓ تم ہو آئینۂ قوسین تم ہو
فاتحِ بابین تم ہو حرمتِ کعبین تم ہو

یا بتولؓ سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک
پنجتن کی جان تم سے اور نبی ﷺ کی شان تم سے
حیدری ایمان تم سے اور حسینیؓ آن تم سے

یا بتولؓ سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک
چادرِ طاسین تم ہو دخترِ یاسین تم ہو
لائقِ تحسین تم ہو مونسِ غمگین تم ہو

یا بتولؓ سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک
قومِ مستحکم تم ہی سے بار ور اُمت تم ہی سے
اصلہا ثابت تم ہی سے فرعہا صامت تم ہی سے

☆......☆

سطوتِ وحدت تم ہی ہو باعثِ ہمت تم ہی ہو
مادرِ ملّت تم ہی ہو بہتر اُمت تم ہی ہو

Marfat.com

یا بتولؓ سلام علیک صلوٰۃُ اللہ علیکَ

فاطمہؓ زہرا خبر لو اپنی اُمّت کی خبر لو

مادرِ مشفق خبر لو اِن غلاموں کی خبر لو

☆......☆

معنئ قرآں عطا ہو حاصلِ ایماں عطا ہو

قوتِ شیراں عطا ہو شوقِ صدیقاں عطا ہو

یا بتولؓ سلام علیک صلوٰۃُ اللہ علیکَ

جوشِ شبیری عطا ہو فقرِ کرّاری عطا ہو

حیدری قوت عطا ہو پھر وہی ہمت عطا ہو

آپ ایمان و حیا ہیں پیکرِ صدق و صفا ہیں

آپ ہی نورِ وِلا ہیں نازشِ آلِ عبا ہیں

☆......☆

آپ ہیں ماہِ نبوت آپ سے جاری ولایت

آپ سے اُمت پہ رحمت آپ کے صدقے شہادت

یا بتولؓ سلام علیک صلوٰۃُ اللہ علیکَ

جب دُعا حضرت نے کی تھی آپ کی حق نے سُنی تھی

پھر سے اے زہرا خبر لو مادرِ مشفق خبر لو

اپنی اُمت کی خبر لو ان غلاموں کی خبر لو

☆ ☆ ☆ ان کنیزوں کی خبر لو

Marfat.com

یا بتولؓ سلام علیکَ صلوٰۃُ اللہ علیکَ

شبّر و شبیر صدقے حیدرِ کرّار صدقے

اُمّتِ بیمار صدقے احمدِ مختار صدقے

قوتِ شیراں عطا ہو حاصلِ ایماں عطا ہو

جوشِ شبّیری عطا ہو پھر وہی ہمت عطا ہو

یا بتولؓ سلام علیکَ صلوٰۃُ اللہ علیکَ

آپ ہیں بانوئے حیدر آپ ہم شکلِ پیمبر ﷺ

آپ ہیں رحمت کی چادر آپ ہی اُمّت کی مادر

آپ کا سایہ ولی پر آپ کی شفقت سبھی پر

یا بتولؓ سلام علیکَ صلوٰۃُ اللہ علیکَ

ولی الدین

(سبیل العارفین، از بنتِ احمد عمر)

۴۶...... صاحبِ ذوق حضرات سے:

''سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا'' کی تیاری میں درجِ ذیل کتب سے استفادہ حاصل کیا گیا ہے۔

۱۔ قابلِ تقلید خواتین — از: نصرت فاطمہ عطاری

۲۔ مثالی خواتین — مرتب: محمد اسحاق ملتانی۔

۳۔ البتول — از: الحاج صائم چشتی

Marfat.com

۴۔ علمائے اہل سنت کی منتخب تقریریں (حصہ دوم) — از: احمد حسن قادری

۵۔ دلائل الخیرات — از: محمد بن سلیمان جزولی شاذلی

۶۔ عجائب القرآن — از: عبدالمصطفٰی اعظمی

۷۔ سبیل العارفین — از: بنت احمد عمر

ان تمام کتب میں مختلف واقعات کے حوالے دیے گئے ہیں۔ صحاح ستہ، رُوح البیان، روضۃ الشہدا اور اس کے علاوہ بہت سارے حوالے موجود ہیں۔ صاحبِ ذوق حضرات سے التماس ہے کہ اگر ہوسکے تو تشنگی دُور کرنے کے لیے اُن کتب کے عربی متن کا بھی مطالعہ فرمائیں۔

(مولّف)

Marfat.com

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى ۝

اے نبی ﷺ آپ فرمادیں کہ میں تم سے اجر (رسالت) کا سوال نہیں کرتا
سوائے اس کے کہ تم میرے قرابتداروں سے محبت رکھو۔

زہرا

بتول

راضیہ

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

طاہرہ

طیبہ

زاکیہ

مؤلف

محمد یامین

قادری چشتی صابری قلندری

297
2 یا
11

Marfat.com